

## دی دن از قلم سپنا گل

مکمل ناول

کیفے مونٹارٹے میں اس وقت سخت گما گہمی تھیں  
وہ تیزی سے ٹیبل صاف کرتی جارہی تھی اس کے چہرے پر عجیب سی سختی تھی  
جبکہ انکھیں بے رنگ

سی اتنا کام کرنے سے اس کے ہاتھ پیر سوج گئیں تھے لیکن اس کو کوئی پروا  
نہیں تھی اس کے ساتھ ہی اس کو دیکھ کر حیران رہ جاتے ان کا کہنا تھا اگر یہ  
چوبیس گھنٹے بھی کام کرتی رہے تب بھی یہ منہ سے ف تک نہیں کرے گی  
بے شک اس کی جان ہی کیوں نہ نکل جائے

"حیا!"

کر سٹینا جو کاؤنٹر پر کھڑی تھی اس کو آواز دیں  
حیا سارے ٹیبل صاف کر چکی تو اس کے پاس آئی

"بولوں کر سٹی۔"

اس کے چہرے کے ساتھ اس کی آواز بھی سپاٹ تھی

"ڈیرک سر تمہیں اپنے آفس میں بلا رہے ہیں۔"

اس نے سر اثبات میں ہلایا اور مینجر آفس میں دستک دیں

"کم ان!۔"

حیا اندر داخل ہوئی

سر آپ نے مجھے بلایا تھا

"اولیس حیا کم لینڈ سٹ۔"

حیا کر کے بیٹھ گئی

"حیا میں آپ کے کام سے بہت امپریس ہو اس لیے میں چاہوں گا آپ مجھے ایک

فیور کریں۔"

ڈیرک نے سیدھے مطلب کی بات کی وہ ایسا ہی تھا ایک لفظ تعریف کا بول کر ٹو  
دی پوائنٹ بات کرتا تھا  
"جی بولے سر۔"

حیا بے تاثر لہجے میں بولی  
ڈیرک کو لگتا یہ کبھی زندگی میں مسکرائی نہیں ہے نہ ہنسی ہے عجیب سی لڑکی ہے  
جس سے یہ پہلی بار ملا تھا لیکن کمال کی فرمانبردار اور محنتی لڑکی تھی پورا ایک سال  
ہو گیا تھا لیکن ڈیرک کو آج تک شکایت نہیں ہوئی تھی اس سے  
"اوکے حیا میرے ایک دوست کی ایک نئے بار کی افتتاح ہوئی ہے میں چاہوں گا  
اس کی اوپننگ والے دن تم ویڑس کا کام کرو رات کے سات بجے سے لے کے  
بارہ بجے تک تمہیں بہت اچھی اماؤنٹ ملے گی۔"

حیا اس کی بات سُننے کے بعد بولی  
"ایم سوری سر بٹ یو نو میں ایسی جگہ نہیں جاتی خاص کر جہاں شراب نامی شہ  
ہوں اور جہاں آپ مجھے بھیجنا چاہے ہیں وہاں تو میں چیز ہی شراب ہے  
وڈکا، شیمپین، سکوچ، ریڈ وائن اور پتا نہیں کیا کیا

مجھے سرو کرنا پڑیں گا۔"

"اُئی نو حیا بٹ آپ کون سا پی رہی ہیں آپ نے بس انہیں سرو کرنا ہے۔"

"سر اگر میں کسی کو شراب سرو کر رہی ہوں تو میں گناہ کر رہی ہوں اور یہ گناہ اتنا ہی ہے جتنا میں شراب پی کر کرو گی۔"

ڈیرک نے گہرا سانس لیا "اور یہ یقیناً آپ کے مزہب میں ہے۔"

Yes definitely

اس نے ابرو اچکائے

"ٹھیک ہے تم ایک کام کرو تم جاو تم وہ ویڑس کو بیچ کرنا حتاکہ میں چاہتا تھا تم سرو کرو۔"

"سر اگر مجھے یہی کام کرنا ہوتا تو مجھے بہت سے بار میں افر تمھی تو میں آپ کے

کفے میں کام نہ کر رہی ہوتی۔"

"او کے حیا آپ مت جائیں زرا کر سٹینا کو بلوا دیں۔"

اس نے جیسے ہار مانتے ہوئے کہا

حیا فورن اٹھی اور نکل پڑی

"حیا تمہیں اس لڑکے کے ساتھ روڈلی بہیو نہیں کرنا چاہیے تمہا کتنے پیار سے اس نے تمہارا نمبر پوچھا تھا۔"

لائبہ جو اس کے ساتھ کھڑی تھی اس سے بولی  
"وہ ایک غیر مزہب لڑکا مجھ سے نمبر مانگ رہا تھا میں اس سے اپنا نمبر دیں دیتی  
"۔"

حیا سخت لہجے میں بولی  
"تو اس میں کیا میرا بوئی فرینڈ کارل بھی تو غیر مزہب ہے مجھے تو کوئی اعتراض  
نہیں ہے۔"

حیا کو افسوس ہوا

لیکن سر جھٹک کر بولی

"یہ تمہاری سوچ ہے میں کبھی مر کر ایسا نہیں سوچ سکتی۔"

"حیا اتنی اکسٹیم کیوں ہوں۔"

وہ کافی مشین سے کافی ڈاٹے ہوئے بولی



میں نے کب کہا میں اکسٹیم ہوں حیا کپ سیٹ کر رہی تھی

"اچھا چلوں اگر ہمارے مزہب کا لڑکا اتنا تو۔"

"میرے خیال میں لائے ہمیں کام کے وقت بات نہیں کرنی چاہیے اور خاص کر

فضول باتیں۔"

حیا ٹرے میں کافی رکھ کر اگے چل پڑی

"بہت ہی عجیب لڑکی ہے مجھے نہیں لگتا اس کے سینے میں دل ہے۔"

حیا واپس آئی اور بولی

"اڈر تین کپچینوں اور ایک چاکلیٹ لاوا کیک۔"

وہ حیا کے چہرہ دیکھتی رہی

چلوں گی۔ "royal garden لیا کیا آج تم میرے ساتھ

حیا نے اس سے نا سمجھی سے دیکھا

"آج ہماری شفٹ الی تھی اس لیے ہم دوپہر کو فارغ ہو جائے گے۔"

"سوری لائے مجھے اسلامک سنٹر جانا ہے۔"

حیا مڑنے لگی کے لائے نے روکا

"حیا مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

"بولوں!۔"

"ابھی نہیں اس لیے کہ رہی ہوں میرے ساتھ چلوں۔"

حیا چپ چاپ اس سے دیکھتی رہی اور بولی

"ٹھیک ہے۔"

لائبہ نے شکر کا سانس لیا زندگی میں پہلی بار حیا نے اس کے بات پہ ہاں کی ہے

"حیا آج میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں

میں اور کارل شادی کرنا چاہتے ہیں۔"

حیا نے اسے دیکھا

"تو مجھے کیوں بتا رہی ہوں۔"

"حیا مئی نہیں مان رہی وہ چاہتی ہے میں ان کے ہاتھ سے شادی کر لو جو پاکستان

میں رہتا ہے

اور تم جانتی ہوں میں کارل کے بغیر نہیں رہ سکتی۔"

حیا خاموشی سے اس کے ساتھ چلتی رہی

"حیا کچھ تو بولوں۔"

"کیا بولوں۔"

حیا نے اپنے بالوں کو کانوں کے پیچھے کیا

"حیا حیا تم اتنی بے حس کیوں ہوں تم مجھے ایک روبرو لگتی ہوں انسان نام کی

کوئی چیز نہیں ہے تم میں۔"

لاٹہ نے اپنا سر پیٹ لینا چاہا

"جب ایک انسان اندر سے مر جائے نا تو وہ زندہ لاش کی مانند زندگی گزارا ہوتا ہے

فرق یہ ہوتا ہے وہ دنیا والوں کے سامنے زندہ ہوتا ہے لیکن اپنے لیے مر چکا ہوتا

ہے۔"

حیا کا لہجہ ہر احساس سے عاری تھا

"حیا مجھے بتاؤ کیا ہوا تھا دیکھوں ایک سال سے ہم دونوں ایک دوسرے کو جانتے

ہیں تمہیں ممی پروگ اپنی بانجھی کی حصیت سے لائی اور میں جانتی ہوں تم ممی کی

بانجھی نہیں ہوں۔"



حیا کو جھٹکھ لگا اور اس نے لائے کو دیکھا  
"ہاں میں جانتی ہوں تم مئی کی کوئی بانجھی نہیں ہوں  
اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ تم انہیں پاکستان سے نہیں یہی پروگ میں ملی ہوں  
"

حیا کے چہرہ ایک دم سفید ہو گیا  
"ک کیا تمہیں انٹی رومیسہ نے بتایا ہے -"  
"مئی اتنی پاگل نہیں ہے جو مجھے بتائیں گی -"

لائے نے سر نفی میں ہلایا  
"تو پھر -"

حیا نے اس سے دیکھا

"حیا پلیز بتاؤ تمہارے ساتھ ایسا کیا ہوا تھا جو تم بالکل ٹوٹ کے رہ گئی ہوں میں  
نے تمہیں اب تک مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں جانتی ہوں تمہاری مسکراہٹ  
ہی سب سے حسین ترین ہے پلیز حیا اپنا درد مجھ سے نہ چھپاؤں -"  
"تم نے مجھے اس لیے یہاں بلوایا تھا کہ میں تم اپنی ہسٹری بتاتی رہوں -"

حیاتِیز لہے میں بولی

"ایسا نہیں ہے۔"

"پلیز لائے تم نے میرا وقت برباد کیا صرف اس لیے کے تم بس مجھ سے پاسٹ

پوچھتی رہوں۔"

"ہاں جانا ہے مجھے تمہارا پاسٹ حیا تمہاری فمیلی کہاں ہے تم اس الگ ملک میں

کیوں رہ رہی ہوں۔"

"تمہیں جان کر کیا کرنا اور پلیز مجھے تنگ نہ کرو ایم ٹرولی فیڈ آپ۔"

"نہیں حیا پلیز مجھے بتاؤ اپنا درد کیوں چھپا رہی ہوں کیا ہوا تمہارا ساتھ بولو

۔"

حیا تیزی سے چلنے لگی

"حیا!"

"لائے اگر تم نے اگے سے کچھ بولا میں تم لوگوں کو اپنی شکل بھی نہیں دکھاؤ گی۔"

وہ اتنا کہہ کر چل پڑی

"امی امی! جلدی سے ناشتہ لائے میں لیٹ ہو رہی۔"

"حیا کیا آج جانا ضروری ہے۔"

امی نے اس کے سامنے الو کے پرھائے رکھیں۔

"ارے واہ امی! آج اپنے میرا دل خوش کر دیا میرے ال ٹائم فیورٹ الو کے پرھائے

۔"

حیا مزے سے کیچپ لگا کر کھانے لگی

"امی چائے تو بنا دیں۔"

"جیو کیا آج جانا ضروری ہے۔"

امی نے اس کے سامنے چائے رکھی

"امی ضروری تو نہیں ہے لیکن آپ بتائے کیا کام ہے آپ کو۔"

حیا جلدی جلدی کھاتے ہوئے بولی

"بیٹا آج تمہاری خالا نیویارک سے آرہی ہے۔"

حیا کا نوالا چھوٹ گیا

"کیا! امی سچ خالا جان آرہی ہیں۔"

حیا کے چہرے پر خوشی کی ساتھ آنکھوں کی چمک بھی بڑھ گئی  
"ہاں رات کو میں بتانا چاہی تھی لیکن تم سو گئی تھی۔"  
"امی پہلے کیوں نہیں بتایا آپ نے۔"  
حیا فورن اٹھی اور یونی فورم اتارنے کے لیے کمرے میں بھاگی  
"ارے کہاں جارہی ہوں کالج نہیں جانا۔"  
"امی آب کون جانا چاہتا ہے کالج ائی کانٹ بلیواٹ زیب آ رہا ہے اُف میں بہت  
خوش ہوں۔"  
"اف لڑکی شرم کر زرا بھی حیا ہوں بلکل بھی اپنے نام پر نہیں گئی۔"  
"امی زیب میرے بچپن کا دوست ہے میں کیوں شرماؤں بھالا۔"  
حیا چمکی  
"پتا نہیں کیا ہوگا اس لڑکی کا۔"

کیفے میں آج رش کم تمہارات کے آٹھ بج رہے تھے

حیا نے اج کاونڑ سنبھالا ہوا تھا زیادہ نہ اڑ ہونے کے باعث اس نے دیکھا مغرب کا وقت ہو گیا ہے اس نے نماز پڑھنے کا سوچا لیکن آج سٹاف کم تھا تو وہ کشمکش میں پڑ گئی پھر اس نے لائبرے کو آواز دی

"ہاں بولو۔"

حیا نے دیکھا لائبرے یونی فورم پہن کر کے وائٹ جینز اور بلیو ٹاپ پہن لیا تھا

"تم جارہی ہوں۔"

حیا اس کو دیکھتے ہوئے بولی

"اے آج میں کارل کے ساتھ کھانا کھانے جارہی ہوں کام تو ہے نہیں ایسا کرو تم بھی چلو ڈیرک سے بات کرلو۔"

"نہیں نہیں مجھے نماز پڑھنی تو کاونڑ کوئی سنبھال لے۔"

"ایک کام کرو کیفے کو کلزو کر دیتے ہیں جب تم نماز ختم کرلو تب دوبارہ کھول لینا ویسے بھی کیفے خالی ہے۔"

"نہیں یہ ٹھیک نہیں ہے۔"

"ایک کام کرو جاو ڈیرک سے بات کرلو۔"



حیا نے گہرا سانس لیا اور جانے لگی جب اس نے کاؤنٹر پر ٹیپنگ سنی  
تو اس نے دیکھا تو ایک منٹ کے لیے جم گئی

حیا نے پوری الماری میں سے کوئی اچھا سوٹ چیک کیا لیکن اس کوئی پسند نہیں آیا  
پھر اس نے دیکھا تو سوچا یہ پہن کر دیکھوں  
بوٹل گرین شفون کی سٹائش شلوار قمیض جس کی قمیض پر کھڑائی والا کام ہوا تھا  
اور شلوار کی پانچوں میں خوبصورت سی لیس لگی ہوئی تھیں  
اس نے یہ پہن کر دیکھا تو مطمئن ہو گئی اور اپنا میک آپ کرنے لگی  
گندمی رنگت، لائٹ برون انکھیں، گالبی گال سب سے زیادہ گال ہی اس کے  
گالبی تھے شاہد ہی کسی کے ہوں  
دراز پلکے جو اس کے گالوں کو چومتی وہ پرکشش تھی  
لیکن اپنی بڑی بہن ازکا سے زیادہ خوبصورت نہیں تھی  
لیکن اس کی شخصیت کو ازکا سے زیادہ پسند کیا جاتا تھا کیونکہ ازکا موڈی تھی اور یہ  
شوق اور چنچل

ہارون اندر آیا اور اس سے دیکھا

"تم کسی کی شادی میں جارہی ہوں۔"

اس سے چار سالہ بڑا بھائی اس کو دیکھتے ہوئے بولا

"نہیں تو کیوں ویلے بتاؤ نا ہارون میں کیسی لگ رہی ہوں۔"

"ازکا سے زیادہ خوبصورت نہیں ہوں۔"

ہارون نے اس سے جیلز کروانا ضروری سمجھا

"ہاں مانتی ہوں وہ پیاری ہے سب سے حسین ترین لڑکی ازکا ہی ہے لیکن بھائی

بتاؤ نا میں کیسی لگ رہی ہوں۔"

مجال ہے جو حیا جیلز ہوں

"تمہیں پتا ہے خالا پاکستان کس لیے آرہی ہے۔"

ہارون نے اس کے بستر پر پڑی چپس کا پیکٹ کھول کر بولا

"ظاہر ہے پورے دو سال بعد آرہی ہے خالا ہم سے ملنے آرہی ہوگی اور ضرور زیب

نے فورس کیا ہوگا۔"

"جی زیب نے فورس کرنا ہے۔"

ہارون ہنستے ہوئے بولا

"اچھا خیر میں جارہی ہوں ویلے ازکا کدھر ہے؟"

"یونی گئی ہوئی تھی ابھی ان کو لینے ایر پورٹ جارہی ہے۔"

"اچھا میں زرا دیکھ لو سب کچھ انتظام ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے کے نہیں۔"

وہ اس سے دیکھنے لگی دراز قد، کسرتی جسم، گندمی رنگت پر بے انتہا پرکشش نقوش  
ڈیب اوشن بلو آنکھیں جس میں انسان سمندر کے طرح ڈوپ جائیں ڈارک بروان  
بال جو سٹائش انداز میں تھے اور بروان سٹبل (شیو) اس کے شارپ جبرے کو  
مکمل کر رہے تھے وہ اس وقت نیوی بلو سوٹ میں تھا  
اس نے زندگی میں کبھی اتنا خوبصورت مرد نہیں دیکھا تھا وہ تو اس جہان کا ہی  
نہیں لگتا تھا ایسا قدرت کا شہکار دیکھ کر وہ جم ہی گئی تھی  
اس بندے کے ماتھے پر بل پر گئے

If you have stare me enough can you please take  
my order

(اگر آپ نے مجھ پر غور کر لیا ہوں تو میرا اڈر لے گی)

وہ ناگواری سے اپنے ائرش اکسینٹ میں بولا

حیا چونکی اور اس نے خفت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا آج اس سے پہلی بار بے

اختیاری ہوئی تھی اور کسی مرد کو دیکھ کر ہوئی تھی

"سوری سر آپ اپنا اڈر بتائیں۔"

حیا کا چہرہ آب پہلے کی طرح سپاٹ ہو گیا

آنکھوں میں وہ عجیب سی سختی لے آئی تھی کے سامنے کھڑا شخص بھی چونک پڑا

پھر وہ اپنا سر جھٹک کر بولا

"کوئلہ کافی!۔"

حیا نے اڈر لکھا

Anything else sir

وہ آب اس سے غور سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ پہلے اسے دیکھ رہی تھی

حیا نے آنکھیں مزید سخت کر لی

"نو۔"

Sir takeaway ?

"نہیں ادھر ہی ۔"

وہ صوفے پہ بیٹھ گیا

حیا جلدی جلدی بنانے لگی لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ شخص اسے دیکھ رہا ہے

-----

حیا نے کار کا ہارن سنا تو خوشی سے اٹھی

"وہ آگئے"

وہ آگئے ۔"

وہ جلدی سے بھاگی

اس نے شاہ زیب کو دیکھا وہ ویسا ہی تھا دو جیسے دو سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا

پانچ فٹ دس انچ، خوش شکل شاہ زیب اس کی دل کی دھڑکنوں کو تیز کر رہا تھا

شاہ زیب ہنستا ہوا ازکا کے ساتھ اندر داخل ہوا اور

حیا بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچی

"زیب تم بلا آخر آگئے ۔"



حیا خوشی سے چیخنی

شاہ زیب نے اچانک اس سے ناگواری سے دیکھا

"یہ کون ہے ازکا؟"

حیا ایک دم حیران ہوئی

"زبیبی تم نے مجھے نہیں پہچانا۔"

حیا حیرانگی سے بولی

"ایم سوری پر آپ ہے کون؟"

وہ الجھن سے اس سے دیکھتے ہوئے بولا

حیا ایک دم چپ ہو گئی

وہ کولڈ کافی بنا کر اس نے ٹیبل کے سامنے رکھ دیں وہ اب اس سے دیکھنے کے

بجائے فون پر کسی کو مسجج کر رہا تھا

حیا نے شکر منایا اور مڑنے لگی کے اس کی آواز پر رک گئی

"تمہارا نام کیا ہے؟"

حیا نے اس سے دیکھا وہ آب بھی فون پر لگا ہوا تھا

Excuse me

"میں نے کہا تمہارا نام کیا ہے؟"

None of your business mr

حیا سختی سے کہہ کر کاؤنٹر پر چلی گئی آب اس نے سوچا کیا کر رہے نماز کا ٹائیم

بھی چلا گیا ہے گھر جا کے قصہ پڑھنی پڑیں گی

وہ کچن ایریٹا میں ائی وہاں سک رکو سب کچھ بند کر رہا تھا

"حیا میں تو جا رہا ہوں اور لوگ تو نہیں ہے

"-

"نہیں صرف ایک بندہ ہے اس نے کولڈ کافی منگوائی ہے۔"

"چلوں تم چلی جاو تمہیں دیر ہو رہی ہوگی میں رُک جاتا ہوں۔"

ریو نے اس مسئلے کا حل بتایا

"نہیں ریو تم جاؤں میں میسج کر لو گی۔"

ریو مسکرایا فکر نہ کرو ابھی پانچ منٹ میں ڈیرک آرہا ہے تم چلی جاو۔"

اچھا اس نے اپنی جیکٹ اور پرس کو اٹھایا

اور اس نے کاؤنٹر پر رکھا

اور دیکھا

وہ وہاں پر نہیں ہے

اور کولڈ کافی ویسی ہی پڑی ہوئی تھی

"عجیب آدمی ہے اگر پینے نہیں تھی تو منگوائی کیوں تھی۔"

حیا کو غصہ آیا

اس نے فورن گلاس ٹرے میں رکھا

اور پیسے اٹھا کر وہ سوچ میں گم ہو گئی وہ بہت ہی عجیب تھا

-----

"یہ حیا ہے زیب تم نے اپنی دوست کو نہیں پہچانا۔"

حیا کو ایک دم خاموش دیکھ کر ہارون بولا

"اچھا حیا تم ہوں نائس ٹو میٹ یو یار۔"

وہ اتنا کہہ کر خالا سے ملنے لگا

حیا کو جھٹکا لگا اتنا فورمل انداز اتنا فورمل انداز اس نے دیکھا وہ آب امی سے مل کر  
اذکا سے باتیں کرتے ہوئے اندر جا رہا تھا  
حیا وہی کھڑی رہی نجاب نے کیوں آج اس کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر نکالا تھا  
ہارون نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا "حیا آو اندر چلے تم نے کھانا بنایا تھا۔"  
وہ اپنی چھوٹی بہن کی حالت جانتا تھا  
حیا نے سر اثبات میں ہلایا

وہ روڈ پر چل رہی تھی وہ آج شاہ زیب کو سوچنے کے بجائے پہلی بار اس بندے کو  
سوچ رہی تھی بہت ہی ڈر فٹ بندہ لگا تھا اور اس کی آنکھیں اسے اندر تک جما کر  
رکھ گئی تھی اسے لگا کوئی اس کا پھیچا کر رہا ہے اس نے مڑ کر دیکھا  
وہاں کوئی نہیں تھا اس نے پھر مڑ کر چلنا شروع کر دیا  
لیکن اس سے لگ رہا تھا کہ کوئی اس کا پھیچا کر رہا ہے اس نے قرانی آیات پڑھنا  
شروع کر دی اور جلدی سی اپنی رہائش کی طرف پہنچھی وہ ایک بہت ہی لویر کلاس  
کا علاقہ تھا

اس کا گھر صرف ایک کمرے کا تھا ایک کمرے میں ہی سب کچھ تھا کچن واش

روم بیڈ روم

اس نے جلدی سے لاک لگایا اور اپنا بیگ پھینکا

اور واش روم میں گھس پڑی

تھوڑی دیر بعد جب اس نے نماز مکمل کی پھر چھوٹا سا اوپن کچن سے اس نے پانی پیا اور چھوٹے سے فریج سے اس نے دیکھا آج تو وہ بھول گئی تھی کہ کچھ لانا ہے اس لیے فریج کو خالی دیکھ کر اس نے مایوسی سے بند کیا اور پھر دوبارہ پانی کا گلاس پی کر میٹس پر سو گئی

"یہ کھانا کس نے بنایا ہے۔"

شاہ زیب نے جیسی ہی بریانی کا چمچ لیا تو کھنسنے شروع کر دیا

"بیٹا یہ بریانی حیا نے بنائی ہے ہم تو عادی ہے میرے نہیں خیال آپ کو زیادہ

مرچے پسند ہے۔"

خالا نے پریشانی سے شاہ زیب کو دیکھتے ہوئے بولی



"سوری انٹی لیکن میرا نہیں خیال آپ کو سترہ سال کی لڑکی کو کھانا بنانے کا بولنا

چاہیے تھا

I'm sorry not to be offended but it was

such a pathetic food

حیا کے چہرے پر سایا لہرایا ہارون کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا

"زیب چھوڑو اس سے ٹرائے کرو فش اینڈ چپس یہ میں نے بنائے ہیں۔"

ازکا نے جلدی سے اس کے سامنے چپس سرو کیے

اور شاہ زیب نے یلے اور بائٹ یلے کر بولا

"واو ازکو یو ار امیزنگ انٹی آپ کو سارا کھانا ازکا سے بنانا چاہیے تھا کسی امیچور بچی

سے نہیں

۔"حیا کے آنکھیں آنسو سے بھر گئی اور وہ تیزی سے وہاں سے اٹھی

Sorry not to be offended Shahzaib but you're

behaviour was pathetic

ہارون بنا کسی لحاظ کے کہہ کر حیا کے پیچھے بھاگا

-----

حیا چونکئی آج اس کا دھیان کہاں چلا گیا تھا  
"حیا تم ٹھیک ہوں۔"

کر سٹینا نے اس کا شانہ ہلایا  
"ایم فاین کر سٹی۔"

"تم مجھے بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی۔"  
"حیا ڈیر کیا ہوا۔"

لائبہ ٹرے رکھ کر فکر مندی سے اس کے پاس آئی  
"نہیں میں ٹھیک ہوں میں جا کے اڈ لو۔"

وہ جلدی سے نوٹ پیڈ اور پین پکڑ کر وہاں کھڑی ہو گئی

جب وہ ایک بار پھر حیرت سے جم گئی وہی بلیو آنکھوں والا بندہ بیٹھا ہوا تھا لیکن آج  
وہ پہلی کی طرح اکیلہ نہیں تھا اس کے ساتھ ایک خوبصورت سی گرین آنکھوں والی  
جس نے سن ڈریس پہنا ہوا تھا اس سے ہنس کر بات کر رہی تھی

حیا نے دیکھا وہ اس سے ہی دیکھ رہا ہے اس بات پہ حیا کا پارہ آٹ ہوگٹا لیکن  
ضبط سے کام لے کے سامنے آئی  
وہ اس سے ابھی گھورنا بند نہیں کیا تھا

Sir order !!!!

وہ زور دیتے ہوئے بولی

"ایک فریجینو، ہاٹ چکلیٹ نو شگر اینڈ یس دوپین کیس۔"  
اس نے مینیو دیکھے بنا اس سے آرام سے بولا لیکن اس نے اپنی انکھیں حیا سے  
نہیں ہٹائی تھی  
"باسٹرڈ نا ہوں تو۔"

حیا بڑبڑائی

اس نے یہ آڈر کرسٹینا کو دیا

اور جلدی سے واش روم کی طرف گئی اس نے دیکھا اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا  
تھا لیکن انکھوں کے حلقے آج زیادہ کیوں لگ رہے تھے

اس کو چکر بھی محسوس ہو رہے تھے رات کو بھی نہیں کھایا تھا اور صبح اورنج جوس  
راستے سے لے کر پیا تھا لیکن پیٹ میں آب چوہے دور رہے تھے  
آس نے پانی کے چھینٹے مارے اور باہر نکلی

"یہ لو حیا۔" کرسٹینا نے اس سے ٹرے پکرائی اور حیا نے لے لی وہ وہاں پہنچی ہی  
تھی جب اس کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا  
اس نے کنٹرول کیا لیکن زیادہ نہ کر سکی تو وہ ٹرے سیدھا ٹیبل پر گئی پر فریچنو  
بلونڈ بندی پر گرمی اور ہاٹ چکلیٹ بلو ائیز والے پر

حیا کو جھٹکا لگا

Bloody hell!!!!

وہ بولنڈ بندی زور سے چیختی

حیا گھبرا گئی

"انی ایم سوری میڈم۔"

وہ سب کچھ اٹھانے لگی کفے میں جیسے جامند خاموشی طاری ہو گئی

You bitch

اس بولنڈ لڑکی نے حیا کو زناٹے دار تمھڑ مارا حیا ساکت ہو گئی اس کا چہرہ پیلا ہو گیا  
وہ بندہ انکھیں پھلائے اس سے دیکھ رہا تھا لیکن منہ سے کچھ بول نہیں پایا تھا  
"تم اندھی ہو کیا تم نے میرا اکسپنسیو ڈریس خراب کر دیا اینڈ یو جسٹ ڈسٹروی مکث  
سوٹ ویل ایم گنا فائر یو۔"

Just take it is easy Nichole it was just an  
accident

وہ بندہ اتنا سا کہہ کر اٹھا اور ریٹ روم کی طرف گیا  
لائب فورن اس کے پاس آئی  
"حیا تم ٹھیک ہوں۔"  
حیا نے اس سے دیکھا

شاہ زیب نے اگلے دن اس کے منہ پر تمھڑ مارا  
وہ جو پہلے سے گھبرائی ہوئی تھی اس کے تمھڑ پڑنے پر کانپ گئی



وجہ یہ تھی اس نے اپنے لیے میلک شیک بنایا تھا اور وہ مزے سے گانا گاتی ہوئی  
اچھل رہی تھی کے اچنک اس کا پیر پھسلا اور پورا میلک شیک شاہ زیب پر گر پڑا  
جو صوفے پہ بیٹھا فون یوز کر رہا تھا

"کیا ہوا۔"

خالا فورن بھاگتی ہوئی آئی

حیا کا چہرہ آنسو سے بھر چکا تھا آج تک اس کو کسی نے اس سے اونچی آواز میں

بات نہیں کی تھی اور شاہ زیب نے اس کو زناٹے دار تمپڑ مار دیا

"انٹی دیکھیں اپنی بیٹی کو اس نے میری شرٹ کے ساتھ کیا کیا۔"

شاہ زیب غصے سے بولا

"حیا یہ کیا کیا تم نے۔"

امی حیرانگی سے بولی

"امی میرا پیر پھل گیا تھا۔"

حیا ہچکی لیتے ہوئے بولی

"بند کرو اپنے یہ لکڑچ کے آنسو اور میری شرٹ صاف کرو۔"

وہ دھاڑ اٹھا

"آرام سے بیٹا لاؤ مجھے دو میں صاف کر دیتی ہوں۔"

"نہیں انٹی آب یہ حیا فاطمہ ہی صاف کریں گی۔"

"نہیں کرو گی میں آپ کی نوکرانی نہیں ہوں سمجھے۔"

وہ روتے ہوئے تیزی سے بھاگی

ڈیرک کو اتنا پرشرایز کیا کہ اس نے حیا کو جاب سے نکال دیا وہ بہت شرمندہ تھا  
"ایم ویری سوری حیا لیکن مس نقول نے ہمارے کیفے کو بند کروا دینا تھا یہ لو  
تمہاری مہینے کی پے

I'm really sorry Haya I know she was way too

rude to you but I can't help

تم چاہوں تو ایرک کی بار میں کام کر سکتی ہوں۔"

حیا نے چپ کر کے پے لی اور اتنا ہی بولی

Thank you very much no needed ill manage

وہ کی نہیں باہر چلی گئی  
لائبہ اس کے پاس ائی "حیا چلو میرے ساتھ می کو بتاتی ہوں یہ بھی کوئی طریقہ  
ہے دل تو کرتا ہے اس چڑیل کا منہ نوچ لو۔"  
"لائبہ کیا تم پلیز آج مجھے اکیلہ چھوڑ دو گی۔"  
"کیا!"

"ہاں لائبہ آج مجھے صرف تنہائی کی ضرورت ہے میں دنیا سے فل حال الگ رہنا  
چاہتی ہوں۔"

حیا اپنی آنکھوں کو مسلنے لگی  
"پر حیا اچھا چلو اپنا خیال رکھنا ڈونٹ بی سیڈ اور پلیز کچھ کھا لینا اپنا خیال رکھنا۔"  
حیا نے سر ہلا کر چل پڑی  
اور لائبہ اس سے دور جاتا دیکھنے لگی

آج کالج سے واپس ائی تھی تو دیکھا ازکا اور شاہ زیب ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے  
ہنس کر بات کر رہے تھے

اس نے بس ایک نظر انہیں دیکھا

اور اندر چل پڑی

کچن میں گھسی اور فریج سے جوس کا ڈبہ نکال کر ڈالے لگی

"اگئی تم۔"

امی نے اس سے دیکھا اور اس کو پیار کرتے ہوئے بولی

"جی اگئی"

امی بات سنے۔"

"ہاں بولوں۔"

امی پیاز کے بوٹے نکال کر انہیں کاٹنے لگی

"یہ ازکائیونی نہیں جارہی۔"

امی کا ہاتھ اس کی بات پہ رُک گیا

"کیا مطلب۔؟"

"امی ازکا فیشن ڈیزانگ کر رہی اور ابھی تک تو اس کے کافی پروجیکٹس تھے یہ نہ تو پروجیکٹس کر رہی نہ ہی یونی جارہی ہے یہ ہر وقت شاہ زیب کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔"

امی سمجھ گئی

"شاہ زیب پسند کرتا ہے ازکا کو اور بسمہ کو کہا ہے اس نے کے ازکا کے لیے رشتہ بھیجے۔"

حیا کا ہاتھ رُک گیا اور وہ چپ ہو گئی اس نے امی کو دیکھا  
امی نے اس کو چپ چاپ دیکھا تو بولی  
"حیا میری جان وہ تمہارے لیے نہیں ہے وہ تمہیں پسند نہیں کرتا میری بچی تمہیں  
شاہ زیب سے بھی۔"

حیا فوراً اٹھ کر وہاں سے چلی گئیں

ان دونوں کو دیکھ کر اس کے دل کو بُری طرح چوٹ لگی

اور وہ روتے ہوئے بستر پر گر پڑی



اور بے تہاشارونے لگی بے شک شاہ زیب نے اس کے ساتھ تلخ رویہ رکھا تھا  
لیکن وہ تو اس سے محبت کرتی تھی پہلے کتنا خیال رکھتا تھا اس کو ازکا میں اس  
سے کیا نظر آیا جو مجھ میں نہیں آیا  
وہ روتے روتے ایک دم سو گئی لیکن اس نے ارادہ کر لیا تھا وہ اس سے بات کریں  
گی ضرور کریں گی جو بندہ دو سال پہلے اس سے اتنے پیار سے پیش آ رہا تھا دو سال  
میں ایسا کیا ہوا جو وہ ایسا کر رہا ہے

درید کیانی سول انجینئر تھیں ان کی تین اولادیں تھیں  
ازکا جو فیشن ڈیزائن کر رہی تھی، ہارون بی بی اے کا سٹوڈنٹ تھا اور سب سے  
چھوٹی حیا اے لیول کر رہی تھی حیا گھر بڑھ کی لاڈلی تھی ساوے ازکا کے ازکا کے  
نہیں بنتی تھی اس سے لیکن حیا ازکا کو بہت چاہتی تھی وہ ازکا کے طرح بنا چاہتی  
تھی اس جیسے لمبے بال بڑی بڑی کالی انکھیں سلم سمارٹ، فیشن سینس اس کا  
ٹاپ کلاس تھا اس کی ہر چیز میں پرفیکشن تھی اور ایسی پرفیکشن نے اس خاصا  
مغرور بنا دیا تھا

حیا اس کے برعکس ٹوٹلی ڈفرنٹ تھی شوخ چل بلی ڈاون ٹو ارتھ پہلے اس کو  
سارے لڑکوں والے شوق تھے

کرکٹ کھیلانا، ویڈیو گیمز، آدھے سے زیادہ دوست ہی اس کے لڑکے تھے کیونکہ  
ان کے ساتھ فٹ بال میچ لاگتے چل پڑتی کبھی سائیکل میں پورا کالنی گھوم جاتی  
بیل بجا کر بھاگتی اور بہت سے شوق تھے جو بالکل بھی کسی لڑکی کے نہیں ہو سکتے  
تھے لیکن اس میں یہ تبدیلی شاہ زیب خان اس کے خالا کے بیٹے سے آئی تھی  
جس نے اس کے لائف سٹائل تو نہیں بدلا لیکن اس میں لڑکیوں والے شوق آگئے  
تھے

اس نے سٹال سے برگر لیا اور کھانے لگی وہ فل حال کچھ نہیں سوچ رہی تھی اس  
کا ذہن بالکل بھی کام نہیں کر رہا تھا وہ بس بیخ پہ بیٹھ کر کسی غیر نقطہ پر غور  
کر رہی تھی

بے دھیانی میں اس نے کافی اپنے ہاتھ پہ گرا دی  
"سی۔!"

اچانک اس کا ہاتھ پکرا گیا اور اس پہ رومال رکھا گیا  
اس نے کرنٹ کھا کر اس سے اٹھانا چاہا  
لیکن مقابل کی گرفت مضبوط تھی

It will hurt

ایرش اکسینٹ میں بولتا ہوا اس کا ہاتھ چیک کر رہا تھا  
حیا نے دیکھا وہ وہی بندہ تھا

Just leave my hand

(میرا ہاتھ چھوڑو)

حیا نے غصے سے ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی  
"میرے ساتھ او۔"

"واٹ!"

"میں نے کہا چلوں میرے ساتھ۔"

"ہرگز نہیں۔"

حیا کو توپینگے لگ گئے

"پلیز حیا میرے ساتھ چلوں میں تمہاری مرہم پٹی کرو گا پھر مجھے اپولجاؤ کرنا ہے۔"  
حیا نے دوسرے ہاتھ سے اس لگانا چاہا تو اس نے اس کے دوسرے ہاتھ جکھڑ  
لے

Just let me go

(مجھے جانے دو)

حیا زور سے چیخی

I don't like to repeat myself haya

(مجھے دوبارہ اپنی بات دہرانا پسند نہیں ہے حیا)

"الو کے پٹھے چھوڑو میرا ہاتھ۔"

حیا نے اس سے اردو میں بولا جو فل حال اس کے پلے نہیں پڑا

"اگر تم نہیں اٹھو گے میں تمہیں اٹھا کر لیے جاؤ گا اینڈ ای مین اٹ۔"

اس کی آنکھیں وارنگ کی انداز میں بولی

حیا نے دیکھا کوئی لوگ اس کی مدد کے لیے نہیں آئے گا اس نے بے بسی سے

اس حسین ترین شخص کو دیکھا جس نے اس کے دونوں ہاتھ جکھڑے ہوئے تھے

حیا نے اپنے دانت اس کے بازو پر گاڑنے چاہیے وہ بندہ اس کا ارداہ جان گیا تھا

اور اس سے سیدھا اٹھا کے چلنے لگا

حیا کو بے انتہا غصہ چڑا اور اس سے مارنے لگی

"مجھے چھوڑو!" وہ چھڑوانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن مکث تیزی سے

اپنا اسٹن مارٹن ڈمی بی ایس

کا دروازہ کھولا اور اس اندر گھسانے کی کوشش کی جو اتنی مشکل نہیں تھی لیکن

تھی ضروری حیا جیسی کار میں گھسی اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن

بے سود وہ بلیک ٹنڈٹ شیشے کو مارنے لگی جہاں باہر والا اس سے نہیں دیکھ سکتا

تھا

"کوئی ہے مجھے بچائے۔"

اس نے جتنی زور مارنے میں لگا سکی اس نے لگائی

مکث اندر بیٹھا تو اس نے غصے سے اس کا بازو کھینچا

"مجھے نکالو یہاں سے ذلیل آدمی۔"



وہ اس نے اس کے چوڑے شانے کو مار مار کر ہانپ گئی لیکن مکث کو اثر نہیں

ہو رہا تھا

وہ رونے لگ گئی

"پلیز مجھے جانے دو کہاں لیے کر جا رہے ہوں مجھے۔"

Your hurting your hand haya it's better you just

calm down

(تم اپنے ہاتھوں کو تکلیف دیں رہی ہوں حیا بہتر ہے تم پرسکون ہو جاؤں)

مکث سکون انداز سے بولا

To hell with my hand let me go you bastard

حیا زور سے چیخی

مکث کا چہرہ مزید سنجیدہ ہو گیا

Watch your language lady

مکث نے کار ایک پوش ایریا میں روکی جہاں ایک بڑی سی بلڈنگ کے ہر طرف سبزہ

تھیں مکث نے اس کار سے نکالا

"میں نہیں جاو گی تمہارے ساتھ۔"

حیا نکل کر تیزی سے بھاگنے لگی لیکن اس نے اس کا بازو پکڑ لیا  
سامنے اس نے شیشے کا دروازہ کھولا وہاں ریسپشن ایریا تھا وہاں ایک عورت بیٹھی  
ہوئی تھی اور مکث کو دیکھ کر مسکرائی لیکن حیرت بھی ہوئی ایک اشین لڑکی اس  
کے ساتھ گھسیٹی جا رہی تھی

"اگڈ مارنگ مسٹر مارٹن۔"

مکث نے سر ہلایا اور اس سے لیے کر لفٹ میں گھسا  
حیا کو بے بسی سے رونا اور غصہ آ رہا تھا  
"پلیز میں نے تمہارا کیا بگاڑا مجھے جانے دو مجھے نوکری سے نکال دیا نا اب کیا چاہتے  
ہوں۔"

حیا نیچے بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی  
لفٹ کھل گئی اس نے اس کا ہاتھ کھینچا

"میں نے تمہیں نہیں نکالا حیا۔"

اس نے اتنا کہا کر بلیک دروازے پر پہنچھا صرف ایک ہی دروازہ تھا لوہی میں

مطلب یہ پینٹ ہاوس تھا

"تم کیا کرنے والے ہوں لیٹ می گوائی بیگ یو۔"

حیا چخ چخ کر رونے لگی اس نے دروازہ کھول کر اندر کھسیا

اس نے دروازے کو لاک لگایا اور اسے اگنور کرتا ہوا اندر چلا گیا

حیاتیزی سے دروازے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی

لیکن یہاں بھی فائدہ نہیں تھا

اس نے مڑ کر دیکھا

یہ حد سے زیادہ خوبصورت پینٹ ہاوس تھا وائٹ اور وڈن درک بڑی سی لارج ہوم

تھیٹر بڑے بڑے ونچ وائٹ کلر کے صوفے ہر طرف ہ پینٹنگز لگی ہوئی تھی کچھ

پینٹنگز کو دیکھ کر حیا کی نظریں جھک گئی وہ حد سے زیادہ بے ہودا تھی اس نے

استغفار پڑھا سامنے وائٹ اور بروان طرز کا اوپن کچن تھا جس میں وہ کھڑا کچھ نکال

رہا تھا

سامنے آیا اور اس نے برنال لگانے کے لیے جھکا ہی تھا اس نے تیزی سے دھکا دیا

"دور رہوں مجھ سے -"

وہ گلا پھاڑ کے چیخئی

مکث نے خاموشی سے دوبارہ اگے بڑھنا چاہا

"اٹیم سوری حیا میں تمہیں ایک اور جاب افر کردو گا پلیز پہلے یہ لگا لو تمہیں ابالے

پڑ گئے ہیں -"

وہ نرمی سے اگے بڑھنے لگا کے حیا اور پیچھے ہوئی

"تمہیں میرا نام کیسے پتا -"

وہ حیرانگی سے بولی

"حیا تمہاری ساتھی نے تمہارا نام لیا تھا جب نقول نے تمہارے ساتھ بدتمیزی کی

تمہی -"

وہ اب اتنا بڑھ چکا تھا اس کے ہاتھ میں برنال لگانے لگا

حیا نے دوبارہ کھینچنا چاہا لیکن اس نے مضبوطی سے پکڑے رکھا

"پلیز فور گاڈ سیک مجھے جانے دو -" حیا کو یہاں کا ماحول پسند نہیں آ رہا تھا خاص

کمر کے اس پیئنگ سے اس کا اور دل خراب ہو رہا تھا

چہرہ بھی زرد ہو چکا تھا

جب وہ لگا چکا تھا تو اس نے دیکھا وہ بے ہوش ہونے والی ہے اس نے اس کو بازو میں لیا

جب وہ فٹ بال میچ کھیل کر آئی تھی اس کا چہرہ پسینے سے بڑھا ہوا تھا پونی سے بال باہر نکلے ہوئے تھے شرٹ اور پینٹ کیچر سے بڑھا ہوا تھا بھاگتے ہوئے اندر سے گھسی کے کسی سے ٹکرائی

"اوسوری -"

"اُس اوکے سویٹ گرل -"

شاہ زیب نے اس کا بازو پکڑ کر سنبھالا

"آپ کون ہے!" حیا اس سے الگ ہوئی

شاہ زیب بہت غور سے اس کے سر آپے کو دیکھ رہا تھا

"میں تمہیں نہیں پتا میں کون ہوں او گاڑ حیا تم ٹی وی نہیں دیکھتی -"

حیا نے نا سمجھی سے دیکھا



"دیکھتی ہوں لیکن آپ ہے کون؟"

"اے تم ٹی وی نہیں دیکھتی اگر دیکھتی تو مجھے پہچان لیتی۔"

نہیں دیکھتی۔ "animal planet" سوری میں

شاہ زیب نے حیرت سے دیکھا اور قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

"حیا یہ کیا فضول بات کر رہی ہوں۔"

امی کے آواز پہ حیا نے دیکھا وہ بہت گھور رہی تھی اسے

"امی یہ ہے کون اور ہمارے گھر پر کیا کر رہے ہیں۔"

حیا نے پہلے امی کو دیکھا پھر شاہ زیب کو عجیب انداز میں گھورا

"ارے پاگل یہ تمہاری خالا کا بیٹا ہے زیبی۔"

"کون زیبی اچھا امی یہ وہی خالا کا بیٹا ہے گینڈا خان

جو کالا موٹا بدھنا نلاق خان۔"

حیا روانگی میں بولتی بھول گئی کے کس کے سامنے بول رہی ہے

شاہ زیب کی آنکھیں پھیل گئیں

امی کا چہرہ لال اور جب حیا نے دیکھا کے زبان سے اس سے کیا پھسلا ہے تو منہ  
پر ہاتھ رکھا  
"ایم سوری۔" وہ تیزی سے بھاگی

اس کے انکھ کھلی اس نے دیکھا وہ صوفے پر لیٹی ہوئی ہے اور اس کے اوپر  
بلینکٹ پڑا ہوا ہے  
وہ تیزی سے اٹھی  
ایک بڑی سے وال کلاک میں اس نے دیکھا شام کے پانچ بج چکے ہیں  
میرے اللہ! مجھے یہاں سے جانا چاہیے۔"  
"وہ تیزی سے اٹھی لیکن کسی نے اس کا بازو پکڑ کر جھکڑا  
"کہاں جا رہی ہوں تم۔" وہ ابرو اچکاتے ہوئے بولا  
حیا نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر اس دھکا دینے کی کوشش کی وہ جیسے  
ہنس پڑا  
"حیا تم ایسے کام کیوں کرتی ہوں جس کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔"

"so I will  
pay for it "-  
دیکھوں پلیز مجھے جانے دو اگر آپ کے کپڑوں کا نقصان ہوا ہے

وہ پھڑپھڑا بھی رہی تھی اور ساتھ میں اس نے آنکھوں میں ایک التجا رکھی  
وہ مسکرا اٹھا

"سویٹ گرل جتنا نقصان ہوا ہے نا تمہیں ساری زندگی لگ جائے گی مجھے پے  
کرتیں کرتیں -"

وہ جیسے اس کا مزاق اڑا رہا تھا

حیا کو خون کھول اٹھا اور زور لگا کر دھکا دیا

"بولو کتنے گے ایک لاکھ، دو لاکھ بولو کتنا مہنگا سوٹ تھا تمہارا -"

وہ کچھ پل اس سے دیکھتا رہا پھر بولا

"ٹوٹی بیٹھ تھا وزنڈ کورونا -"

حیا کا منہ کھل گیا

وہ سوٹ پاکستان میں کم سے کم ڈیڑھ لاکھ کی ہوگی

وہ دنگ ہو کر سوچ رہی تھی جب وہ اس کی سوچ پڑھ کر بولا

"صرف شرٹ سوٹ کے اماونٹ بولو گا تو تمہارا سر چکرا جائے اُس بیڑ کے زیادہ

سوچو نا پرنس

- "وہ بے باکی سے اس کے سراپے کو دیکھنے لگا

حیا نے مٹھیا بھیج لی

"خیر تم کیا پیوں گی وڈکا، و سکی، شمشین -"

وہ بار کی طرف بڑھا

"شٹ اپ تمہیں شرم نہیں آئی مجھ سے یہ پوچھتے ہوئے -"

حیا کا غم سے برا حال ہو گیا ایسی تو بے بسی اس نے اپنے برے دن میں بھی

محسوس نہیں کی تھی

"میں نے کچھ غلط کہا -"

وہ مڑا اس کے ہاتھ میں دو گلاس اور شمشین کی بوتل تھی

"تم گھٹیا آدمی مجھے حرام شے لگانے کا کہہ رہے ہوں -"

Why it is forbidden to you oh are you a

buddhist

(یہ تمہارے لیے حرام کیوں ہے اوکھی تم بدھسٹ تو نہیں ہوں)

"میرے اللہ!!!!!!" اس نے اپنے سر پکڑا

"پلیز مجھے جانے دو ورنہ میں پولیس کو بلوادو گی۔" وہ گلاس لبوں سے لگا کر سپ  
لینے لگا اور اس سے دیکھ رہا تھا "شوق سے کرو میں بھی دیکھوں کے مکث مارٹن کو  
کون جیل بکھواتا ہے۔"

وہ اس کو چڑانے کے لیے کھل کر مسکرایا مسکراتے وقت اس کا گہرا ڈمپل پڑ رہا  
تھا جو اس کی بروان سٹبل (شیو) پر کلیئر طریقے سے نظر آ رہا تھا  
حیا نے دیکھا بالکنی کا دروازہ کھلا ہے ہاں آب بس بہت ہو گیا اپنی عزت کے لیے  
جان دینے پڑ گئی تو وہ بھی کرو گی وہ تیزی سے بھاگی  
مکث نے اس سے دیکھا اور اس کا ارادہ فورن جان گیا  
"او نو!!۔"

حیا فورن بلکنی پہنچی جہاں چھوٹا سا پول اور چیر تھے سامنے شام کے سائے نظر  
آ رہے تھے حیا جیسے ہی ریلنگ پر پہنچی  
مکث نے اس کا بازو پکڑا



Are you freaking insane what do you think you  
were doing

(تمہارا دماغ خراب ہے یہ تم کیا کرنے جارہی تھی تمہیں اندازہ ہے)

مکث نے اس پورے طریقے سے جھکڑے رکھا

"اللہ جی مجھے مزید آزمائش میں مت ڈال مجھ پر رحم کر۔"

حیا نے اپنی زور سے انکھیں بند کر لی

مکث اس ایشن بیوٹی کو دیکھ کر مسمرائز ہو گیا اور خود کو روک نہ پایا اور گستاخی کر

بیٹھا

حیا کی انکھیں پھٹ گئی

You're so beautiful

وہ مسکرایا

حیا کا غم کی شدت سے دماغ گھوم اٹھا

"تم کمینے گھٹیا آدمی۔" اس نے پوری جان اس زو

چلنا وہاں پہ میری دوست سٹے سی کام کرتی Trdelnik حیا تم میرے ساتھ  
ہے ائی انیم شور وہاں تمہیں جاب مل جائے گی۔"

کرسٹینا سے آج اس کی ملاقات ہوئی تھی تو حیا نے اس سے جاب کا ذکر کیا تھا تو  
جواب میں سٹے سی نے اسے کہا

لوہ جو مشہور اولڈ ڈریڈشن اسکریم پالر ہے۔"

حیا نے ایک دم کہا

"ہاں وہاں تمہیں مل جائے گی اتنا کام بھی نہیں ہے صبح کے دس بجے سے  
رات کے سات بجے تک ہوگا اور شاہد سٹے سی کے پاس تمہیں کوئی اور شفٹ پہ  
رکھے

اماونٹ ویلے اتنی نہیں ہے لیکن چل جائے گی۔"

"نہیں فل حال جاب ملنا ضروری ہے پیسے تو بس خرچہ پانی چلانے کے کیے چاہیے  
ڈیرک نے پیسے تو بہت دئے دیں تھے لیکن میں اب گھر نہیں رہ سکتی مجھے کچھ  
کرنا ہے۔"

حیا نے تیزی سے کہا کیونکہ وہ فل حال مکث کا ڈپریشن اپنے سر سے نکالنا چاہتی تھی

"ٹھیک شام کے چار بجے میرے ساتھ چلنا۔"

"نہیں کرسٹینا تم مجھے جگہ بتادو میں خود ٹرائی کرلو گی اور میں سٹے سی سے بھی مل لو گی۔"

"چلوں ٹھیک ہے۔"

"تمہاری کافی تعریف سنی ہے سٹے سی سے کیفے کیوں چھوڑا تم نے وہاں تو اماونٹ بھی زیادہ مل رہی تھی۔"

جمیز نے اس کی تعریف کرتے ہوئے اس کی سی وی اسے پکرائی  
"اکچلی میں کچھ نئی جاب اکسپرنس کرنا چاہتی تھی اس لیے۔"

حیا آہستہ لہجے میں بولی

"اوکے حیا سٹے سی کی خاطر میں تمہیں جاب دیں رہا ہوں مجھے کمپلین نہیں ملنی  
چاہیے آپ کی جاب ون ٹو فور ہوگی اینڈ اگر مجھے آپ کا کام اچھا لگا آپ کی سیلری  
بڑھتی جائے گی۔"

حیا ہولے سے مسکرائی

"تمھینک یو سر۔"

"او کال می جیمز یہ سر کے تکلف مجھے نہیں پسند۔"

جیمز نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا

"حیا آپ ملینا سے یونیفورم لے لے اور کل سے ہمیں جوائن کریں۔"

"مکث تو تین دن سے آفس نہیں آ رہا تو ٹھیک تو ہے۔"

مکث نے جیسے ہی دروازہ کھولا

رائن اس کو دیکھ کر پھٹ پڑا

مکث خاموشی سے اسے دیکھ کر واپس مڑ پڑا اور صوفے پہ بیٹھ کر وِسکی کے گھونٹ لینے لگا

"مکث میں کچھ بکواس کر رہا ہوں۔"

مکث خاموشی سے گلاس کو غور سے دیکھ رہا تھا اور پھر بے زاری سے ٹیبل پر پٹکھا اور اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا

رائن نے اس کے گھر کی حالت دیکھی

یہ مکث کا گھر نہیں ہو سکتا ہر طرف گندگی مکث کو چڑتھی پھلاوئے سے اور اتنا کنشس ہوتا تھا کہ اس نے میڈ نہیں رکھی بلکہ خود پینٹ ہاوس کو صاف کرتا اصل میں مکث پرفیکشن کا قائل تھا ادھر کی چیز ادھر ہو جائے تو اس کا دماغ گھوم جاتا ہر چیز اسے اپنی جگہ پہ چاہیں ہوتی رائن نے تو صاف صاف اسے سائکو کیس کہتا جو اپنے ٹیبل پر بھی فضول چیزیں نہ برداشت کر پاتا مکث لا پرواہی سے سر جھٹکتا۔

رائن کو حیرانی ہوئی ہر چیز اس کی پرفیکشن دنیا کے خلاف جارہی تھی اس نے کچھ سوچا اور اندر داخل ہوا مکث شاور لیے کر نکلا تھا اور ٹاول سے اپنے بال رگڑ کر بیڈ پہ



پھینکا آب واقعی رائن کو لگا مکٹ اپنے ہینگ اور سے نہیں اُترا وہ کبھی مر کر بھی  
ٹاول بیڈ پہ نہ پھینکتا حلانک یہ نارمل چیز تھی لیکن پھر بھی بھلی نہیں لگ رہی  
تھی رائن کے لیے

"ناشتہ کرو گے؟"

رائن اس کی آواز پر چونکہ

"یا شیور۔"

رائن نے پُرسوج انداز میں اسے دیکھ رہا تھا جو ٹی شرٹ اور شارٹس میں خوبصورت  
کے باوجود خاصا کمزور لگ رہا تھا  
"مکٹ حیا سے بات ہوئی؟"

رائن کی بات پر مکٹ نے گہرا سانس لیا

Ryan can we talk something else

(رائن کیا ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے)

"میں نے ٹونی سے بات کی ہے وہ حیا کو جاب دلا دیں گا۔"

مکٹ خاموش رہا اس نے سپرے اٹھایا اور اپنے اوپر کرنے لگا

"مکث اُم ٹانگ و دیو یار -"

"سن رہا ہوں میں --"

مکث کے لہجے میں بے زاری تھی

"اپنی مام سے کیوں نہیں مل لیتا تو -"

رائن اس کے پھپھے کچن میں آیا

"مام فریڈی کے ساتھ فرانس گئیں ہے

مکث فریج سے واٹر ملن نکالے ہوئے بولا

"تو تو کوئی بیوٹز کو کلب سے لے ا ساتھ گزارنے کے لیے -"

رائن نے مشورہ دیا

"تین لڑکیاں ائی تھی باری باری لیکن جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوتی ان کو میں

واپس بھیج دیتا -"

مکث ہنستے ہوئے سٹرابیرز کو کانٹے سے ملٹ چاکلیٹ میں ڈبو رہا تھا

"حایا کے وجہ سے -"

مکث بانٹ لیے کر خاموشی سے کھانے لگا

"مکث تمہیں حایا چاہیے؟؟؟"

"مکثملین مارٹن میں تم سے بات کر رہا ہوں کہی تمہیں حایا سے پیار تو نہیں ہو گیا؟"

مکث چونکہ پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

"اریو کریرزی میں اور پیار پاگل ہو گیا کس صدی میں رہ رہا ہے تو پیار ویاں کچھ نہیں

ہوتا اگر ہوتا بھی ہوگا پر میری ڈکٹری میں نہیں۔" مکث ہنستے ہوئے کافی کا سپ

لینے لگا

"تو پھر تم نے یہ کیوں ایڈیز کے عاشقوں کی طرح حالت بنائی ہے۔"

رائن کی سنجیگی آ بھی تک قائم تھی

"کون سی عاشقوں والی حالت بنائی ہے میں نے۔"

مکث نے ابرو اٹھاتے ہوئے کافی کا ایک اور سپ لیا کپ اور کاونڑ پہ رکھا

"تمہیں پتا ہے آج تمہیں اپنے گھر کی حالت دیکھ کر نہ پریشانی ہو رہی ہے نہ کوئی

چڑ تم آفس تین دن سے نہیں آرہے حتاکہ تم چھٹی کرنے کے سخت خلاف ہوں

تم اپنے گھر اور بزنس کے معاملے میں پوزیسو ہوں لیکن ان تین دن میں یہ چیز مجھے دور دور تک نہیں نظر آرہی ائی نواٹ شد بی نارل بٹ اٹس ناٹ نارل فورمی مجھے سمجھ نہیں آتی مکٹ وائی کانٹ یو جسٹ فورگیٹ ہر۔"

"میں اس سے کب یاد کر رہا ہوں ہاں اتنا ضرور ہے وہ میری پیاس بڑھاتی جارہی ہے اس لیے بے چین ہوں لیکن پیار والا کوئی سین نہیں ہے ایک دفعہ اسے حاصل کرلو اس کے بعد میرا کوئی سروکار نہیں ہے اس سے۔"

مکٹ اپرن پہن کر باوٹ صاف کرنے لگا  
رائن نے گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

.....  
"اچھا تو حیا فاطمہ یہ بات تمھی تم اس موٹے کے ساتھ ملی ہوں۔"

ہارون نے حیا کو گھورا

"بب بھائی ایسا نہیں ہے یہ موٹا عمر خود آگیا تھا میں تو اس سے واپس بھیج رہی تھی۔"

حیا سپٹا کر عمر کے کان کھینچتے ہوئے بولی

"نہیں ہارون بھائی وہ اا امی !!!۔"

حیا نے اس کے کان زور سے کھینچے

"اگر ہارون بھائی کو کچھ بولا تو سارے سیکرٹ بتادوں گی۔"

اس نے جلدی سے کان میں بولا "ہاں کیا کہہ رہے تھے عمر؟"

ہارون نے پہلے حیا کو گھورا پھر عمر کو دیکھ کر پوچھا

"ہارون بھائی آپ چلے نہیں گئے تھے۔"

حیا ایک دم بولی

"ہاں گیا تو تمہارے واپس آنا پڑا موبائل رہ گیا تھا ان کو چھوڑ کر آ رہا ہوں لیکن اب

میں تم دنوں کا قیمہ بنا کر رہوں گا۔"

"ارے ہارون چلوں یار چھوڑو انہیں مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی

ایک دم شاہ زیب نے اس پکارا

حیا نے دیکھا وہ اس سے اشارہ کر رہا تھا کہ عمر کو بگھائیں حیا سمجھ گئی

"کیا بات ہے شاہ زیب؟"

ہارون اس کے ساتھ چل پڑا



"جلدی بھاگ اس سے پہلے ہارون بھائی واقعی ہمارا قیمہ بنا دیں

"لیکن حیا میرا کمیرہ اور ایکس باکس ---"

"دفع کرو میں کسی طرح بھیج دو گی فل حال یہاں سے جاؤں

حیا نے اس جلدی سے گیٹ تک چھوڑا

-----  
"واو تم تو بہت پیاری لگ رہی ہوں اس آٹ فٹ میں۔"

لائبہ اس سے دیکھتیں ہوئے بولی

پورے دو ہفتے ہو گئے تھے اس سے کام کرتیں ہوئے لائبہ واپس آگئی تھی اور آج

اس سے ملنے آئی تھی

حیا نے ان سب وکرز کے جیسے

وکیٹرین لمبی سی گندمی فراک کے ساتھ موٹی سی گرین خوبصورت اپیرن بندھا ہوا تھا

بازوں لمبے ڈراک بروان کلر کے تمھیں اور بالوں کو اولیو کلر کے رومال سے بندھے

وہ واقعی کوئی سنڈریلا لگ رہی تھی

"ویسے تم نا وہ کام کرنے والی سنڈریلا لگ رہی ہوں دیکھنا تمہارا ایک پرنس ائے گا

اور تمہاری دنیا بدل دیں گا۔"

"فضول بات کرنا کوئی لائبرے سے سیکھے کون سا فلیور لو گی۔"

"بلیو بیری۔"

لائبرے نے اسے کہا

وہ بڑی مہارت اور تیزی سے کون میں اسکریم ڈال رہی تھی اور اس کا کام بہت

صاف ستھرا ہوا کرتا تھا

اس نے ٹوپینک کر کے فورن اسے دیں

"تھینک یو

یہ لو پیسے۔"

"نہیں تم رہنے دو میں نے پہ کر دی ہے

حیا اپنے کام میں لگتیں ہوئے بولی

تھینک یو یار ویسے اس کی ضرورت نہیں تھی

لائبرے اسکریم کھاتے ہوئے بولی

حیا نے اپنے ہاتھ ٹی شو سے صاف کیے اور پھر وہ ٹریڈلنک کے ڈو کو رولر سے پروگ کی مشہور ڈرائی پیسٹری تھی tredlik لگانے لگی  
"ویسے یہ کام مجھے کفیفے سے زیادہ انٹرسٹنگ لگ رہا ہے۔"  
حیا نے جلدی جلدی سے سارے ڈو کو لگایا اور پھر والنٹ کو سپرنکل کیا  
"مونیکا یہ ہو گیا۔"

حیا نے مونیکا کو ٹرے دیں  
اور مونیکا نے اس سے لی۔ حیا پھر دوسرا بنانے لگی  
"مجھے لگتا ہے تم بڑی ہوں میں زرا کارل سے مل او جب سے آئی ہوں ملی ہی  
نہیں ہوں رات کو کبھی کھانے کیے لیے چلے گئیں  
حیا نے اسے دیکھا لیکن اچانک اس کا رنگ ہلکی کے مانند پڑ گیا  
"کیا ہوا حیا؟" لائبر نے پچھے مڑ کر دیکھا  
مکث اور رائن کھڑیں ہوئے تھے اور اس وقت سوٹ میں ہی تھیں شاید ابھی کام  
سے نکلے تھے

مکث فون پہ بات کر رہا تھا لیکن اچانک اسے کسی کی نظریں خود پر محسوس ہوئی اس نے دیکھا حیا اور ایک اور لڑکی اسے دیکھ رہی ہے

اس کا بھی منہ کھل گیا اور وہ اب غور سے حیا کو دیکھ رہا تھا

رائن نے اڑ دیا اور اس کو بولا "مکث تمہیں کیا چاہیے؟"

مکث نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بس حیا کو دیکھنے جارہا تھا حیا نے جلدی سے

اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا اور آنکھیں نیچے جکھا کر کام کرنے لگی

اس سے بہت گھبراہٹ شروع ہو گئی تھی وہ اس سے ڈرنا نہیں چاہتی تھی لیکن ڈر رہی تھی

لائبہ نے اسے کہا "حیا میں اسے کچھ کہوں یا تمہارے ساتھ رہوں۔"

"نہیں تم جاؤ۔"

حیاتیزی سے بولتی ہوئی ٹرے اٹھا کر اندر چلی گئی

"مکث بڑی کہاں کھو گئے؟"

مکث چونکہ رائن اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا

پھر دوبارہ ادھر دیکھا جو وہاں نہیں تھی

مکث نے گہرا سانس لیا

"حیا یہاں کام کرتی ہے۔"

"واٹ حیا! ائی مین یور حیا کدھر ہے۔"

رائن نے فورن ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا

"اندر چلی گئی ہے۔"

مکث نے فون کو دیکھا جو اس کے نہ بولنے پر بند ہو گیا تھا اس نے فورن جیب میں رکھا

"چلوں بیٹھتے ہیں۔"

"پر ہمیں تو ابھی میٹنگ میں جانا ہے کلارک کے پاس۔"

رائن نے دو کونز پکری اور اسے بولا

"کینسل پلیز!"

اس نے فورن جواب دیں کر اس سے کون لی اور فلیور سکیشن کے پاس آگیا جہاں

اب حیا اچکی تھی۔"

حیا نے اسے دیکھا پھر جیسے تھکے ہوئے انداز میں بولی



"واٹ فلیور سر -"

مکث نے اسے کون پکرائی

حیا نے اس لی پر خاصے جھجھکتے ہوئے مکث نے جان بوجھ کر کون تمھوڑی دور  
پکرائی حیا کو غصہ آ رہا تھا لیکن ضبط سے اس سے تقریب چھینے والے انداز میں لی  
اور یہ جھاڑ جھنا انداز دیکھ کر مکث نے اپنی بے سکتا دارانے والی مسکراہٹ کو روکا  
رائن اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دلچسپی سے حیا کو دیکھ رہا تھا  
حیا نے ان دو خوبصورت مرد کو اپنے اوپر گھورتے ہوئے پایا اس کا دل کیا یہ  
سامنے پڑا کوکیز کا جار ان کے سر پر پھوڑ ڈالے

Sir what kind of flavour would you like

حیا ٹھہرے ہوئے مگر زور زور سے ان کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی  
مکث مسکرا اٹھا لیکن جواب نہیں دیا بس اسے دیکھے جا رہا تھا جو اس وکٹورین فارم  
گرل فراک میں بالکل سنڈریلا ہی لگ رہی تھی مکث سوچ رہا تھا اگر آج پورا دن بھی  
لگ جائے تب بھی اس کی نظریں اسے دیکھتیں نہیں تھکی گی

حیا کا غصے اور بے بسی سے لال چہرہ جس کی خوبصورت آنکھوں میں موٹے موٹے  
انسو کی کسر رہ گئی تھی رائن نے فورن ٹوٹی فروٹی کا فلیور بتایا  
اس نے سر ہلا کر ڈالنا شروع کر دیا

"یار واقعی اس میں کچھ ہے جو تو پورے ایک کرؤر کی ڈیل کینسل کر رہا ہے صرف  
اس کو دیکھنے کے لیے۔"

رائن اس سے جرمن لنگیوج میں کہا  
مکث کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی  
حیا نے فورن رائن کو کون پکرا دیں اور وہ مکث کو دیکھ رہی تھی مکث کی نظریں  
اس پر ابھی تک سٹل تھی  
"یا اللہ مجھے صبر دیں۔"

حیا نے بے اختیار کہا اور اپنے لب زور سے کاٹے، مٹھیا بھیج لی بس نہیں چل رہ  
تھا مکث کے شارپ ترین جبرے توڑ ڈالے

Strawberries

مکث کی خوبصورت سوٹ آواز نے حیا کو شکر کا سانس لینے پہ مجبور کیا لیکن لگے  
پل روک بھی دیا

Because you smell like that absolutely divine  
and breathtaking

(کیونکہ تمہاری خشبو بھی اسی طرح کی ہے بلکل دم بخود کر دینے والی اور خدا کی  
قدرت)

مکث کی تعریف پر اس کا چہرہ دھوئے سے بھر گیا شرم اور غصے سے اس نے  
مکث کو آگ برسائی نظروں سے گھورا

You know what Mr Maximilian martin your  
one of the shameless scoundrel I have ever met

حیا نے بھی بنا کسی کے لحاظ کیے اسے گالی دیں اور اسے کون پکرائی مکث اب  
اسے عجیب نظروں سے کون لیتے ہوئے مڑا اور رائن دنگ انداز میں حیا کا جلال  
دیکھ رہا تھا نہیں اس نے کوئی واویدہ نہیں کیا تھا بلکہ مکث کی بے عزتی آرام سے

کی تھی لیکن مکث مارٹن کے لیے عام سی بے عزتی نہیں تھی یہ دنیا کی پہلی لڑکی  
تھی جس نے اسے حرام کہا تھا اور آج مکث مارٹن کے زخم پھر ہرے ہو گئے

"تمھیںک یو شاہ زیب بھائی آپ نے عمر کو بچا لیا۔"

اگلے دن ناشتے کے ٹیبل پر وہ دنوں اکیلے تھے جب حیا نے اس سے کہا

شاہ زیب مسکرایا

"اپنی تمھیںک فور یو ویلے حیا یہ عمر کون تھا اور اس کا کیا چکر ہے۔"

شاہ زیب بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے بولا

"عمر ہمارا نیبر ہے

میرا دوست اور ہارون بھائی کا ہونے والا سالا اور دشمن بلکہ جانی دشمن۔"

حیا ہنستے ہوئے بولی

"تمھاری سمائیل بہت خوبصورت ہے حیا۔"

شاہ زیب کے ایک دم کہنے پر حیا نے رُک کر اسے دیکھا

وہ بھی حیرت اور شرم کے لے جلتے امتزاج سے

شاہ زیب کچھ بولے لگا ہارون اگیا

حیا کا رکنا محال ہو گیا اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے شاہ زیب اسے بہت غور سے دیکھ  
رہا ہوں

گھر کے کورڈلیس کی بیل پر وہ مڑی اس نے اٹھایا  
"ہلیو۔"

"ہیلو ازکا کہاں ہوں تم؟"

نوروز کی آواز پہ حیا چونکی

ازکا میں تمہیں اتنے دنوں سے کال کر رہا ہوں تم اٹھا کیوں نہیں رہی کدھر غائب  
تھی

اب حیا کو جھٹکا لگا تو کیا ازکا کراچی نہیں گئی اگر نہیں گئی تو پھر وہ ہے کہاں

"ازو کوئی کھڑا ہوا ہے کیا؟"

نوروز اس کی خاموشی کو سمجھتے ہوئے بولا

حیا نے ماوف دماغ سے فورن فون رکھا



"ازکا کدھر ہوگی وہ تو کہہ کر گئی تھی وہ کراچی تائی امی کے پاس جارہی ہے یہ کیا  
اور اگر ادھر تھی تو تائی امی کے فون سے پتا چل جاتا وہ وہاں یہ سب ہوں کیا رہا  
ہے۔"

حیا نے فون ازکا کا نمبر ملایا

دو بیل پر فون اٹھالیا گیا

"ہلیو امی اسلام و علیکم!"

ازکا کی آواز پہ حیا کو ناجانے کیوں اس پہ غصہ آیا اس سے اپنی بہن سے محبت

تھی لیکن اس کی حرکتوں پر حیا کو زہر لگ رہی تھی

"ازکا حیا بات کر رہی ہوں۔" حیا نارمل انداز میں بولی

"اچھا تم ہوں خیریت یاد کیسے اگئی میری۔"

ازکا کی آواز میں حیرت تھی

"بس تمہیں بتانا تھا نوروز بھائی کا فون آیا تھا۔"

حیا کمرے میں اکر بولی

ایک منٹ کے لیے تو خاموشی چھا گئی اور حیا کا شک صبح نکلا

"اچھا نوری کا فون تھا عجیب آدمی ہے تمہیں تو پتا ہے نا حیا وہ نیوزیلینڈ گیا ہوا ہے  
اسے لگا میں واپس آگئی ہوں۔"

حیا کو ہنسی آئی

"مجھے بے وقوف سمجھ رکھا ہے آپ نے کیا آپ اور تائی امی نہیں بتائی گی کے آپ  
ان کے ساتھ ہے۔"

حیا کا لہجہ اپنے آپ طنز یا ہو گیا

"میں کچھ دن اپنی دوست فاطمہ کے گھر رہ رہی ہوں اس کی شادی ہے امی کو  
میں نے بتا دیا تھا اور تائی کا فون خراب ہے اس لیے نہ امی سے کنٹیکٹ ہے اور  
نہ نوروز سے۔"

ازکا تیزی سے بولی

حیا کو سمجھ نہیں آرہی تھی یا تو اپنی پاگل ہے یا اس کو بنا رہی ہے

"ازکا کیا تمہارا بھی فون خراب تھا جو نہ تم نوروز کو یا امی کو بتاتی یا پھر جیسے تائی

کے پاس موبائل تو ہوگا ہی نہیں

حیا کے طنز پہ بلا آخر ازکا چیخ پڑی

"کیا بکو اس ہے یہ آج تم نے مجھے اس لیے فون کیا ہے میں کہاں ہوں کدھر  
that is ہوں اور اگر جدھر بھی ہوں تمہیں کیا تکلیف ہے میں جو کچھ بھی کرو  
none of your business

حیا کو آج اپنی بہن پر واقعی افسوس ہو رہا تھا  
"خیر آپ جدھر بھی لیکن ایک دفعہ آپ اپنی عزت کے ساتھ ساتھ بابا کا بھی  
سوچیں گا اور ساتھ میں امی اور ہارون بھائی کا بھی جن کو آپ پر فخر ہے اور ان  
کا فخر کو توڑ کر کیسا محسوس ہوگا یہ آپ بہتر جانتی ہوگی۔"  
حیا نے فون بند کر دیا

وہ ایک دس سال کا بچہ تھا جو رو رہا تھا جس کے کپڑے کیچڑ سے بھرے ہوئے  
تھے اس کی خوبصورت آنکھیں رونے کی وجہ سے سرخ پڑ گئی تھی وہ سڑیٹ کے  
کونے پہ اپنے سر گھٹنے پہ رکھ کر تھر تھر کانپ رہا تھا اس کے جوتے پھٹے ہوئے

تھے وہ دو دن سے بھوکا، اکیلہ لاوارس پڑا ہوا تھا اس کا کوئی نہیں تھا بازو اور

ٹانگوں میں جگہ جگہ زخم کی نشان تھے

کسی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا وہ روتے ہوئے چونکہ

وہ ایک خوبصورت سی عورت تھی ڈریسنگ سے ڈاکٹر معلوم ہو رہی تھی

"لٹل مین وائی اریو کرلینگ -"

وہ پیار سے اس کا معصوم چہرہ دیکھتے ہوئے بولی

وہ پھر سے سسکی لیے کر رو پڑا

"میرے ساتھ او -"

انہوں اپنا ہاتھ سامنے کیا

اس نے دیکھا لیکن چپ رہا ونیسا نے دیکھا اس کے جسم میں عجیب قسم کی زخم

تھیں اس نے فون سے ٹارچ آن کیا اور دیکھ کر جھٹکا لگا وہ کوڑے اور سگریٹ

کے نشان تھے اس کا دل تڑپ اٹھا وہ بہت ہمدرد لڑکی تھی کسی کو چھوٹی سے

تکلیف میں دیکھ کر اس کا دل کانپ جاتا تھا وہ تو پھر نو دس سال کا بچہ تھا اور

اتنا شدید زخم اس کے نازک سے جسم پر پڑیں تھے

ونیا کی آنکھوں میں آنسو آگئیں اس نے بچے کو گود میں اٹھایا

وہ درد سے سسک پڑا

"لٹل بوئی تھوڑا سا ہرٹ ہوگا لیکن میں آپ کو ٹھیک کر دو گی۔" وہ اس سے آرام

سے کار میں بٹھاتے ہوئے بولی

"مکث جان چار دن ہو گئیں ہیں تم نے مجھے کال نہیں کیا۔"

ممی کی آواز سنتے ہوئے مکث مسکرا اٹھا

"سوری ممی بڑی تھا آپ سنائیں فریڈی کیسا ہے؟"

اس نے اپنے چھوٹے بھائی کے بارے میں پوچھا

"فریڈی بالکل ٹھیک ہے تمہیں یاد کر رہا ہے کہتا ہے بھائی کو بھی ساتھ لے کر

چلتے ہیں میں پیرس میں ان کے بغیر بور ہو گیا ہوں واپس آنے کا کہہ رہا ہے۔"

"اسے بولے اکٹینگ نہ کریں مجھے پتا ہے نا وہ میری ڈسپلنری لائف سے چڑنا آتا ہے تو

آزاد بنا روک ٹوک کے گھوم رہا ہوگا خوشی خوشی۔"

مکث ہنستے ہوئے بولا



"تم بھی خواہنا اسے اپنے جیسا بنانا چاہتے ہوں۔"

وہ بھی ہنس کر بولی

ایک دم فیکس کی آواز پہ مکث چونکہ اور اس نے فیکس اٹھایا تو پرسوچ انداز میں دیکھتے ہوئے بولا

"ممی میں آپ کو تھوڑی دیر میں کال کرو گا اوکے لویو۔"

اس نے رائن کو کال ملائی اور اس سے بات کرنے لگا

"ہاں رائن مجھے جنفیر ہڈسن سے ریلیٹ ایک ایک ڈیٹیل چاہیے۔"

"کیوں خیرت ہے؟"

رائن نے اس کے لہجے میں انجانی سختی دیکھ کر ٹھٹھا

"فورن بھیجوں مجھے۔"

مکث تیزی سے بول کر فون بند کر کے صوفے پہ پھینکا اور بار کی طرف بڑھا ڈرنک

ڈالے لگا لیکن پینے کی سکت نہ ہو سکی اس لیے زور سے پھٹک کر کار کی چابی

اٹھائی لیکن اس الجھن پڑ گئی وہ دوبارہ مڑا باکس سے نیپکن نکالا ٹیبل سے چھینٹے

صاف کر کے گلاس دھویا اور احتیاط سے کبرڈ پر رکھ کر گھر کا جائزہ لیا اور نکل پڑا

"حیا کیا بات ہے تم دو دن سے بالکل چپ لگ رہی ہوں طبعیت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟"

شاہ زیب لاونج میں آیا اور حیا کو خاموشی سے ٹی وی دیکھتیں پا کر پوچھا  
حیا نے اسے دیکھا اور پھر دوبارہ ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی  
"حیا کیا بات ہے آج تم کھیلنے کے لیے نہیں گئی بالکل چپ چاپ از ایوریتھنک  
اوکے؟"

"ایسی کوئی بات نہیں شاہ زیب بھائی!"  
حیا کمزور لہجے میں بولی  
"چلو بتاؤں کیا بات ہے میں تمہارا دوست ہوں تم مجھ سے سب کچھ شیر کر سکتی  
ہوں

اس نے حیا کے کندھے پہ ہاتھ رکھا حیا کے دل کو کچھ ہوا وہ فورن اُٹھی لیکن شاہ  
زیب نے اس کا بازو پکڑ لیا  
"بتاؤں مجھے کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں ہوا!"

حیا نے نظریں جکھالی

"پھر اوپر دیکھوں۔"

حیا نے پھر بھی نظریں نہیں اٹھائی

شاہ زیب نے گہرا سانس لیا

"اچھا ٹھیک ہے آؤ کسی چائینیز ریسٹورنٹ میں چلتیں ہیں

پھر تھوڑی سے شاپنگ کرنی ہے اس کے بعد ایک ہفتہ رہ گیا ہے۔"

حیا نے فورن سر اٹھایا

"آپ جارہے ہیں۔"

حیا نے پریشانی سے دیکھا

شاہ زیب چونکہ

"کیوں مجھے نہیں جانا چاہیے بور ہی ہو رہا ہوں کوئی کمپنی ہی نہیں دیں رہا مجھے۔"

"نہیں آپ مت جائے میں دو گی نا آپ کو کمپنی پورا لاہور گھماو گی ہم نارڈن ایریا

چلے گے دیکھنا۔"

حیا کے تیزی سے بولے پر شاہ زیب ہنس پڑا  
"اچھا لیکن سارا لاہور تقریباً دیکھ چکا ہوں اور نادرن ایریاز مجھے خاص اٹریک نہیں  
کرتے۔"

"ارے پھر آپ پاکستان میں کیا کر رہے ہیں چلے جائے نادر کے کیوں ہے  
حیا خفگی سے بولی

شاہ زیب ہنس پڑا اگر تم اصرار کر رہی ہوں تو میں واپس چلا جاتا ہوں ویسے میں نے  
تمہیں ابھی تک گفٹ نہیں دیا آؤ چلوں میرے ساتھ شاہ زیب نے اس کا ہاتھ پکڑ  
کر اسے گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لے گیا

...

"ڈیوڈ میں یہ بچہ اپنے ساتھ رکھوں گی چاہیے کچھ بھی ہو جائیں۔"

ونسیا نے ڈیوڈ کو خطمی لہجے میں کہا

"سوچ لو ونسیا تم جزباتی ہو رہی ہوں ہم اسے فوسٹر ہوم بھیج دیں گے۔"

ڈیوڈ نے امید بھرے لہجے میں کہا

ہم بھی اس کے فوسٹر پیرنٹس بن سکتے ہیں۔"

"تمہیں پتا ہے مجھے بالکل بھی برابر نہیں ہوتی اگر یہ ہو کر (طوائف) کا بیٹا نہ ہوتا

جانتی بھی ہوں یہ الویا کا بیٹا ہے جو لندن کی مشہور زمانہ کال گرل ہے اوپر سے

اس بچے کے پیچھے ایک بہت بڑا کمرنل پڑا ہے دیکھا تھا اس دن جب تم اس کو

لیے کر جا رہی تھی

تمہاری کار پہ اٹیک ہوا تھا شکر کرو بے بی اور تم بچ گئیں میں تم دنوں کو کسی

حال میں نہیں کھو سکتا۔"

ڈیوڈ کریناک لہجے میں بولا

"پر اس بچہ کا کیا قصور اور اس کا کوئی خیال نہیں رکھ سکتی جتنا میں رکھ سکتی

ہوں مجھے یہ بچہ بہت اپنا سا لگتا ہے ڈیوڈ میں اسے نہیں چھوڑ سکتی۔"

ونسیا یہ کہتے ہوئے کمرے میں چلی گئی اور ڈیوڈ نے اپنا سر تھام لیا



"حیا تھینک گاڈ می مان گئی جب سے رمیض کا اکسیڈنٹ ہوا ہے میرے تو  
فائدے ہونے لگے ہیں۔"

لائبہ آج اس کے پاس پورے ایک ہفتہ بعد آئی تھی اور اسے خوش خبری سنائی کے  
می کارل اور اس کی شادی پر راضی ہو گئی  
حیا نے اسے آفسوس بھری نظروں سے دیکھا

"شرم کرو لائبہ ایسے کہتے ہیں اپنے بھائی کے بارے میں، ایک دفعہ ہارون بھائی  
کو ٹائی فائیڈ ہو گیا میرا رو کر برا حال ہو گیا تھا۔"

حیا ایک دم کہتے ہوئے چپ ہو گئی آج اس نے پہلی بار اپنے گھر کے فرد کا ذکر  
کیا تھا وہ بھی لائبہ کے سامنے

"حیا تمہارا بھی کوئی بھائی ہے کدھر ہوتا ہے سچ میں تم نے کچھ نہیں بتایا؟"

حیا چونکی پھر اس سے بولی

"نکاح کب اور کارل اسلام قبول کر چکا ہے؟"

لائبہ نے جیسے ہار مانتے ہوئے کہا

"تکاح نہیں سول میرج اور کارل اسلام قبول نہیں کر رہا میں نے بھی اس سے فورس نہیں کیا۔"

آب حیا کو جھٹکا لگا

"کیا مطلب ہے سول میرج ایسے تو شادی نہیں ہو سکتی جب تک کارل مسلمان نہ بن جائیں اور انٹی کیسے مان گئی ایسے تو شادی جائز نہیں ہے لائبہ۔"

حیا زور سے بولی

"او کم ان حیا زیادہ دقیانوس نہ بنوں میں اسے فورس نہیں کر سکتی اور میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتی ورنہ مجھے وہ چھوڑ دیں گا اس نے تو مجھے نہیں کہا کہ تم کر سچن بن جاؤں میں اس کی ریلجن کی رسپیکٹ کرتی ہوں اور وہ میری۔"

لائبہ ناگواری سے بولی

حیا کو لائبہ کی سوچ پہ بہت غصہ آیا

"تمہیں پتا ہے یہ کتنا گناہ ہے تمہیں کارل کی خوشی کے لیے اللہ کو ناراض

کر رہی ہوں اور تمہارے بچے ٹکٹکلی کر سچن ہو گے تم ایک مسلمان لڑکی ہوں یہ

تمہاری خوش قسمتی ہے اور تم جان بوجھ کر اپنے آپ کو دوزخ میں گھسنا چاہتی ہوں  
"۔

سٹاپ آٹ حیا تمہیں کوئی رائٹ نہیں ہے اور تم کہنے والی کون ہوں جو مجھے دوزخ  
کا بتا رہی ہوں تم کون سی پاکباز ہوں نہ تمہارے خاندان کا پتا ہے گورا لڑکا تمہیں  
اپنے گھر لے جاتا ہے پتا نہیں تم نے ہی کوئی ایسی حرکت کی ہوگی اور اپنے آپ  
کو بچانے کے لیے خودکشی کا ڈرامہ کر لیا کے مجھ پر انگلی نہ اٹھائے  
حیا کا منہ کھل گیا اور ساکت نظروں سے لائے کا تلخ انداز دیکھ رہی تھی پھر اس  
نے سوچا سگے رشتوں نے اس کا یقین نہیں کیا یہ تو پھر بھی غیر ہے  
دل پر جبر رکھ کر حیا فوراً اٹھی اور پیچھے مڑی کے کسی سے بُری طرح ٹکرائی  
سامنے دیکھا ملکٹ گرے سوٹ میں اس کو تھماتے ہوئے دیکھ کر ہاتھ

-----  
"کیسا لگا گفٹ؟"

شاہ زیب نے اسے غور سے گفٹ کو دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا ہے۔"

ہاتھ میں باربی ڈول کو دیکھ کر حیا کو ہنسی بھی ائی او عجیب بھی لگا  
"سوری مجھے پتا نہیں تھا کہ تم اتنی بڑی ہو گئی ہوں اور تمہیں لڑکیوں کے نہیں  
لڑکوں کے شوق ہے۔"

شاہ زیب نے ہنس کر بتایا  
"شاہ زیب بھائی!"

"یار یہ شاہ زیب بھائی کیا لگا رکھا ہے میں تمہارا دوست ہوں تم مجھے زیبی بلایا کرو  
۔"

حیا اس کے کہنے پر دنگ رہ گئی  
"آپ مجھ سے سات سال بڑے ہیں میں آپ کو زیبی کیوں بلاؤ۔"  
"کیوں بھائی سب مجھے زیبی بلاتے ہیں جو مجھ سے چھوٹے بھی ہیں۔"

"وہ بات اور ہے میں آپ سے بہت چھوٹی ہوں۔"

اس نے نظر چراتے ہوئے کہا

"آہ تم لڑکیوں کو بھی ایج کا نامسلہ ہوتا ہے خیر میں کچھ نہیں سنے والا مجھے تم  
نے زیبی ہی کہنا ہے ورنہ میں تم سے بات نہیں کرو گا۔"

شاہ زیب ناراضگی سے کہتے ہوئے مڑا  
"ارے ٹھیک آج سے آپ زیبی اوکے اینڈ تمھینک یو فور دا گفٹ یہ کافی سپیشل  
ہے۔"

حیا شرارت سے مسکرائی

شاہ زیب مڑا اور اس کی بات پہ ہنس پڑا  
"نہیں اوکھی ڈنر کرنے چلتے ہیں پھر میں تمہیں تمہارے مطابق گفٹ دو گا۔"  
"پھر تو آپ کو سپورٹ سینٹر یا گمینگ زون جانا پڑیں گا۔"

حیا نے مسکرا کر کہا

"او میرے خدایا!"

شاہ زیب نے گہرا سانس لیا

رات کے پھر دروازے پہ زور دار دستک ہوئی

ونسیا ڈر کر اٹھی بستر پر دیکھا ڈیوڈ نہیں تھا وہ دوسرے کمرے میں گئی

"او مائی گاڈ کدھر گیا!"



وہ اسے آوازیں دینے لگی اور جگہ جگہ ڈھونڈ رہی تھی پھر یاد آیا وہ ہمیشہ ڈر کر بیڈ

کے نیچے چھپ جاتا ہے

وہ سیدھا اپنے بیڈ کے نیچے جھکی دروازے پہ ابھی تک دستک جارہی تھی لیکن اسے

اس وقت کچھ سنائی نہیں دیں رہا تھا دیکھا وہ وہی بیٹھا ہوا تھا

ونیسا نے اسے پیار سے بلایا

"اجاؤں بے بی نتھنگ گنا ہپین ٹو یو۔"

لیکن وہ دروازے کی دستک کی وجہ سے ڈر رہا تھا

اچانک دستک آنا بند ہو گئی تو وہ فوراً ڈر کر ونیسا کی آغوش میں آگیا

ونیسا نے اس کا ماتھا چومنا اور پیار سے اس کو میٹھے میٹھے الفاظ کانوں میں بولنے لگی

جس سے وہ آرام سے سو جائیں لیکن وہ سو نہیں پا رہا تھا اس کے لیے سب بھولنا

مشکل تھا

حیا نے اس کا بازو زور سے ہٹایا لیکن مکث نے گرفت مضبوط کر لی

لائبہ نے ان دنوں کو دیکھا پھر تمسخر انداز میں حیا کو بولی

"مجھے اسلام کا بتا رہی ہوں کارل تمہیں اس لیے اچھا نہیں لگتا کہ وہ غیر مسلم

ہے اور خود اس بلینیر گورے کے ساتھ روز تمہارا انکاؤنٹر ہوتا ہے اور میں بے

وقوف -----" وہ اتنا کہہ کر چلی گئی

حیا کی آنکھیں جل اٹھی اس نے زخمی نظروں سے مکث کو دیکھا جو لائبرے کو اور آب

اسے دیکھ رہا تھا

"میرا بازو چھوڑوں مکث!"

"پہلے مجھے بتاؤں وہ کیا کہہ کر گئی ہے۔"

"نن اف یور کن سرن!"

حیا نے اس کا بازو پوری کوشش سے ہٹایا اور اندر گئی

"سٹے سی کیا میں آج جلدی لیو لے لو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے!"

"ٹھیک ہے نو براہم آج کافی لڑکیاں کام پر ہے اس لیے جاو۔۔"

وہ اپنا یونی فورم چینج کر کے جیسے ہی شاپ سے نکلی

مکث ابھی تک کھڑا تھا

حیا کا دل کیا اس خوبصورت ترین بندے کا منہ بگاڑ کر رکھ دیں جو اس کو چین کا  
سانس لینے نہیں دیں رہا

وہ اس کو اگنور کر کے جانے لگی کے مکث سامنے آگیا

"میری بات سن لو حیا اس میں تمہارا فائدہ ہے۔"

مکث کی بات نے اس کو سلگا دیا

"میرے یا تمہارے فائدے کی مسٹر مارٹن!"

"دیکھو حیا اس میں ہم دونوں کا فائدہ ہے!"

"شٹ اپ بکو اس بند کرو اپنی!"

اس کی آنکھیں چھلک پڑی

مکث کے دل کو کچھ ہوا اس نے حیا کے انسو کو صاف کرنا چاہے تو حیا نے اس

کا ہاتھ زور سے جھٹکا

"میری جان چھوڑ دو پلیز تمہیں اپنے کسی پیارے کا واسطہ میری زندگی پہلی سے

مصیبت سے بڑھی ہوئی ہے کیوں تنگ کر رہے ہوں مجھے ایک سانس ہی باقی ہے

اسے تو میرے خدا پر وقف کرنے دوں ورنہ۔۔۔۔۔"

"ورنہ کیا حیا؟"

وہ مرنے لگی کے مکث نے اس کا بازو تھام لیا

Haya can I just talk to you for only 20 min

مکث کی آنکھوں میں التجا گئی جو کبھی کسی کے لیے نہیں آئی تھی اس کا دل بے

بس ہو رہا تھا وہ کسی طرح حیا کو حاصل کرنا چاہتا تھا

مکث کی آنکھوں میں التجا گئی جو کبھی کسی کے لیے نہیں آئی تھی اس کا دل بے

بس ہو رہا تھا وہ کسی طرح حیا کو حاصل کرنا چاہتا تھا

"بیس منٹ تو کیا میں بیس سکینڈ تم سے بات نہیں کرنا چاہتی۔"

وہ ہاتھ چڑوا کر تیزی سے بھاگی

مکث اس کے پیچھے آیا

"پلیز حیا میری بات سنو میں تمہیں وان ملین ڈولر دینے کے لیے تیار ہوں ایک

بنگلہ ایک کار جو تم چاہو۔"

حیا نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھوس دیں اور تیزی سے چلنے لگی



وہ سامنے والے بندوں سے دھکے کھا رہی تھی لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا  
اچانک تیزی سے چلنے کے باعث اس پتا نہیں چلا کے اک کار سامنے آرہی ہے  
اور اس کو زور سے مارنے لگی جب دو مضبوط ہاتھوں نے اس زور سے کھینچا  
اور بہت زور سے جھجھوڑا

حیا نے دیکھا وہ مکث تھا جس کا چہرہ لال اور بلیو انکھیں سیاہ ہو گئی تھی  
"تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے کیوں اپنی جان لینے پہ تلی ہوں تمہاری یہ غلط فہمی  
ہے حیا میں تمہاری کسی بھی۔ دھمکی میں نہیں آو گا یا اس طرح کی حرکت سے  
رُک جاؤں گا میں تمہیں کسی طور پہ حاصل کرنا چاہتا ہوں ایک ملین نہیں فائن  
میں تمہیں تین ملین ڈالر دینے کے لیے تیار ہوں۔"  
وہ غرایا

"ہاں بے غیرت جو تم ٹہرے جو تم چاہتے ہوں ایسا نہیں ہوگا کیوں کے یہ  
میرے لیے گناہ ہے میں اس گناہ میں تمہارا ساتھ کبھی نہیں دوں گی۔"  
حیا بھی اسی انداز میں بولی

"اوکے یہ بات ہے تو شادی کرلو میرے سے بعد میں ڈائورس لیے لینا۔"



مکث آب نارمل ہو چکا تھا

حیا کو اپنی قسمت پر ہنسی آرہی تھی اور رونا بھی آ رہا تھا آج اسے اپنی ماں باپ،  
ہارون بھائی بہت یاد آرہے تھے

کاش ازکا ایسا نہ کرتی تو اس طرح کی مصیبت کا سامنہ نہ کرنا پڑتا یا کاش اس  
کے گھر والے اس کا یقین کر لیتے مجھے یہ شہر چھوڑنا پڑیں گا۔

حیا نے دل میں سوچا اور اس دیکھتے ہوئے وہاں سے جانے لگی  
"ایسا سوچنا بھی مت تمہارے گھر کے باہر اگر دس گارڈنا لگا دیں تو میرا نام بھی  
مکملین مارٹن نہیں۔"

وہ جیسے اس کی سوچ پڑھ چکا تھا میں اپنی جان دینے سے نہیں ڈرتی مسٹر مارٹن یہ  
تو تم دیکھ چکے ہو گے۔"

وہ آگ برساتے لہجے میں بولی

"میں تمہیں جان لینے نہیں دو گا اتنا بے بس کردوں گا کہ تم نے مجھ تک آنا  
ہے۔"

"یہ مر کر نہیں ہوگا۔"

وہ چیخ کر بوٹے ہوئے وہاں سے چلی گئی

رومیہ انٹی اس کی بات سن کر بولی

"تم وہ نوکری چھوڑ دو میری ایک دوست ہے اس کی ساس ہے اسے ٹیک کیر کر

لو دراصل کسی رشتہ دار کی شادی ہے ان کو سنبھالنے کے لیے تمہیں روم جانا

پڑیں گا اس کے بعد وہ کسی اور ملک کی بات کر رہی تھی بہر حال تمہاری ملاقات

کروادیتی ہوں میں تم انجوائے بھی کر لو گی۔"

"شکریہ انٹی یو آؤ اگریٹ ہدیپ میں اس وقت صرف مکث مارٹن سے جان چھڑوانا

چاہتی ہوں جو میرے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ گیا ہے۔"

حیا نے پریشانی سے اپنے کنپٹیاں دبائے لگی

"میرا دل تمہا تم لائبہ کی شادی کے لیے رکتی لیکن میں جانتی ہوں بیٹا تمہیں بہت

بڑا لگ رہا ہوگا کے لڑکے نے مزہب نہیں بدلا۔"

"انٹی پلیز آپ مجھے شرمندہ کر رہی ہے میں ایسی نہیں ہوں کنزرویٹو ٹائپ بس میں

ایک عام سئی مسلمان ہوں اور میں نہیں چاہتی کوئی میرے سامنے غلط کام کر رہا

ہوں خاص کر وہ جس سے میں اپنا سمجھوں میرا کام تھا ہو گیا پر پورا نہیں ہوا میں نے صرف زبان کا استعمال کیا کیونکہ آپ کے اور لائے کے بہت احسان تھے پر مجھے اب بھی یہ سب اچھا نہیں لگ رہا آخری دفعہ کہوں گی انٹی آپ اپنی بیٹی کو دلدل سے بچالے کوئی ماں ایسا کیسے کر سکتی ہے ۔

حیا یہ سب کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن جو شخص اسے اچھا لگتا تھا وہ اس کے لیے ایسا ہی کرتی تھی اور روپیہ انٹی تو اس کی فیورٹ تھی

"جانتی ہوں پر اس نے مجھے خودکشی کی دھمکی دی اور میں جانتی ہوں وہ سب کر سکتی ہے رمیض کی اکسیڈنٹ کے بعد میرا دل بہت کمزور ہو گیا ہے میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتی بس دعا کرو اللہ کارل کو ہدایت دیں

"انٹی آپ نے ایک گناہ کو بچا کر اس سے دوسرے گناہ میں دھکیل رہی ہے یہ شادی نہیں زنا ہے

حیا مدہم سا کہہ کر اٹھ پڑی اس کی آنکھیں شدت سے چھلکنے کے لیے بیتاب تھی

وہ ایک بچی کو ان سے مار کھاتے ہوئے دیکھ رہا تھا وہ شدت سے کانپ اٹھا اس کی مصعوم آنکھیں بہتی جارہی تھی سمندر کی طرح وہ اپنی ماں کی ٹانگوں سے لپٹ گیا اور اسے دیکھنے لگا

"مما چلے یہاں سے مجھے ڈر لگا رہا ہے۔"

اس کی ماں اس سے نہیں دیکھ رہی تھی اس نے امیرالڈ کو کٹیل ڈریس پہنا تھا لبوں پر تیز سی لپ سٹک لگائے بلونڈ بالوں کو کرل کیے وہ مسکراتے ہوئے ملنر کو بلاتی ہے

"یہ لو چلوں مجھے پورے دو لاکھ روپے دوں۔"

اولویا نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہوں تمہارا بچہ تو واقعی خوبصورت ہے بالکل تمہاری طرح اولی۔"

میں کیا کہہ رہی ہوں گیو مائی منی۔"

ملنر نے اسے اور پھر غور سے ایک بچے کو دیکھا پھر منہ موڑتے ہوئے بولا

"جیس جلدی سے دو لاکھ کا چیک لاؤ۔"

"ممی چلیے نا یہاں سے۔"



وہ آب بھی روتے ہوئے انھیں کہہ رہا تھا  
وہ دیکھ رہا تھا آب اس بچی کو مار کر گھسیٹ رہے تھے اور وہ چیخے جارہی تھی  
اولویا نے پیسے لیے اور اپنی ٹانگیں چڑھوا کر تیزی سے مڑی  
وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا لیکن ملر پکڑ چکا تھا  
"کدھر جا رہے ہوں بچے تمھاری ماں نے تمہیں بیچ دیا ہے۔"  
"مجھے میری ماما کے پاس جانا ہے چھوڑوں مجھے چھوڑوں۔"  
وہ لڑکی کی دلخراش چیخے سن کر رونے لگا  
ملر نے اسے زور سے زمین پر پٹکھا

وہ آب بھی گھر کے گلی کے اندر داخل ہوئی تھی کے سامنے دو عجیب شکلوں کے  
آدمی کھڑے تھے جو شرابی لگ رہے تھے اور منہ میں سگریٹ ٹھونسے ہوئی تھی  
حیا ان کی بھیانک شکل دیکھ کر ڈر گئی وہ سوچ رہی تھی دوسرے راستے سے چلی  
جائیں جب مڑی تھی کے اور آدمی اس کے پیچھے کھڑا تھا ٹکرائیا  
"ویل ہلیو بیوٹی!"



اس نے اپنے پیلے دانت باہر نکلائے جن سے عجیب سے بدلو سے حیا کے دل  
متلانے لگا

وہ تیزی سے گزرنے لگی

کے اس کے اہنی ہاتھ نے اس کے بازو کو جھکڑا  
"چھوڑو مجھے !!!"

پہیچے سے وہی آدمی سیٹی بجاتے ہوئے عجیب سی آواز نکالتے ہوئے اس کا راستہ  
روکا

حیا کوشش کر کے انہیں ہٹانے لگی

اس کا چہرہ سفید ہو رہا تھا

"مائیکل پہلے تو شروع ہوگا یا میں۔"

اڈورڈ ہنستے ہوئے بولا

"نہیں پہلے میں اس بیوٹی گرل کو شیشے میں اتاروں گا۔"

ہنری اٹک اٹک کر بوٹے ہوئے حیا کو زور سے کھینچا

"چھوڑ مجھے اللہ مجھے بچا لے اللہ تو رحمان ہے تو میرے ساتھ ایسے نہیں کر سکتا  
تجھے پیارے حبیب کے صدقے تو میری حفاظت کر۔"

وہ چیخ چیخ کر اللہ سے فریاد کر رہی تھی

اس نے حیا کا کوٹ کھینچ کر اتار پھینکا حیا نے تیزی سے اس کے پیٹ پہ لات  
ماری اور بھاگنے لگی ساتھ میں آئیتہ الکرسی کے ساتھ بلند آواز میں ایک ہی لفظ  
دہرا رہی تھی اللہ اکبر اللہ اکبر جب ایک

بلکل قریب ہو گیا اس نے اپنا بیگ اس کے منہ پر زور سے مارا اور بھاگنے لگی کے  
اس کا پیر مڑا وہ نیچے گر پڑی وہ اٹھنے لگی کے ان میں سے نے اس کے بال زور  
سے پکڑے اور کھینچ کر مڑا وہی تھا جس سے حیا بھاگی تھی

اس نے حیا کو زور دار تمپڑ مارا اور اس کے پیٹ پر زوردار لات ماری جس سے حیا  
کو لگا اس کی انتھے باہر آجائیں گی اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا  
اپنے ویل پاور پر اس نے ہٹانا چاہا

لیکن اس نے حیا کو جھکڑ کر جھکا ہی تھا کسی کا بھاری ہاتھ اس کی پیچھے سے  
زور سے پڑا

وہ گالی دیتے مڑا

مکث نے غصے سے اس کے منہ پر گھونسنہ دیا کے وہ بندہ گڑ پڑا وہ اب اس پر  
لاتوں گھونسوں کی بارش کرچکا تھا اور ساتھ میں گالیاں دیں رہا تھا

How dare you touch her you rascal I'll cut you  
in pieces

مکث کا چہرہ غصے کی شدت سے لال ہو گیا تھا اور وہ مارتے ہوئے کسی طور بھی  
نہیں رُک رہا تھا حیا نے ڈر کر ادھر دیکھا تو دھک سے رہ گئی پیچھے دو ہٹے کئے گارڈ  
ان دنوں کا قیمہ بنا چکے تھے

ایک دم پولیس سائرن کی آواز آئی رائن بھی ساتھ آیا مکث نے اس کا چہرہ شدید  
ترین زخمی کر دیا تھا اس کی سانس مارتے ہوئے پھول گئی تھی  
وہ اب اس کے جبرے پکر کر غرایا

"تمہیں آج تیزاب نا پلادیا جائیں یا تمہاری بوٹی کتوں کو کھلا دیں جائیں۔"

اس کے چہرے پر درندہ نمودار ہو گیا تھا جو کسی طور بھی ان کو چھوڑنے والا نہیں  
تھا

"معاف کر دیں۔"

وہ ہاتھ جوڑ کر بولا اس کا سارا نشہ مکث کی مار سے اتر گیا  
مکث نے چیختے ہوئے اس کو زودار ٹھوکر پیٹ پہ ماری

She's mine and if somebody touches her

or see with filthy eyes I'll rip his head

(وہ میری ہے اور اگر کسی نے اس کو ہاتھ لگایا یا گندی نظروں سے دیکھا تو میں  
اس کا سر کاٹ دوں گا)

وہ بلند آواز میں ان تینوں کو آگ برسائی نظروں سے دیکھ رہا تھا  
حیاء کے مارے گرنے لگی سر بھی شدت سے چکرا رہا تھا رائن نے اسے پکرا اور  
اپنا جیکٹ اسے دی

"حیاء ریلکس اریو اوکے!"

مکث افسر کو بولا

I want them to be beaten badly just whipped  
them so they will never able to do this with any  
girl

(کوڑے مار کر ان کو ہوش دلاؤ تاکہ یہ کسی لڑکی کے ساتھ ایسی حرکت نہ کریں )  
ملکٹ نے آفسر کو انھیں لیکر جانے کی بات کی اور فورن مرٹا اور تیزی سے آیا  
"چھوڑو اسے !! " اس نے رائن کو بے حد غصے سے حیا سے کھینچا اور جیکٹ  
رائن کو پکرائی

ملکٹ سٹاپ اٹ میں رائن ہوں !"

رائن نے شکوہ انداز میں ملکٹ کا جنونی انداز دیکھا

"جانتا ہوں تو رائن ہے بٹ ڈونٹ یو ڈیرٹج ہر شی از مائن !"

لجے میں ٹھونس کے ساتھ ملکیت ، تیش کیا کیا نہیں تھا ملکٹ اتنا پوزیسو تھا حیا  
کے لیے وہ اسے آج پتا چل رہا تھا

حیا کو اس وقت اتنا ڈر تھا کہ وہ ملکٹ کے حصار سے بھی نہیں ہٹی تھی اس کی  
عزت بچانے کے لیے کون آیا تھا جو اس کی غزت کی نیلامی کر رہا تھا جو اسے ایک



دن کے لیے حاصل کرنا چاہتا تھا اور آج اسے ایک مشرقی پروٹکٹیو مرد لگا جو اپنی  
بیوی کے لیے پاگل تھا

baby girl are you okay

مکث نے بے حد پیار سے اس کے بالوں کو سائیڈ پہ کرتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھا  
جو خون ٹپکنے کے ساتھ نیلوں نیل پڑے ہوئے تھے مکث نے اپنی جیکٹ اتار کر  
اس کو پہنائی اور رومال پوکٹ سے نکال کر اس کے چہرے سے خون صاف کرتے  
ہوئے پوچھا

حیا کو نہ آج اس پہ غصہ آ رہا تھا نہ آج اس کی قربت محسوس ہو رہی تھی زبان پہ  
جیسے تالے لگ گئے تھے دل ہر احساس سے عاری تھا بس وہ اس وقت مکث  
کے مضبوط حصار پہ خود کو سیف محسوس کر رہی تھی اس کے حواس جیسے غائب  
ہو گئے تھے اس لیے وہ مکث سے نہیں الگ ہوئی تھی  
"میں اسے گھر لے کر جا رہا ہوں تم ریا کو بلوا لو۔"

وہ اس سے باہوں میں اٹھا چکا تھا کیونکہ حیا ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی تھی  
رائن نے سر ہلایا

وہ اسے کار میں بٹھا کر تیزی سے کار چلانے لگا

شاہ زیب کی آج واپسی تھی حیا کا منہ سو جا ہوا تھا  
اس دو ہفتوں میں اس نے شاہ زیب کے ساتھ بہت انجوائے کیا تھا دھیرے  
دھیرے اس شاہ زیب سے محبت ہو گئی جو اس کا گہرا دوست بن گیا تھا جو بہت  
کیرنگ تھا اور جب اس نے بتایا وہ واپس جا رہا ہے  
حیا رو پڑی

"ارے ارے حیا اس میں رونے کی کیا بات ہے میری جاب شروع ہونے جا رہی  
مجھے واپس تو جانا پڑیں گا۔"

"پر آپ یہاں بھی تو نوکری کر سکتے ہیں

حیا نے تجاویز پیش کی

"ایڈیٹیا تو اچھا ہے پر مجھے سلیری وہاں زیادہ اچھی مل رہی ہے ساتھ میں نیو کار آب

تم نہیں چاہتی میں ترقی کرو۔"

حیا نے اپنے آنسو صاف کیے

"ٹھیک جائیں آپ ترقی کریں۔"

وہ نم لہجے میں اس سے خفگی سے بولی

"یار میں ایسے نہیں جاؤ گا تمہیں پتا ہے میں تمہیں ناراض کر کے نہیں جاسکتا یہ

خوبصورت سی شکوہ کرتی انکھیں مجھے بہت ڈسڑپ کریں گی۔"

حیا کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا

"اچھا ٹھیک ہے میں نہیں جاتا خوش!"

شاہ زیب نے اس کی خاموشی کو محسوس کرتے ہوئے کہا

"نہیں نہیں آپ جائے!"

"پھر تم ناراض ہو جاؤں گی!"

شاہ زیب اس کے فوراً مان جانے پہ حیران ہوا پھر اسے تنگ کرتے ہوئے کہا

"نہیں واقعی میں آپ جائیں میں بالکل بھی ناراض نہیں ہوں گی

۔"حیا نے زور دیتے ہوئے کہا

"خوشی سے بھج رہی ہوں۔"

اس نے پوچھا

بلکل آپ جائیں میری دعا ہے آپ ترقی کریں زیبی!"

"تھینک یو حیا تم بہت اچھی ہوں فکر نہ کرو ایک دفعہ جاب سے سیٹل ہو جاؤں

پھر ضرور پاکستان آؤ گا۔

اس نے حیا کا ہاتھ تھپکا

"آپ اے گے نا؟"

حیا اُمید بھری نظروں سے دیکھا

"افکورس میرے فرینڈ یہاں پہ ہے کیوں نا آؤ!"

اور وہ چلا گیا

حیا بہت بدل گئی تھی

آب وہ مشرقی کپڑے زیادہ پہنے لگی تھی گھر کے کاموں میں زیادہ حصہ لینے لگی

تھی نماز قرآن کی پابندی کرنے لگی تھی بابا کی دوائی کا بارون کے کمرے اور

کپڑوں کی زمہ داری گاڑنگ کرنا سب کو اس کی تبدیلی کافی حیران کن لیکن اچھی

لگی تھی امی تو نحال ہو گئی اور شکر کیا کہ یہ بڑی بیٹی پر نہیں گی جو بہت ضدی

اور بدتمیز تھی وہ آب امی کی زیادہ قریب ہوتی جارہی تھی اور اس کے دل کے  
سارے راز امی پر کھلتے جارہے تھے

وہ آب اس بچے کو گرا کر اسے مارنے لگا  
وہ جتنا زور سے چیخ رہا تھا اتنی زور سے وہ اس مارنے لگا وہ اب سگریٹ کے نشان  
اس کے نازک سے جسم پر لگا رہا تھا اس وقت نہ اس کے دل میں رحم تھا ناں ہی  
کوئی خوف وہ ایسا ہی تھا بے رحم اور سفاک  
وہ چیختے ہوئے فوراً اٹھا  
"نہیں مجھے مت مارو امی مجھے چھوڑ کر نا جائیں می پلیز می ڈونٹ لیو آئی ایم  
ال لون!"

ونیسا نے اس کے جھٹکے کھاتیں ہوئے وجود کو باہوں میں بھرا  
"شش ڈونٹ کرائی لٹل بوئی اس می!"

"می ڈونٹ لیو می۔" اس نے انسو سے بھری آنکھوں سے انہیں دیکھا



ونسیا نے کرب سے اس پیارے سے بچے کو دیکھا اور اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اس کا ماتھا چومنے لگی

ممتا کی شدت محسوس کرتے ہوئے ناجانے کیوں وہ پُر سکون ہو گیا وہ ونسیا کی باہوں میں خود کو محفوظ محسوس کر رہا تھا اچانک اس پر گنودگی تاری ہو گئی اور وہ انکھیں موند چکا تھا

ونسیا ابھی تک اس کے بال سہلا رہی تھی

حیا کی انکھ کھلی خود کو ایک بہت ہی شاندار کمرے میں پایا وہ آب ارد گرد کا جائزہ لینے لگی بلیک اینڈ وائٹ امتزاج کا کمرہ شیشے کی طرح چمک رہا تھا چیزیں زیادہ نہیں تھیں لیکن کمرہ لگ بہت زبردست رہا تھا بلیک جہازی سائز وکٹورین بیڈ سامنے ہوم تھئیٹر ٹی وی ایک طرف بڑی سے کھڑکی پر بلیک کرٹن جو ساڈ پہ ہوئے صبح کی کرن دکھا رہے تھے اس کے نیچے وائٹ کلر کا کے اوپر سٹائیش سا بلیک ولویٹ کا کپڑا پڑا ہوا تھا پھر chaise lounge

سامنے دیکھا تو دنگ رہ گئی اس کی شکل کی پینٹنگ بنی ہوئی تھی جس میں وہ  
وکتورین فراک پہنے اسکریم ڈال رہی تھی ہر جگہ میں پرفیکشن تھی کہی کہی نہیں  
تھی بلکل کہی بھی ڈفیکٹ نہیں تھا اتنی خوبصورت وہ بھی اپنی پینٹنگ دیکھ کر حیا  
کو جھٹکا لگا پھر اس نے دیکھا وہ کہاں ہے وہ بستر سے اُتری اس کی جسم سے  
ٹھیس اُٹھ رہی تھیں اور چکر بھی آرہے تھے شاہد نیند کی انجکشن کا ابھی اثر تھا  
دروازے پہ دستک ہوئی

حیا نے یس کہا  
مکث جم کے کپڑوں میں گیلے بال وہ بھی پرفیکٹ پرلے ہونے کے باوجود حیا  
بتا سکتی تھی وہ جم سے آیا ہے  
"گڈ مارنگ تم ٹھیک ہوں!"

حیا صرف اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی پھر سر اثبات میں ہلایا  
"تم فریش ہو جاؤ پھر ناشتے کے لیے آجانا وہ سامنے تمہارے کپڑے پڑیں ہیں۔"  
وہ اتنا کہہ کر چلا گیا

"میں یہاں کیا کر رہی ہوں ایک غیر مسلم مرد کے گھر میں وہ بھی جو میرے وجود کو حاصل کرنا چاہتا ہے جس سے مجھے شدید ترین نفرت ہے لیکن اگر وہ اس وقت یہاں نہ آتا تو تم لٹ جاتی پلید ہو جاتی حیا یہ تمہاری غزت کا رکھ والا ہے۔"

دل نے مکث کے لیے سو فٹ کارنر رکھنے کے لیے کہا پر دماغ کہہ رہا تھا ہر ایک بندے کو مطلب ہوتا وہ کوئی کام ایسا نہیں کرتا جس میں اس کا فائدہ نہ ہوں

وہ ان دنوں کی جنگ سے پھیچا چھڑوا کر اس وقت فریش ہونا چاہتی پھر سوچے گی کے Charles and Keith اس نے دیکھا ایک چھوٹے سے صوفے پہ کی مشہور برانڈ کی کلوننگ بیگ پڑیں تھے حیا نے سوچا اس Zara ساتھ ساتھ کی حرام کی کمائی کا بالکل بھی نہ پہنے لیکن اپنے خون الود کپڑوں سے بھی جان چھڑوانا تھا اور کہی اس نے گوریوں کی طرح بے ہودا کپڑے نہ لیے ہوں اپنی سوچوں کو جھٹک کر اس نے بیگ سے دیکھا بلیک جینز کے ساتھ گرین کلر کا لونگ اور کھلا جمبر دوسرے بیگ میں دیکھا گرین کلر کے سائٹش پمپس ان تینوں

چیزوں کو دیکھ کر حیا مکث کی چوائس کو سہرائے بغیر نہ رہ سکی اور اس کی اس  
ٹائپ کے کپڑوں کو دیکھ کر حیا نے شکر کا سانس لیا  
وہ واش روم میں داخل ہوئی وہ دیکھ کر دنگ رہ گئی اتنا بڑا باتھ روم اس نے کبھی  
زندگی میں نہیں دیکھا

وائٹ چمک دار چکوزی (باتھ ٹب) کے ساتھ ونیٹی کورنر ٹاول سٹینڈ ہر چیز بے حد  
چمکدار تھی یہ شخص کچھ ضرورت سے زیادہ ہی صاف ستھرا تھا  
شاہر لے کر وہ جوہی تیار ہو کر نکلی اس نے دیکھا مکث سب کچھ ٹھیک کر رہا تھا نئی  
بیڈ شیٹ نکال کر اس نے پرانی باسکٹ میں رکھی اور وہ بہت تیزی سے اور بہت  
نفاست سے کام کر رہا تھا کہی سی تکیہ ٹیرا ہوا اسے ٹھیک کرنے لگا اس نے حیا  
کو مسکراتے ہوئے دیکھا

حیا نے اس کے دیکھنے پر منہ ادھر کر لیا  
"تم جاؤں میں زرا روم کو ٹھیک کر کے واش روم صاف کر لو۔"

"میں کر چکی ہوں!"

حیا نے آہستہ سے کہا



"اُئی نو تم کر چکی ہوں پر مجھے تسلی نہیں ہوتی جب کوئی بھی کام میرے ہاتھ

سے نہ ہوا ہوں!"

ملکث نے مسکراتے ہوئے کہا

"تمہارے گھر میں میڈ نہیں ہے۔" اتنے امیر ترین شخص کو ڈومیسٹک کام کرتیں

ہوئے دیکھ کر اسے عجیب لگا

"میرے گھر میں کوئی میڈ نہیں ہے سارے کام میں کرتا ہوں جاو آب ناشتہ کرلو

۔"

وہ کمرے کو ہر طرف سے دیکھتے ہوئے واش روم کے ائی ٹمز کلوزٹ کے نیچے سے

نکالے لگا

حیا کو جھٹکا لگا

"کک کیا مطلب تم یہ پورا پنٹ ہاوس صاف کرتے ہوں

!"ملکث مر!

"ہاں تو!"

"مطلب گھر کے سارے کام تم کرتے ہوں؟"



حیا کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی وہ اس وقت بھول گئی تھی نفرت ، غیر مسلم  
کے گھر پہ ہونا اور اس نے فوراً یہاں سے نکلنا تھا  
"اف کورس حیا!"

مکث نے اس کی سوچ پڑھتے ہوئے مسکرایا  
اور واش روم میں گھس گیا  
حیا کو ابھی تک حیرانی تھی یہ اتنا بڑا پنٹ ہاوس کو اتنا چمکدار ایک آدمی نے ایک  
بلیئر آدمی نے رکھا ہے کے وہ سارے کام خود کرتا کے جبکہ وہ لوکروں کی فوج رکھ  
سکتا ہے اسے سارے کام کرنے کی کیا ضرورت ہے اس کی اتنی صفائی اور  
نفاست دیکھ کر حیا کو نا جانے کیوں اچھا لگا وہ کمرے سے باہر نکلی وہ کچن پہ ائی  
اور دیکھ کر حیران ہو گئی ناشتے کی ٹیبل سچی ہوئی تھی ہر چیز طریقے سے پڑی ہوئی  
تھی وہ بہت سگھر معلوم ہو رہا تھا

حیا نے کھانے کا سوچنے لگی پھر اس نے اپنی پلیٹ اور چمچ کے ساتھ گلاس  
اٹھایا

اور سنک میں لا کر انہیں دھونے لگی ساتھ میں بسمہ اللہ پڑھ رہی تھی

"کیا کر رہی ہوں پلیٹس میں دھو چکا تھا!"

مکث کی آواز پر وہ مڑی اس نے چارکول کلر کا سوٹ پہنا تھا ڈراک شیو مزید بڑھی ہوئی تھی وہ شاہد شیو نہیں کرتا تھا حیا نے سوچا وہ اس کو حیرت سے دیکھ رہا تھا

"میں ایسے پلیٹ استعمال نہیں کر سکتی!"

حیا مدہم سا بولی

"کوئی براہم ہے اس پلیٹ میں دوسری نکال دو۔"

وہ اس کے پاس آیا

حیا نے نفی میں سر ہلایا

اور ادھر اگئی اس نے کچھ سوچتے ہوئے صرف جوس کا گلاس کو پہلے چیک کیا پھر اسے ڈال کر اس نے واٹرملن ڈالا اور کھانے لگی

مکث اس کے پاس آیا

وہ غور سے حیا کو دیکھ رہا تھا

اس الجھن ہو رہی تھی کیونکہ حیا نے پلیٹ کو صبح جگہ پہ نہیں رکھا تھا اور کانٹے اور چچ کو ادھر ادھر دیکھ کر اس سے پریشانی ہو رہی تھی

حیا نے اس نہ کھاتے ہوئے دیکھا لیکن بولی کچھ نہیں وہ بس جانا چاہتی تھی یہاں  
سے وہ آب ارد گرد دیکھا تو شرم سے چہرہ جکھا لیا وہ آب ایک دم اٹھ پڑی  
مکث جو اس کو اگنور کر کے کھانے لگا ایک دم اسے اٹھتے ہوئے بولا  
"کیا ہوا؟"

"میں چلتی ہوں!"

مکث کے چہرے پہ اچناک سختی نمودار ہو گئی  
"سوری تم کی نہیں جارہی۔"

حیا کو بھی آب غصہ چڑھا

"واٹ ڈیو مین میں نہیں جاسکتی میں یہاں نہیں رہ سکتی حیا کو سب سے زیادہ ان  
پیننگز کو دیکھ کر غصہ آ رہا تھا۔"

"کیا مسئلہ ہے حیا میں نے کہا تھا میں تم سے کسی بھی حال میں دستبردار نہیں  
وہ میری برداشت سے باہر that was too much ہو سکتا اور کل جو ہوا  
تھا

مکث کا لہجہ تیش سے بڑھ گیا اور اس واقعے کا سوچتے ہوئے اس کی رگے تن گئی

تمہیں کیا تکلیف تھی ہونے دیتے سب کچھ بلکہ نہیں سارا گیم ہی تمہارا ہوگا تم  
نے ہی انہیں کہا ہوگا وہ یہ سب کریں تاکہ تم مجھے حاصل کر سکو یہی تمہارا  
پلین تھا ہے نا۔"

ShutUp just Shut your mouth if you say  
another word I wont spare you Haya

(منہ بند رکھوں اپنا اگر ایک لفظ بھی کہا حیا میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں)

مکث نے بے حد غصے سے ٹیبل پہ ہاتھ مارا کہ حیا ڈر کر پیچھے ہوئی

وہ مکث کو دیکھے جا رہی تھی جو اپنا غصہ کنٹرول کر رہا تھا

I am sorry so sorry but I'll wont let you to leave

because your mine understand

مکث نے ٹھوس جما کر کہا اور ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے چیزوں کو ٹھیک کر

کے کھانے لگا حیا بولی "میں تمہاری نہیں ہوں سمجھے تم ایک غیر مسلم ہوں اور

میں ایک مسلمان بہت شکریہ تم نے میری غزت بچائی اس کی میں تمہاری احسان

مند رہوں گی لیکن میں یہاں نہیں رہ سکتی یہ گناہ ہے مکث کل اور آج میری



مجبوری تھی کیوں کے میرا زہن نہیں کام کر رہا تھا وجہ میں اموشنیلی اور فزکیلی  
سٹیل نہیں تھی

مجھے اس جگہ سے بھی وحشت ہو رہی ہے۔ "حیا آخری جملہ کہتے ہوئے بڑبڑائی  
ملکٹ نے چونک کر پھر سامنے پینٹنگز کو دیکھا پھر جیسے گہرا سانس لے کر سمجھ چکا  
تھا وہ لڑکی اس کے لیے ایک کھلی کتاب کی طرح ہے جس سے وہ آسانی سے  
سمجھ سکتا تھا اس کی دماغ یا دل کیا سوچ رہا وہ فورن سمجھ جاتا تھا لیکن کچھ  
معاملے میں وہ ایک مسڑی کی طرح جس سے سلو کرنا بہت مشکل ہوتا تھا ملکٹ  
فورن اٹھا اور ان پینٹنگز کو ایک ایک کر کے اتاری وہ تقریباً ایک ایک ملین کی  
پینٹنگز تھی اور وہ اب انہیں باہر کی بڑی ڈسٹ بین میں پھینک رہا تھا صرف اس  
لڑکی کے لیے جس کے لیے وہ بہت پوزیسو ہے جس کو وہ اپنی ملکیت سمجھنے لگا تھا  
یا شاہد جو اس سے شدید ترین پیار کرنے لگا تھا اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ کسی مرد  
نے اسے چھوا نہیں ہے وہ بالکل پاک لڑکی ہے ورنہ اس عمر میں لڑکیوں کے کتنے  
باؤئی فرینڈ ہوتے ہیں واقعی میں وہ اس وقت اس مزہب کو سلیوٹ کر رہا تھا جس  
نے ہر لیب سے دور رکھا ملکٹ کو اپنی انڈیل مل گئی اس کا زہن کہی سے بھی



لیڈی کلر والا کام نہیں کر رہا تھا بلکہ کچھ سوچوں میں وہ مشرقی لگتا تھا خاص کر

کے لیے The one اپنی

حیا نے اسے حیرانگی سے دیکھا اور پھر جھٹکا لگا یہ شخص واقعی منٹیل ہے میرے  
کنے پر وہ چھپا سکتا تھا جب تک کھڑی ہوں لیکن اس نے اتنی مہنگی ترین پینٹنگز

پھینک دی چلو اچھا ہے ٹھیک کیا اللہ مکث کو ہدایت دیں

دل میں انجانی خوشی کے ساتھ دعا نکلی تو حیا ایک دم دھک سے رہ گئی نو ایسا

نہیں ہو سکتا

وہ خیالوں میں ہی رہتا اچانک اٹھ پڑتا اور واش روم میں گھس کر نہانے لگ جاتا  
پورے دن میں وہ آج پانچویں دفعہ نہا رہا تھا اپنے کپڑوں کی سلوٹوں کو بار بار ٹھیک  
کر رہا تھا پھر آرام سے بیٹھ جاتا اچانک اس نے دیکھا ٹیبل پر کیچپ کا سپاٹ پڑا ہوا  
ہے وہ اٹھا اور کچن میں گھس پڑا اور انہیں صاف کر کے پھر اسی گندے کپڑے

کو تقریباً تین دفعہ دھویا پھر اس نے دیکھا فریج تھوڑا چکنا ہے چار میلے برتن پڑیں تھے

اس الجھن ہونے لگی وہ اٹھا اور اپرین پہنے انہیں صاف کرنے لگا  
ونسیا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی  
"مکشی مکشی کدھر ہوں!"

اس نے دیکھا مکش کچن میں لگا ہوا ہے  
وہ حیران رہ گئی وہ آج تیسرے دن مکش کو صفائی کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی  
"مکش میں نے منع کیا تھا نہ کے کوئی کام نہیں کرنا۔"  
ونسیا نے اس سے اپرین اتروایا اور اس اٹھا کر صوفے پہ بٹھایا  
مکش پھر سے بیٹھ کر اپنے کپڑوں کو ٹھیک کیا  
پھر انہیں دیکھتے ہوئے بولا  
"ممی پور ہسبند؟"

ونسیا چونکی آج پورے پندرہ دن بعد مکش نے کچھ بولا تھا اور وہ بھی ڈیوڈ کے بارے  
میں

ونسیا کے انکھیں نم ہو گئی

"ڈوید نے مجھے چھوڑ دیا اور وہ میرا ہسبنڈ نہیں تھا بوئی فرینڈ تھا۔"

مکث کو ونسیا کے انسو برداشت نہ ہوئے اس نے ٹیشو باکس ونسیا کو پکرایا

ونسیا نے مسکراتے ہوئے اور نم انکھوں سے اسے بھینچ لیا

"ممی میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا آپ بھی مجھے نہیں چھوڑیں گی۔"

ونسیا کا دل پھسچ گیا

"کبھی نہیں۔"

وہ آب ان سے الگ ہو کر اٹھا

"کہاں جا رہے ہوں؟"

"شاہر لینے۔۔"

وہ کچھ بولے لگی کے ایک دم سوچتے ہوئے کہا

"مکثی آج دن میں کتنی دفعہ نہائے ہوں؟"

"پانچ دفعہ!"

وہ یہ کہہ کر چلا گیا

اور ونیسا کا منہ کھل گیا وہ یقین نہیں کر سکتی تھی مکث کو اس واقعے نے  
کا شکار کر دیا (OCD (obsessive compulsive disorder  
ہے

"او مائی گاڈ اس کی عادت چھڑوانی پڑی گی ورنہ اس نے تو سائکو کیس ہو جانا ہے  
"

"زبیبی میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"  
حیا آج اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی  
شاہ زیب جو ٹی وی دیکھ رہا تھا اس سے دیکھتے ہوئے بولا  
"کہوں کیا کہنا ہے؟"

لجے میں سرد مہری نے حیا کو دکھ پہنچایا  
"تم کیوں کر رہے ہوں ایسا؟"  
حیا مضبوط لجے کے باوجود تھکے ہوئے بولی

"کیا کر رہا ہوں میں؟"

شاہ زیب نے ابرو اچکائے

"میں آپ کی دوست تھی ہم نے بہت اچھا ٹائم سپنڈ کیا تھا آپ کیوں بھول

رہے میرے ساتھ ایسا بھویر کیوں کر رہے ہیں۔"

Because you deserve this behaviour

شاہ زیب کے لہجے میں کاٹ تھی

حیا کو جھٹکا لگا

Can you tell me behind the reason of you acting

harsh with me

حیا کا لہجہ بھی ہر احساس سے عاری تھا

شاہ زیب نے اسے کچھ نہیں کہا البتہ چہرے پر سختی

بڑھی ہوئی تھی

And on more thing just tell me why on earth do

you prefer azka over me



"سٹاپ اٹ حیا اور ازکا تم سے ہزار گنا بہتر ہے!"  
حیا کا منہ کھل گیا وہ ایک بدکردار لڑکی بے شک اس کی بہن ہوں لیکن اس کے  
کمپیر کرنے پر حیا کا خون کھول اٹھا  
"فائن مبارک ہوں آپ کو پردہ باکردار ازکا حیات!"  
وہ کاٹ دار لہجے میں کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

حیا نے اسے اتے ہوئے دیکھا جو اپنے ہاتھ جھڑنا ہوا آ رہا تھا اور اپنے کپڑوں کے  
سلوٹوں کو ٹھیک کر رہا تھا  
بالوں کو سیٹ کیا  
حیا کو اپنی فیلنگز کی سمجھ نہیں آرہی تھی لیکن خود کو جھٹکتے ہوئے بولی  
"میں آب چلتی ہوں!"

مکث نے اسے دیکھا  
"حیا میں تمہیں کتنی دفعہ بتاؤ مجھے اپنی بات دہرانا نہیں پسند تم پنٹ ہاؤس کے  
باہر ایک قدم نہیں رکھوں گی۔"

ملک کے ماتھے پر بل پڑ گئے

"میں یہاں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی تم سمجھتے کیوں نہیں ہوں!"

حیا نے تھکے ہوئے انداز میں اس مشکل ترین بندے کو اپنی بات کنوینس کرنا

چاہی

"ٹھیک ہے میں رائن کے گھر چلا جاؤں گا لیکن تم اب یہاں ہی رہو گی سمجھی

اپنا سامان سیٹ آپ کرلو!"

حیا کو اس بات نے مزید تپا دیا

"میں تمہاری زر خرید غلام نہیں ہوں ملک اور نہ ہی میں کوئی کال گرل ہوں جو میں

یہاں رہوں گی۔"

وہ پھنکاری

ملک نے اس کے بازوؤں زور سے پکڑیں اور اپنا چہرے کے قریب کرتے ہوئے بولا

"حیا مجھے مجبور نہ کرو میں تم سے بارش ہو جاؤں میں تمہیں تکلیف دینے کا سوچ

بھی نہیں سکتا میری ریکوسٹیٹ ہے تم یہ ہو کر جیسے لفظ اپنے اوپر نہیں استعمال

کرو گی تمہیں یہاں پر رہنا پڑیں گا اس فور اون گڈ میں تمہیں اس گندے علاقے

میں دوبارہ بھیجنے کی ہمت نہیں کر سکتا اپنی عزت کا ضرور سوچوں کیونکہ تمہارے

لیے سب سے قیمتی شے وہ ہی ہے میں درست کہہ رہو نا؟"

حیا اس کی خوبصورت ایڑش اکسنٹ میں کھو گئی تھی وہ اتنا اچھا بولتا تھا لگتا ہی

نہیں تھا کہ وہ پلے بوئی کر سچن مکث ہے

مکث نے اس کی خاموشی کو ہاں محسوس کر کے مسکرا اٹھا اور کنٹرول کرنے کے

باجود اس کی پیشانی کو چوم کر کے چلا گیا

حیا کو ہوش آیا اور اس کی اس جسارت پر تیش آیا وہ غصے سے پیچھے لپکی تھی لیکن

مکث لکڑ کر کے چلا گیا تھا

"چھوڑوں گی نہیں میں تمہیں تمہاری اس پرفیکشن دنیا کو خراب کر دو گی وہ غصے

سے بار کئی طرف بڑھی اور اس کی سب سے مہنگی ترین شراب کو ڈسٹ بن میں

پھینکا

پھر اس نے سوچا جو اپنی ملین کی پینٹنگز اس کی خاطر پھینک سکتا ہے اسے

شراب کا کیا فرق پڑیں گا لیکن جب تک وہ یہاں ہے ایسی چیزیں وہ برداشت

نہیں کر سکتی تھی اس نے پھینکی پھر اسے یاد آیا اچانک دروازہ دوبارہ کھولا گیا مکث  
دوبارہ داخل ہوا

حیا کو دوبارہ پارہ چڑھ گیا

وہ اس کو مارنے کے لیے لپکی کے مکث نے اسے روکا

"ابھی نہیں حیا!" وہ تیزی سے کہتا ہوا

جلدی سے کوٹ اتار کر پھینکا

پھینکنے میں بھی کتنا سلیقہ تھا

وہ برتن اٹھا کر کچن میں آیا اور ایپرن پہن کر انہیں دھونے لگا

حیا کو جھٹکا لگا وہ اپنا غصہ بھول کر اسے دیکھنے لگی

"میں بھی دھو سکتی تھی!"

حیا کے منہ سے نجانے کیوں نکلا اور اپنا نارمل رویہ وہ بھی مکث سے جھنجھلاٹ میں

مبطلہ کر رہا تھا

"سوری مجھے الجھن ہوتی ہے!"

مکث نے جلدی سے دھو کر انہیں ڈرائی کیا اور پھر ہاتھ صاف کیے



ہے! "حیا نے کہا OCD" تمہیں

"واٹ

آب وہ مشرقی کپڑے زیادہ پہنے لگی تھی گھر کے کاموں میں زیادہ حصہ لینے لگی  
تھی نماز قرآن کی پابندی کرنے لگی تھی بابا کی دوائی کا ہارون کے کمرے اور  
کپڑوں کی ذمہ داری گاڑنگ کرنا سب کو اس کی تبدیلی کافی حیران کن لیکن اچھی  
لگی تھی امی تو نحال ہو گئی اور شکر کیا کہ یہ بڑی بیٹی پر نہیں گی جو بہت ضدی  
اور بدتمیز تھی وہ آب امی کی زیادہ قریب ہوتی جا رہی تھی اور اس کے دل کے  
سارے راز امی پر کھلتے جا رہے تھے

وہ آب اس بچے کو گرا کر اسے مارنے لگا  
وہ جتنا زور سے چیخ رہا تھا اتنی زور سے وہ اس مارنے لگا وہ اب سگریٹ کے نشان  
اس کے نازک سے جسم پر لگا رہا تھا اس وقت نہ اس کے دل میں رحم تھا ناں ہی  
کوئی خوف وہ ایسا ہی تھا بے رحم اور سفاک  
وہ چیختے ہوئے فوراً اٹھا



"نہیں مجھے مت مارو امی مجھے چھوڑ کر نا جائیں می پلیز می ڈونٹ لیو آئی ایم  
ال لون!"

ونسیا نے اس کے جھٹکے کھاتیں ہوئے وجود کو باہوں میں بھرا

"شش ڈونٹ کرائی لٹل بوئی اس می!"

"می ڈونٹ لیو می۔" اس نے انسو سے بھری انکھوں سے انہیں دیکھا

ونسیا نے کرب سے اس پیارے سے بچے کو دیکھا اور اس کے بالوں کو سہلاتے  
ہوئے اس کا ماتھا چومنے لگی

ممتا کی شدت محسوس کرتے ہوئے ناجانے کیوں وہ پُرسکون ہو گیا وہ ونسیا کی  
باہوں میں خود کو محفوظ محسوس کر رہا تھا اچانک اس پر گنودگی تاری ہو گئی اور وہ  
انکھیں موند چکا تھا

ونسیا ابھی تک اس کے بال سہلا رہی تھی

حیا کی انکھ کھلی خود کو ایک بہت ہی شاندار کمرے میں پایا

وہ آب اردگرد کا جائزہ لینے لگی بلیک اینڈ وائٹ امتزاج کا کمرہ شیشے کی طرح چمک رہا تھا چیزیں زیادہ نہیں تھیں لیکن کمرہ لگ بہت زبردست رہا تھا بلیک جہازی سائز وکٹورین بیڈ سامنے ہوم تھیٹر ٹلیپ ٹی وی ایک طرف بڑی سے کھڑکی پر بلیک کرٹن جو سائڈ پہ ہوئے صبح کی کرن دکھا رہے تھے اس کے نیچے وائٹ کلر کا کے اوپر سٹائیش سا بلیک ولویٹ کا کپڑا پڑا ہوا تھا پھر chaise lounge سامنے دیکھا تو دنگ رہ گئی اس کی شکل کی پینٹنگ بنی ہوئی تھی جس میں وہ وکٹورین فراک پہنے اسکریم ڈال رہی تھی ہر جگہ میں پرفیکشن تھی کہی کمی نہیں تھی بلکل کہی بھی ڈفیکٹ نہیں تھا اتنی خوبصورت وہ بھی اپنی پینٹنگ دیکھ کر حیا کو جھٹکا لگا پھر اس نے دیکھا وہ کہاں ہے وہ بستر سے اُتری اس کی جسم سے ٹھیس اُٹھ رہی تھیں اور چکر بھی آرہے تھے شاہد نیند کی انجکشن کا ابھی اثر تھا دروازے پہ دستک ہوئی حیا نے یس کہا مکث جم کے کپڑوں میں گیلے بال وہ بھی پرفیکٹلٹی پرئے ہونے کے باوجود حیا بتا سکتی تھی وہ جم سے آیا ہے

"گڈ مارنگ تم ٹھیک ہوں!"

حیا صرف اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی پھر سر اثبات میں ہلایا

"تم فریش ہو جاؤں پھر ناشتے کے لیے آجانا وہ سامنے تمہارے کپڑے پڑیں ہیں۔"

وہ اتنا کہہ کر چلا گیا

"میں یہاں کیا کر رہی ہوں ایک غیر مسلم مرد کے گھر میں وہ بھی جو میرے وجود

کو حاصل کرنا چاہتا ہے جس سے مجھے شدید ترین نفرت ہے

لیکن اگر وہ اس وقت یہاں نہ آتا تو تم لٹ جاتی پلید ہو جاتی حیا یہ تمہاری غزت کا رکھ والا ہے۔"

دل نے مکث کے لیے سو فٹ کارنر رکھنے کے لیے کہا

پر دماغ کہہ رہا تھا ہر ایک بندے کو مطلب ہوتا وہ کوئی کام ایسا نہیں کرتا جس

میں اس کا فائدہ نہ ہوں

وہ ان دنوں کی جنگ سے پھیچا چھڑوا کر اس وقت فریش ہونا چاہتی پھر سوچے گی

کے Charles and Keith اس نے دیکھا ایک چھوٹے سے صوفے پہ

کی مشہور برانڈ کی کلوتنگ بیگ پڑیں تھے حیا نے سوچا اس Zara ساتھ ساتھ  
کی حرام کی کمائی کا بلکل بھی نہ پہنے لیکن اپنے خون الود کپڑوں سے بھی جان  
چھڑوانا تھا اور کہی اس نے گوریوں کی طرح بے ہودا کپڑے نہ پہنے ہوں  
اپنی سوچوں کو جھٹک کر اس نے بیگ سے دیکھا بلیک جینز کے ساتھ گرین کلر کا  
لونگ اور کھلا جمبر دوسرے بیگ میں دیکھا گرین کلر کے سائٹس پمپس ان تینوں  
چیزوں کو دیکھ کر حیا ملٹ کی چوائس کو سہرائے بغیر نہ رہ سکی اور اس کی اس  
ٹائپ کے کپڑوں کو دیکھ کر حیا نے شکر کا سانس لیا  
وہ واش روم میں داخل ہوئی وہ دیکھ کر دنگ رہ گئی اتنا بڑا باتھ روم اس نے کبھی  
زندگی میں نہیں دیکھا  
وائٹ چمک دار چکوزی (باتھ ٹب) کے ساتھ ونیٹی کورنر ٹاول سٹینڈ ہر چیز بے حد  
چمکدار تھی یہ شخص کچھ ضرورت سے زیادہ ہی صاف ستھرا تھا  
شاہر پہلے کر وہ جو ہی تیار ہو کر نکلی اس نے دیکھا ملٹ سب کچھ ٹھیک کر رہا تھا نئی  
بیڈ شیٹ نکال کر اس نے پرانی باسکٹ میں رکھی اور وہ بہت تیزی سے اور بہت



نفاست سے کام کر رہا تھا کہی سی تکیہ ٹیرا ہوا اسے ٹھیک کرنے لگا اس نے حیا کو مسکراتے ہوئے دیکھا

حیا نے اس کے دیکھنے پر منہ ادھر کر لیا

"تم جاؤں میں زرا روم کو ٹھیک کر کے واش روم صاف کر لو۔"

"میں کر چکی ہوں!"

حیا نے آہستہ سے کہا

"اُئی نو تم کر چکی ہوں پر مجھے تسلی نہیں ہوتی جب کوئی بھی کام میرے ہاتھ

سے نہ ہوا ہوں!"

مکث نے مسکراتے ہوئے کہا

"تمہارے گھر میں میڈ نہیں ہے۔" اتنے امیر ترین شخص کو ڈومیسٹک کام کرتیں

ہوئے دیکھ کر اسے عجیب لگا

"میرے گھر میں کوئی میڈ نہیں ہے سارے کام میں کرتا ہوں جاؤ آب ناشتہ کر لو

"۔"



وہ کمرے کو ہر طرف سے دیکھتے ہوئے واش روم کے ایئر ٹمز کلوزٹ کے نیچے سے

نکالے لگا

حیا کو جھٹکا لگا

"کک کیا مطلب تم یہ پورا پنٹ ہاوس صاف کرتے ہوں

!"کٹ مڑا

"ہاں تو!"

"مطلب گھر کے سارے کام تم کرتے ہوں؟"

حیا کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی وہ اس وقت بھول گئی تھی نفرت، غیر مسلم

کے گھر پہ ہونا اور اس نے فورن یہاں سے نکلنا تھا

"اف کورس حیا!"

کٹ نے اس کی سوچ پڑھتے ہوئے مسکرایا

اور واش روم میں گھس گیا

حیا کو ابھی تک حیرانی تھی یہ اتنا بڑا پنٹ ہاوس کو اتنا چمکدار ایک آدمی نے ایک

بلیئر آدمی نے رکھا ہے کے وہ سارے کام خود کرتا کے جبکہ وہ ٹوکروں کی فوج رکھ

سکتا ہے اسے سارے کام کرنے کی کیا ضرورت ہے اس کی اتنی صفائی اور  
نفاست دیکھ کر حیا کو ناجانے کیوں اچھا لگا وہ کمرے سے باہر نکلی وہ کچن پہ ائی  
اور دیکھ کر حیران ہو گئی ناشتے کی ٹیبل سچی ہوئی تھی ہر چیز طریقے سے پڑی ہوئی  
تھی وہ بہت سگھر معلوم ہو رہا تھا

حیا نے کھانے کا سوچتے لگی پھر اس نے اپنی پلیٹ اور چمچ کے ساتھ گلاس  
اٹھایا

اور سنک میں لا کر انہیں دھونے لگی ساتھ میں بسمہ اللہ پڑھ رہی تھی  
"کیا کر رہی ہوں پلیٹس میں دھو چکا تھا!"

مکث کی آواز پر وہ مڑی اس نے چاکول کلر کا سوٹ پہنا تھا ڈراک شیو مزید بڑھی  
ہوئی تھی وہ شاہد شیو نہیں کرتا تھا حیا نے سوچا وہ اس کو حیرت سے دیکھ رہا تھا  
"میں ایسے پلیٹ استعمال نہیں کر سکتی!"

حیا مدہم سا بولی

"کوئی براہم ہے اس پلیٹ میں دوسری نکال دو۔"

وہ اس کے پاس آیا

حیا نے نفی میں سر ہلایا  
اور ادھر اگئی اس نے کچھ سوچتے ہوئے صرف جوس کا گلاس کو پہلے چیک کیا  
پھر اسے ڈال کر اس نے واٹرملن ڈالا اور کھانے لگی  
مکث اس کے پاس آیا  
وہ غور سے حیا کو دیکھ رہا تھا  
اس الجھن ہو رہی تھی کیونکہ حیا نے پلیٹ کو صبح جگہ پہ نہیں رکھا تھا اور کانٹے اور  
چچ کو ادھر ادھر دیکھ کر اس سے پریشانی ہو رہی تھی  
حیا نے اس نہ کھاتے ہوئے دیکھا لیکن بولی کچھ نہیں وہ بس جانا چاہتی تھی یہاں  
سے وہ آب ارد گرد دیکھا تو شرم سے چہرہ جکھا لیا وہ آب ایک دم اٹھ پڑی  
مکث جو اس کو انور کر کے کھانے لگا ایک دم اسے اٹھتے ہوئے بولا  
"کیا ہوا؟"  
"میں چلتی ہوں!"  
مکث کے چہرے پہ اچناک سختی نمودار ہو گئی  
"سوری تم کہی نہیں جارہی۔"

حیا کو بھی آب غصہ چڑھا

"واٹ ڈیو مین میں نہیں جاسکتی میں یہاں نہیں رہ سکتی حیا کو سب سے زیادہ ان پیننگز کو دیکھ کر غصہ آ رہا تھا۔"

"کیا مسئلہ ہے حیا میں نے کہا تھا میں تم سے کسی بھی حال میں دستبردار نہیں وہ میری برداشت سے باہر that was too much ہو سکتا اور کل جو ہوا تھا

مکث کا لہجہ تیش سے بڑھ گیا اور اس واقعے کا سوچتے ہوئے اس کی رگے تن گئی تمہیں کیا تکلیف تھی ہونے دیتے سب کچھ بلکہ نہیں سارا گیم ہی تمہارا ہوگا تم نے ہی انہیں کہا ہوگا وہ یہ سب کریں تاکہ تم مجھے حاصل کر سکو یہی تمہارا پلین تھا ہے نا۔"

ShutUp just Shut your mouth if you say  
another word I wont spare you Haya

(منہ بند رکھوں اپنا اگر ایک لفظ بھی کہا حیا میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں)

مکث نے بے حد غصے سے ٹیبل پہ ہاتھ مارا کہ حیا ڈر کر پیچھے ہوئی



وہ مکث کو دیکھے جارہی تھی جو اپنا غصہ کنٹرول کر رہا تھا

I am sorry so sorry but I'll wont let you to leave  
because your mine understand

مکث نے ٹھوس جما کر کہا اور ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے چیزوں کو ٹھیک کر کے کھانے لگا حیا بولی "میں تمہاری نہیں ہوں سمجھے تم ایک غیر مسلم ہوں اور میں ایک مسلمان بہت شکریہ تم نے میری غزت بچائی اس کی میں تمہاری احسان مند رہوں گی لیکن میں یہاں نہیں رہ سکتی یہ گناہ ہے مکث کل اور آج میری مجبوری تھی کیوں کے میرا زہن نہیں کام کر رہا تھا وجہ میں اموشنیلی اور فزکیلی سٹبل نہیں تھی

مجھے اس جگہ سے بھی وحشت ہو رہی ہے۔ "حیا آخری جملہ کہتے ہوئے بڑبڑائی مکث نے چونک کر پھر سامنے پینٹنگز کو دیکھا پھر جیسے گہرا سانس لیے کر سمجھ چکا تھا وہ لڑکی اس کے لیے ایک کھلی کتاب کی طرح ہے جس سے وہ آسانی سے سمجھ سکتا تھا اس کی دماغ یا دل کیا سوچ رہا وہ فورن سمجھ جاتا تھا لیکن کچھ معاملے میں وہ ایک مسرئی کی طرح جس سے سلو کرنا بہت مشکل ہوتا تھا مکث



فورن اٹھا اور ان پیننگز کو ایک ایک کر کے اتاری وہ تقریباً ایک ایک ملین کی پیننگز تھی اور وہ اب انہیں باہر کی بڑی ڈسٹ بین میں پھینک رہا تھا صرف اس لڑکی کے لیے جس کے لیے وہ بہت پوزیسو ہے جس کو وہ اپنی ملکیت سمجھنے لگا تھا یا شاہد جو اس سے شدید ترین پیار کرنے لگا تھا اتنا تو وہ جان گیا تھا کہ کسی مرد نے اسے چھوا نہیں ہے وہ بالکل پاک لڑکی ہے ورنہ اس عمر میں لڑکیوں کے کتنے باؤئی فرینڈ ہوتے ہیں واقعی میں وہ اس وقت اس مزہب کو سلیوٹ کر رہا تھا جس نے ہر لیب سے دور رکھا مکث کو اپنی انڈیل مل گئی اس کا زہن کہی سے بھی لیڈی کلر والا کام نہیں کر رہا تھا بلکہ کچھ سوچوں میں وہ مشرقی لگتا تھا خاص کر کے لیے The one اپنی

حیا نے اسے حیرانگی سے دیکھا اور پھر جھٹکا لگا یہ شخص واقعی منٹیل ہے میرے کہنے پر وہ چھپا سکتا تھا جب تک کھڑی ہوں لیکن اس نے اتنی مہنگی ترین پیننگز پھینک دی چلو اچھا ہے ٹھیک کیا اللہ مکث کو ہدایت دیں دل میں انجانی خوشی کے ساتھ دعا نکلی تو حیا ایک دم دھک سے رہ گئی تو ایسا نہیں ہو سکتا

وہ خیالوں میں ہی رہتا اچانک اٹھ پڑتا اور واش روم میں گھس کر نہانے لگ جاتا پورے دن میں وہ آج پانچویں دفعہ نہا رہا تھا اپنے کپڑوں کی سلوٹوں کو بار بار ٹھیک کر رہا تھا پھر آرام سے بیٹھ جاتا اچانک اس نے دیکھا ٹیبل پر کچپ کا سپاٹ پڑا ہوا ہے وہ اٹھا اور کچن میں گھس پڑا اور انہیں صاف کر کے پھر اسی گندے کپڑے کو تقریباً تین دفعہ دھویا پھر اس نے دیکھا فریج تھوڑا چکنا ہے چار میلے برتن پڑیں تھے

اس الجھن ہونے لگی وہ اٹھا اور اپرین پہنے انہیں صاف کرنے لگا ونیسا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی  
"مکشی مکشی کدھر ہوں!"

اس نے دیکھا مکش کچن میں لگا ہوا ہے

وہ حیران رہ گئی وہ آج تیسرے دن مکش کو صفائی کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی  
"مکش میں نے منع کیا تھا نہ کے کوئی کام نہیں کرنا۔"

ونسیا نے اس سے اپرن اتروایا اور اس اٹھا کر صوفے پہ بٹھایا  
ملکٹ پھر سے بیٹھ کر اپنے کپڑوں کو ٹھیک کیا  
پھر انہیں دیکھتے ہوئے بولا  
"ممی یور ہسبنڈ؟"

ونسیا چونکی آج پورے پندرہ دن بعد ملکٹ نے کچھ بولا تھا اور وہ بھی ڈیوڈ کے بارے  
میں

ونسیا کے انکھیں نم ہو گئی

"ڈیوڈ نے مجھے چھوڑ دیا اور وہ میرا ہسبنڈ نہیں تھا بوئی فریڈ تھا۔"

ملکٹ کو ونسیا کے انسو برداشت نہ ہوئے اس نے ٹیشو باکس ونسیا کو پکرایا  
ونسیا نے مسکراتے ہوئے اور نم انکھوں سے اسے بھینچ لیا

"ممی میں آپ کو کبھی نہیں چھوڑوں گا آپ بھی مجھے نہیں چھوڑیں گی۔"

ونسیا کا دل پھسچ گیا

"کبھی نہیں۔"

وہ آب ان سے الگ ہو کر اٹھا

"کہاں جارہے ہوں؟"

"شاہر لینے۔۔"

وہ کچھ بولے لگی کے ایک دم سوچتے ہوئے کہا

"مکش آج دن میں کتنی دفعہ نہائے ہوں؟"

"پانچ دفعہ!"

وہ یہ کہہ کر چلا گیا

اور ونیسا کا منہ کھل گیا وہ یقین نہیں کر سکتی تھی مکث کو اس واقعے نے

کا شکار کر دیا (OCD (obsessive compulsive disorder

ہے

"او مائی گاڈ اس کی عادت چھڑوانی پڑی گی ورنہ اس نے تو سائکو کیس ہو جانا ہے

۔"

"زہبی میں تم سے بات کرنا چاہتی ہوں۔"

حیا آج اس کے سامنے کھڑی ہوئی تھی  
شاہ زیب جو ٹی وی دیکھ رہا تھا اس سے دیکھتے ہوئے بولا  
"کہوں کیا کہنا ہے؟"

لجے میں سرد مہری نے حیا کو دکھ پہنچایا  
"تم کیوں کر رہے ہوں ایسا؟"  
حیا مضبوط لجے کے باوجود تھکے ہوئے بولی  
"کیا کر رہا ہوں میں؟"

شاہ زیب نے ابرو اچکائے  
"میں آپ کی دوست تھی ہم نے بہت اچھا ٹائم سپنڈ کیا تھا آپ کیوں بھول  
رہے میرے ساتھ ایسا بھویر کیوں کر رہے ہیں۔"

Because you deserve this behaviour

شاہ زیب کے لجے میں کاٹ تھی  
حیا کو جھٹکا لگا



Can you tell me behind the reason of you acting  
harsh with me

حیا کا لہجہ بھی ہر احساس سے عاری تھا  
شاہ زیب نے اسے کچھ نہیں کہا البتہ چہرے پر سختی  
بڑھی ہوئی تھی

And on more thing just tell me why on earth do  
you prefer azka over me

"سٹاپ اٹ حیا اور ازکا تم سے ہزار گنا بہتر ہے!"  
حیا کا منہ کھل گیا وہ ایک بدکردار لڑکی بے شک اس کی بہن ہوں لیکن اس کے  
کمپیر کرنے پر حیا کا خون کھول اٹھا  
"فائن مبارک ہوں آپ کو پردہ باکردار ازکا حیات!"  
وہ کاٹ دار لہجے میں کہتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

حیا نے اسے اتے ہوئے دیکھا جو اپنے ہاتھ جھڑتا ہوا آ رہا تھا اور اپنے کپڑوں کے

سلوٹوں کو ٹھیک کر رہا تھا

بالوں کو سیٹ کیا

حیا کو اپنی فیلنگز کی سمجھ نہیں آرہی تھی لیکن خود کو جھٹکتے ہوئے بولی

"میں آب چلتی ہوں!"

مکث نے اسے دیکھا

"حیا میں تمہیں کتنی دفعہ بتاؤ مجھے اپنی بات دہرانا نہیں پسند تم پنٹ ہاوس کے

باہر ایک قدم نہیں رکھو گی -

مکث کے ماتھے پر بل پڑ گئے

"میں یہاں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی تم سمجھتے کیوں نہیں ہوں!"

حیا نے تمھلے ہوئے انداز میں اس مشکل ترین بندے کو اپنی بات کنوینس کرنا

چاہی

"ٹھیک ہے میں رائن کے گھر چلا جاؤں گا لیکن تم آب یہاں ہی رہو گی سمجھی

اپنا سامان سیٹ آپ کرلو!"

حیا کو اس اس بات نے مزید تپا دیا  
"میں تمہاری زر خرید غلام نہیں ہوں مکث اور نہ ہی میں کوئی کال گرل ہوں جو میں  
یہاں رہوں گی۔"

وہ پھنکاری

مکث نے اس کے بازوؤں زور سے پکڑیں اور اپنا چہرے کے قریب کرتے ہوئے بولا  
"حیا مجھے مجبور نہ کرو میں تم سے ہارش ہو جاؤں میں تمہیں تکلیف دینے کا سوچ  
بھی نہیں سکتا میری ریکوسٹیٹ ہے تم یہ ہو کر جیسے لفظ اپنے اوپر نہیں استعمال  
کرو گی تمہیں یہاں پر رہنا پڑیں گا اس فور اون گڈ میں تمہیں اس گندے علاقے  
میں دوبارہ بھیجنے کی ہمت نہیں کر سکتا اپنی عزت کا ضرور سوچو کیونکہ تمہارے  
لے سب سے قیمتی شہ وہ ہی ہے میں درست کہہ رہو نا؟"

حیا اس کی خوبصورت ایڑش اکسنٹ میں کھو گئی تھی وہ اتنا اچھا بولتا تھا لگتا ہی  
نہیں تھا کہ وہ پلے بوئی کر سچن مکث ہے

مکث نے اس کی خاموشی کو ہاں محسوس کر کے مسکرا اٹھا اور کنٹرول کرنے کے  
باجود اس کی پیشانی کو چوم کر کے چلا گیا

حیا کو ہوش آیا اور اس کی اس جسارت پر تیش آیا وہ غصے سے پیچھے لپکی تھی لیکن  
مکث لاکڑ کر کے چلا گیا تھا

"چھوڑوں گی نہیں میں تمہیں تمہاری اس پرفیکشن دنیا کو خراب کر دو گی وہ غصے  
سے بار کئی طرف بڑھی اور اس کی سب سے مہنگی ترین شراب کو ڈسٹ بن میں  
پھینکا

پھر اس نے سوچا جو اپنی ملین کی پینٹنگز اس کی خاطر پھینک سکتا ہے اسے  
شراب کا کیا فرق پڑیں گا لیکن جب تک وہ یہاں ہے ایسی چیزیں وہ برداشت  
نہیں کر سکتی تھی اس نے پھینکی پھر اسے یاد آیا اچانک دروازہ دوبارہ کھولا گیا مکث  
دوبارہ داخل ہوا  
حیا کو دوبارہ پارہ چڑھ گیا

وہ اس کو مارنے کے لیے لپکی کے مکث نے اسے روکا  
"ابھی نہیں حیا!" وہ تیزی سے کہتا ہوا

جلدی سے کوٹ اتار کر پھینکا

پھینکنے میں بھی کتنا سلیقہ تھا

وہ برتن اٹھا کر کچن میں آیا اور ایپرن پہن کر انہیں دھونے لگا  
حیا کو جھٹکا لگا وہ اپنا غصہ بھول کر اسے دیکھنے لگی  
"میں بھی دھو سکتی تھی!"

حیا کے منہ سے نجانے کیوں نکلا اور اپنا نارمل رویہ وہ بھی مکث سے جھجھلاٹ میں  
مبطلہ کر رہا تھا

"سوری مجھے الجھن ہوتی ہے!"

مکث نے جلدی سے دھو کر انہیں ڈرائی کیا اور پھر ہاتھ صاف کیے  
ہے!" حیا نے کہا OCD "تمہیں  
"واٹ

"واٹ!" وہ کوٹ پہن رہا تھا اس کی بات پر جھٹکے سے مڑا

"میں نے کہا تمہیں سکیولجیکل برالم ہے!"

حیا کے بات پر اس کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ آئی "حیا تم کتنے سال کی  
ہوں!"

اچانک اس کے کہنے پر وہ چونکی



”انیس سال

آب جھٹکا مکٹ کو لگا تھا وہ اتنی ینگ تھی اسے پورے پندرہ سال چھوٹی وہ سمجھا کم سے کم پچیس کی ہوگی اپنی بڑی بڑی باتوں سے وہ بڑی ہی لگ رہی تھی

حیا کچھ کہنے لگی لیکن مکٹ تیزی سے چل پڑا  
حیا نے اپنا سر تھام لیا وہ آب یہاں کیا کریں گی  
اپنے سارے وعدے بودے ثابت ہو رہے تھے

”حیا تمہاری طبیعت تو ٹھیک تھی۔“

امی کے کہنے پر وہ چونکی

آج رات کو ازکا اور شاہ زیب کی منگنی تھی

اور حیا چپ چاپ سویٹس کے پیکٹ بنا رہی تھی جب امی نے اسے کہا

”جی امی بالکل ٹھیک کیوں کیا ہوا؟“

وہ مجھے کچن میں ازکا ملی تھی رات کو اس کے ہاتھ نمبو تھا اس سے پہلے ساتھ  
والے واش روم میں بھی مجھے عجیب آوازیں آئی تھی اس لیے اُٹھی  
میں نے پوچھا تو کہنے لگی حیا کو الٹیا ہوئی تھی اس لیے اس کو دیں رہی ہوں  
حیا کو حیرانی ہوئی وہ امی کو کہنے لگی لیکن شاہ زیب کے ایک دم آنے پر اس کا  
منہ بند ہو گیا اور اپنے کام میں لگ گئی لیکن وہ سوچ رہی تھی ازکا نے جھوٹ  
کیوں بولا اور ایسا جھوٹ کیوں؟

"واٹ تم نے پورے دس ملین ڈالر کی پینٹنگز پھینک دی۔"

رائن کا منہ کھل گیا آ

"وہ بہت عجیب تھی اور کافی بُری۔"

مکث لیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا

رائن اس کے گھر آیا تھا جب ان پینٹنگز کو ڈسٹ بن میں دیکھ کر اس کا منہ  
کھل گیا تھا دروازہ لاکڈ تھا مطلب مکث گھر میں نہیں تھا ضرور حیا کو بند کیا ہوگا وہ  
آب آفس پہنچا اور اس سے پوچھا تو مکث کے جواب پہ اس کا منہ کھل گیا  
"خریدنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا یا اگر نہیں پسند تھی تو بیج دیتے!"

مکث خاموش رہا

مکث کہی تم نے بیر کی منگی بوتے تو نہیں پھینک دی۔"

مکث چونکہ اس کی بات سے پھر مسکرایا

"یہ کیوں پوچھ رہے ہوں؟"

"مجھے پتا ہے تم نے یہ حیا کی وجہ سے کیا ہے!"

"حیا کی وجہ سے کیا ہے تو اس میں کیا بات ہے میں چاہتا ہوں وہ کمزور رہے

اور ویلے بھی اس نے سارا بار خالی کر دیا ہے۔"

"واو اور تمہیں الجھن نہیں ہوئی اس نے تمہاری پرفیکٹ دنیا خراب کر دی۔"

رائن طنز بنا بولا

مکث نے گھورا پھر بولا

"میں آب سے تمہارے گھر رہوں گا!"

آب رائن کو مزید جھٹکا لگا

"کیوں بھائی اپنے پنٹ ہاوس میں جگہ کم پڑ گئی ہے جو میرے گھر میں گھس

رہے ہوں!"

"کیوں تمہارے ولا میں جگہ کم پڑ گئی ہے جو میں نہیں رہ سکتا۔" مکث بھی اسی

انداز میں بولا

"آب یہ بھی حیا کے وجہ سے ہوگا یا پہلے کہتا ہے تو اسے حاصل کرنا چاہتا ہے  
اسے اپنے گھر بند کر کے تو میرے گھر آ رہا ہے یہ چکر کیا ہے پورے دو مہینے سے  
تم نے مجھے کنفیوز کیا ہے بلکہ نہیں تم بھی کنفیوز ہوں۔"

"میں بالکل بھی کنفیوزڈ نہیں ہوں رائن میں اس سے پیار کرنے لگا ہوں۔"

مکث کی انکشاف پر رائن مسکرایا وہ پہلے سے جانتا تھا مکث اس لڑکی سے پیار کر

بیٹھا ہے لیکن اعتراف نہیں کر پارہا

"وہ لڑکی مئی کے بعد دوسری امپورٹنٹ شخصیت ہے میرے لیے۔"

ونیسامی سے میں اس لیے پیار کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے مجھے زخمی حالت میں  
اپنے پاس لیے کر گئی

اپنے بوئی فرینڈ کو چھوڑ دیا جن کے بچے کی وہ ماں بننے والی تھی جس سے وہ پیار  
کرتی تھی صرف میری خاطر کیونکہ ڈیوڈ مجھے قبول نہیں کر رہا تھا مجھے ہر قسم کی  
آسائش دیں مجھے ایک پڑھا لکھا انسان بنایا وہ الگ بات ہے میں ایک اچھا انسان  
نہیں ہوں لگتا ہے میں اولیویا ایک کال گرل کا بیٹا ہوں جس نے پیسے کی خاطر  
مجھے بیچ دیا ایک دس سال کے بچے کو۔"

ملک کی انکھیں شدت سے لال ہو گئی

"ایزی بڈی کیوں پرانی بات یاد کر رہے ہوں!"

رائن نے اس کا ہاتھ دبایا

ملک نے زور سے انکھیں بند کی

"میں نے مجھے فریڈی سے زیادہ پیار دیا میں تو ان کی سگی اولاد نہیں تھا انہوں نے

ڈیوڈ کے علاوہ کسی کو نہیں سوچا اور کسی سے شادی نہیں کی

اپنی ساری زندگی میری اور فریڈی کے نام کردی۔"



اس لیے وہ میرے لیے بہت اہم اور دوسری حیا  
وہ پتا نہیں اس میں کیا جو مجھے پہلی بار بُری طرح کھینچا انوسینٹ یئنگ گرل ویری  
ریلجس کانڈاف سٹرونک اینڈ بولڈ لیڈی وہ ہر لڑکی سے بہت مختلف ہے۔"

مکث کسی ٹرانس میں کھو کر بولا

"اچھا مسٹر پھر کیا کرو گے تم اب شادی لیکن ائی گیس سول میرج؟"

"پتا نہیں مجھے پتا ہے وہ بالکل نہیں مانے گی۔"

مکث کندھے اچکاتے ہوئے بولا

"پھر ایسا ہی چلے گا۔"

رائن نے ابرو اٹھائے

"رائن دیکھوں مجھے ابھی نہیں پتا!"

"تم مسلمان بنوں گے۔"

مکث کا منہ اس کی بات پہ کھل گیا

کیا؟

"بات اتنی مشکل نہیں کی اس کا ایک حلقہ حاصل کرنے کا مسلمان بن جاو  
"

"یہ نا ممکن ہے!"

ملکث تیزی سے بولا

"کیوں؟"

"رائن تم یہ کیسی بات کر رہے ہوں میں یہ بات تم سے کبھی اکسپیکٹ نہ کرتا۔"

"ملکث تم 35 کے میچور بزنس مین ہوں کوئی پندرہ سال کے بچے نہیں ہوں جو

اس طرح کی حرکت کر رہے ہوں اس لڑکی کا بھی سوچوں میرا مشورہ ہے جسٹ لیو

ہر اینڈ فورگیٹ ہر۔"

ملکث کو یہ بات بہت زور سے لگی اور وہ کرسی سے تیزی سے اٹھا

"سٹاپ آٹ ایسا کبھی نہیں ہوگا اگر تم نے مجھے اسے چھوڑنے کا کہاں میں تمہارا

منہ توڑ دو گا۔"

ملکث غرا کر بولا

رائن عجیب انداز سے مسکرایا

"پھر اپنا مزہب بدل دو!"

"میں ایسا نہیں کر سکتا!" مکث نے ہاتھ اپنی پیشانی پہ رکھا اور مسلا، لہجے میں بے بسی تھی

"اپنے مزہب سے تو تمہیں کوئی خاص لگاؤ ہو گیا ہے۔"

رائن اٹھ پڑا

"ایسا نہیں ہے مُمی مجھ سے ناراض ہو جائے گی وہ دکھی ہوگی میں انہیں دکھ نہیں

دیں سکتا اس لیے میں خود سوچتے ہوئے پریشان ہو رہا ہوں۔"

"میں جا رہا ہوں بہتر ہے جلدی سے کچھ سوچوں وہ لڑکی بہت ینگ ہے اس کی

زندگی مت برباد کرو ویلے اس کا کوئی نہیں ہے یہاں؟"

یہ بات مکث نے بھی نہیں سوچی

"پتا نہیں کوئی دیکھا نہیں پوچھا گا اس سے!"

وہ گہری سوچ میں بولا

فنکشن کے بعد جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا ازکا نڈھال انداز میں

واش روم سے باہر آئی تھی

اس کی زرد رنگ دیکھ کر حیا چونکی

"تمہیں کیا ہوا تم ٹھیک تو ہوں!"

حیا اس کے پاس پریشانی سے آئی

"میں ٹھیک ہوں۔"

"تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہی!"

حیا نے اس سے پانی کی بوتل دی

ازکا نے پی کر گہرے سانس لیا

اور لیٹ کر آنکھیں موند لی

حیا نے اس کے اوپر کمبل ڈال دیا اور الماری سے کپڑے نکالے لگی جب اس نے

دیکھا ایک فائل دراز میں پھسی ہوئی تھی جس سے دراز آدھا کھلا ہوا تھا

حیا نے دراز کھولا اور اس میں فائل ڈالنے لگی جب ہو سپٹل کے نام پر چونکی اس نے فورن نکالا اور جب فائل کھول کر دیکھا تو لگے پل رپورٹ اس کے ہاتھ سے گر گئی

ایک دم اس کا چہرہ سفید ہوگیا جسم کانپنے لگا وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی ازکا ایسا کر سکتی ہے

غم سے اس کا خون کھول اٹھا

اسے ساری بات سمجھ میں آئی

فورن فائل اٹھا کر ازکا کے سامنے آئی اور اس نے ازکا کے منہ پہ دیں ماری

ازکا کے آنکھ اچانک کچھ لگنے پر کھلی دیکھا حیا کا چہرہ غصے سے لال ہوگیا

"تم بُری تو تھی لیکن تم بد چلن نکلوں گی میں نے ایسا سوچا بھی نہیں تھا۔"

حیا زور سے چیخی

"کیا ہوا کیوں چیخ رہی ہوں!"

ازکا نے فائل دیکھی لیکن اس کے چہرے کا اطمینان نے حیا کو مزید غصہ دلایا

"کیا ہے نظر نہیں آ رہا یہ تمہارے کالے کرتوت۔"



حیا کاٹ دار لہجے میں بولی

"میرے یا تمہارے؟"

ازکا نے آرام سے جواب دیا

"بکواس بند کرو اپنی میں ابھی جا کے سب کو بتاتی ہوں تم ماں بننے والی ہوں اور

خاص کر شاہ زیب کو جو تمہیں مجھ سے ہزار گنا بہتر سمجھتا ہے۔"

حیا فائل اٹھا کر گئی اور نیچے آئی

اس نے دیکھا شاہ زیب بیٹھا ہارون سے باتیں کر رہا تھا

حیا فوراً اس کے پاس آئی

اور فائل اس کی گود میں پھینکی

"دیکھو دیکھو اپنی محبت کے کرتوت جو مجھ سے ہزار درجے بہتر ہے دیکھ لو۔"

شاہ زیب اور ہارون نے ہکا بھکا اس کا جنونی انداز دیکھا پھر شاہ زیب نے فائل

اٹھائی اور اس نے جو دیکھا اس کا منہ اور آنکھیں کھلی کی کھلی رہی

"کیا ہوا زیبی؟"

ہارون نے اس سے لیا تو اس نے دیکھا تو اس کا منہ زرد ہو گیا اور آنکھیں ساکت ہو گئی

حیا تمسخر شاہ زیب کو دیکھ رہی تھی  
شاہ زیب فوراً اٹھا اور حیا کو زوردار تھپڑ مارا

مکث نے اپنا کچھ سامان پنٹ ہاوس سے لینا تھا اس لیے وہ آیا دیکھا گھر میں خاموشی طاری تھی

"حیا!"

اس نے اسے پکارا

وہ کسی نظر نہیں آ رہی تھی وہ اپنی کمرے میں گیا وہ نہیں تھی

اس نے گیسٹ رومز چیک کیے

پھر اوپر سرہیوں کے طرف گیا جہاں مئی اور فریڈی کا کمرہ تھا

وہ وہاں بھی نہیں تھی

کدھر ہے وہ آخری کمرے میں نہیں ہو سکتی وہ لاکڈ ہے مکث کا آرٹ سٹوڈیو تھا

مکث نیچے اترا اس نے دیکھا وہ بالکنی پول کے کونے میں چادر پھیلائے ممی کا  
بلیک سادہ سا لیس والا سٹالر اپنے سر پر لپیٹے سجدہ کر رہی تھی مکث حرکت نہیں  
کر سکا

وہ بہت پُرسکون انداز میں نماز پڑھ رہی تھی مکث کو سمجھ اگئی وہ اپنی عبادت کر رہی  
ہوگی

لیکن وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی اس کی گھنی پلکیں جھکی سب سے زیادہ  
اس کی گال سرخ انار کی طرح تھے رنگت کی سانولے پن اس کو مزید پرکشش بنا  
رہے تھے واقعی کوئی بھی اس کا دیوانہ ہو سکتا ہے  
اس نے سلام پھیرا اور دعا کرتے ہوئے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے  
"امی میرا یقین کرتی آپ کیوں نہیں کیا آپ نے امی آپ کی حیا آپ کی حیو ایسا  
کیوں کریں گی آخر ایک اٹھارہ سال کی لڑکی ایسا کیوں کریں گی امی۔"  
وہ روتے ہوئے بولے جارہی تھی مکث کو حیا کی بات سمجھ نہیں آئی لیکن اس  
کے رونے سے اس کے دل کو کچھ ہوا وہ فورن اس تک آیا  
"بے بی گرل شش سٹاپ اٹ ڈونڈ کرائی۔"

وہ گھٹنے کے بل جھک کر بولا اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا

حیا کرنٹ کھا کر اٹھی

"میں نے کچھ نہیں کیا میں نے کچھ نہیں کیا میں بالکل پاک ہوں امی امی !!!"

وہ چیختے ہوئے بولی

مکث کو آب بھی سمجھ نہیں آئی

"حیا کام ڈاون!" وہ اس کے قریب آیا

"نہیں پھر امی مجھے گناہ گار سمجھی گی امی امی -"

وہ رونے لگی اور اپنا چہرہ چھپا لیا

مکث نے اس تیزی سے پکرا اور باہوں میں بھینچا

"شش بالکل چپ -"

"چھوڑوں مجھے چھوڑوں !!!"

وہ رو رہی تھی اور کمزور بھی پڑ رہی تھی

مکث نے گرفت مضبوط کر لی

حیا بولی

"مجھے چھوڑوں پلیز پلیز!!"

لیکن مکث اسے صوفے پہ لے آیا اور بیٹھا کر کچن میں گیا اپنا کوٹ درست کر کے اس نے فریج کھولا اور اس میں کوئی بھی چیز استعمال شدہ نہیں لگ رہی تھی مطلب وہ صبح سے بھوکی تھی پہلے اس نے پانی کی بوتل نکالی اور حیا کے پاس آیا اس نے حیا کو پانی پکرایا جو ابھی تک ہچکیا لے رہی تھی

"پلیز حیا چپ ہو جاو میں اپنے آپ کو کنٹرول نہیں کر پاؤں گا۔"

مکث کے لہجے میں بے بسی تھی

حیا ایک دم چپ ہو گئی اور چپ کر کے اس سے پانی لیا پھر اس نے سٹالر اتار کر گلے میں ڈالا

"سوری میں نے تمہاری ممی کا سٹالر لیا ہے بعد میں لوٹا دو گی۔"

"نہیں کیپ اٹ تم پر اچھا لگ رہا ہے اسپیشل تمہارے سر میں اُس ریلی لک

بیوی فل ان یو!"

مکث نے بے اختیاری میں کہا



حیا کو جھٹکا لگا وہ کم سے کم وہ مکملین مارٹن سے یہ بات اکسپیکٹ نہیں کر سکتی  
تھی

"مکث پلیز مجھے یہاں سے جانے دو میں یہاں نہیں رہ سکتی مجھے خوف آتا ہے  
اتنے بڑے گھر سے۔"

حیا کے آواز بھی رونے کے باعث بھاری ہو گئی تھی اور آنکھیں شدت سے لال  
مکث نے گہرا سانس لیا  
"ایم سوری حیا میں یہ نہیں کر سکتا۔"

مجھے کیوں یہاں رکھا ہے کیوں مجھے قیدی بنانا چاہتے ہوں کیا کرنا چاہتے ہوں تم جو  
تم چاہتے ہوں وہ میں تمہیں نہیں دیں سکتی میری دنیا مشکل مت بناؤ۔"  
"حیا میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔"

اس کی بات پہ حیا جہاں تھی وہی سن ہو گئی

"حیا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں پلیز مجھے اپنی زندگی کا حصہ بنا لو۔"

مکث اس کے نیچے گھٹنے کے بل بیٹھا پھر بھی اس سے کافی اونچا لگ رہا تھا

"پلیز حیا آئی وانٹ یو فوراً اور۔"

"یہ نا ممکن ہے!"

حیا کے لہجے میں سختی کے بجائے سپاٹ لہجہ تھا  
"پلیز حیا ہر چیز ممکن ہو سکتی ہے!"

مکث تیزی سے بولا

"اٹیم سوری پر آپ کیا مسلمان بننے کے لیے تیار ہے۔"

حیا آب کی بار کاٹ دار لہجے میں بولی

آب مکث کی سن ہونے کی باری تھی پھر جب بولا تو کوشش کی باوجود اس کی آواز  
کمزور پڑ گئی

"حیا میں تمہاری ریلجن کی ریسپیکٹ کرتا ہوں لیکن میں مزہب نہیں بدل سکتا۔"

حیا نے تالی بجائی

"واو داد دینے پڑی گی آپ کی سوچ کو بہر حال اگر تم مسلمان بن جاتے تب بھی

نہیں کرتی میں تم جیسے آدمی سے شادی۔"

حیا کی بات پہ مکث کا دل تڑپ اٹھا

"حیا پلیز!"

"مجھے جانے دو تمہیں مجھ سے کچھ حاصل نہیں ہونا مجھے تکلیف مت دو مت دو

مکث پلیز!"

"تمہیں اس وقت بھوک لگ رہی ہوگی میں تمہارے لیے کچھ آڈر کرتا ہوں۔"

"میں حرام شے اپنے منہ میں نہیں ڈالو گی۔"

حیاتیزی سے بولا

"حیات تم اتنی مشکل کیوں ہوں!"

"پھر اس لیے کہہ رہی ہوں مجھے جانے دو میری مشکلاتوں کو تم برداشت نہیں کر

سکو گے۔"

"لینف!"

مکث مزید خود کو کنٹرول نہ کر سکا

"میں کوئی بچہ نہیں ہوں جو برداشت نہیں کر سکتا مجھے اگر تمہارا انتظار پوری زندگی

کرنا پڑیں تو کر سکتا ہوں سمجھی اور چھوڑنے کی بعد اسبوسبل

آب بس بہت پوگیا بتاؤ کیا پسند ہے تمہیں تاکہ آڈر کرو۔"

"میں کچھ نہیں کھاؤ گی۔"

حیا نے ضدی لہجے میں کہا

"ٹھیک میں منگواتا ہوں پھر تمہیں زبردستی کھلواؤ گا۔"

مکث کی لہجے کی مضبوطی دیکھ کر حیا ڈر گئی لاکھ بہادر سہی لیکن وہ اس وقت مکث

کے رحم و کرم پر تھی

"پلیز میں نہیں کھا پاؤ گی اسپیشلی میٹ اٹس حرام فور می۔"

"اس وقت تو تم برگر کھا رہی تھی وہ حرام کیسے ہو گیا۔"

مکث گھور کر بولا

"وہ حلال سٹال سے لیا تھا میں نے۔"

حیا بولی

"واٹ؟"

تم نہیں سمجھو گے لیکن اتنا بتادو جس میں حلال لیبل لگا ہوگا اسپیشلی فور میٹ

میں کھا سکو گی۔"

"وائس داٹ ورڈ؟"

مکث کو خاص سمجھ نہیں آئی تھی

حیا نے سر جھٹکا  
"فورگیٹ اٹ!"  
وہ تیزی سے اٹھی  
اور کمرے میں چلی گئی

وہ پھٹی آنکھوں سے شاہ زیب کو دیکھنے لگی  
"واو مس حیا واو امریکہ کی بولڈنس پاکستان میں بھی آگئی ائی ایم امپریس لیکن اتنی  
بولڈنس میں سوچ بھی نہیں سکتا آپ اٹین کی کیا ہوئی آپ نے حد پار شروع  
کر دیں۔"

شاہ زیب کے لہجہ زہر سے بھرا ہوا تھا  
حیا کو سمجھ نہیں آئی ہارون بھی اس کے پاس آیا اور اس سے تھپڑ مارا اور مارتا چلا  
گیا

"تم اتنی گھٹیا حیا کون ہے وہ بتاؤ مجھے!"  
حیا اپنے آپ کو بچانے لگی اس سے جھٹکا لگا یہ سب ہو گیا رہا ہے



ہارون نے اس بالوں سے پکرا

"کون تھا وہ کمینہ بتاؤ مجھے کس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے۔"

یہ کیا ہورا ہے

درید صاحب نے ہکا بکھا حیا کو ہارون سے مار کھاتے ہوئے بولا

"بابا آپ کی لاڈلی نے مجھے بتاتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے۔"

ہارون کے لہجہ میں غیرت تھی

"مجھے بتاؤ۔"

اچانک امی بھی آگئی

حیا رونے لگی

"گناہ ازکا نے کیا ہے اور آپ مجھے مار رہے ہیں۔"

حیا چیخ اٹھی کے ہارون ایک اور دفع مارا

درید صاحب اور شہلا تڑپ اٹھے

"ہارون یہ کیا کر رہے ہوں؟"

امی نے حیا کو اپنے بازوؤں میں لیا

"میں بتاتا ہوں آپ کو انٹی انکل -" اس نے رپورٹ پکرائی

اور انہیں دکھائی

"آپ کی بیٹی نے اپنے ناپاک ارادے ہمیں خود دکھائے ہیں -"

جوہی انہوں نے دیکھا ایک منٹ کے لیے انہیں سکتہ ہو گیا چہرہ سفید ہو گیا

امی نے دیکھا تو ان کی بھی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی

"حیا اتنی چالکیاں کر کے تم اتنی سی بے وقوفی کر گئی

کے پہلے اپنا نام سے چیک کر کے دوبارہ گئی اور ازکا کی نام کی رپورٹ بنائی اور

ساتھ ایک فائل میں رکھ دیا اور بھول گئی ہوگی ہے نانت شرم انی چائیے تمہیں

ایک تو گناہ کرتی ہوں اوپر سے اپنے بہن پر الزام لگا رہی ہوں واو جسٹ واو -"

شاہ زیب درشت لہجے میں بولا

امی تڑپ کر بولی "یہ جھوٹ ہے حیا ایسا کیسے کر سکتی ہے

ازکا کو بلواو -" وہ چیخی

درید صاحب کو تو جیسے سکتہ تاری ہو گیا

"امی میرا یقین کیجیے یہ سب ازکا کی چالاکى ہے آپ كى بیٹی ایسی نہیں ماما میں گھر سے باہر بھی نہیں نكلتی امی میرا یقین کیجیے۔"

حیا روئے جارہی تھی

ایك دم ازكا ائی اور ماحول كو ديكھ كر بلكل بھی نہیں حیران ہوئی

"ازكا بتاؤ مجھے یہ سب كیا ہے؟"

امی تیزی سے بولی

"امی یاد ہے آپ كو حیا كو كچھ دن الٹیا لك گئی تھی پھر اس سے چكر بھی آئے تھے جے پتا تھا لیكن آپ سے چھپاتی رہی كیونكه میں نہیں چاہتی تھی حیا اكسپوز ہوں اور اس كى بدنامی ہوں۔"

ازكا كى بات پر حیا چیخ پڑی

"یہ سب بكواس ہے ابو میں سچ كهہ رہی ہوں ازكا كو لكی تھی وہ جھوٹ بول رہی ہے ابو میں نے ابھی رپورٹ ديكھی تب ائی ہوں ابو ازكا كے ہر جگہ افیر تھے نوروز سے پتا نہیں كس سے۔"

اس سے پہلے اگے بوٹے امی اس سے مارنے لكی

"مجھے تم پر کتنا مان تھا حیا تم نے میرا غرور توڑا میری تربیت میں کہاں کمی تھی بتا  
کون ہے کون ہے وہ -"  
"امی!"

حیا کو لگا دنیا میں کوئی بھروسہ کریں یا نہ کرے امی تو کریں گی آج اس کے اندر  
سے کچھ زور سے ٹوٹا جو اس کو زخمی کر گیا

"بس بابا بہت ہو گیا اب یہ اس گھر میں نہیں رہ گئی -"  
ہارون بھائی میرا یقین کیجئے حیا نے اس کے اگے ہاتھ جوڑے

ہارون نے اس کو بالوں سے پکرا اور گھسیٹنے لگا  
"ابو امی میرا یقین کیجئے یہ سب ازکا کا پلان تھا -"

ازکا تیزی سے بھاگی

"ہارون یہ کیا کر رہے ہوں ایسا نہ کرو وہ ہماری چھوٹی بہن ہے -"

وہاں کیا کمال کی ادکار تھی

"شرم انی چاہیے تمہیں بہن پر الزام لگا رہی تھی اسی بہن کا ظرف دیکھوں -"

شاہ زیب کی طنز کی اسے پروا نہ تھی پر امی ابو کو منہ موڑے آج اسے کوڑے برس  
رہے تھے

"امی امی پلیز میں نے گناہ نہیں کیا آپ کی حیا پاک ہے صاف ہے۔"  
ہارون اسے گھسیٹنے لگا اور گھر سے باہر پھینکا اور زور سے دروازہ بند کیا

حیا کی آنکھ کھلی اس کو پسینہ آگیا تھا آج کا ہی تو دن تھا آج کا ہی دن جب ہارون  
نے اسے بے دردی سے گھر سے نکالا تھا حیا شدت سے سسک پڑی  
اچانک دروازہ کھلا

ایک لڑکی ائی اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی  
دیکھنے میں تو کافی سٹائش لڑکی تھی جس نے لمبی سے اورنج ملکی پہنی تھی جس کی  
کمر پر خوبصورت گولڈ موٹی بیلٹ لگی تھی

"ہائے تم حیا ہوں مکث کی بے بی گرل واو ویلے تم بہت پیاری ہوں۔" اس  
نے ٹرے بیڈپہ بڑی احتیاط سے رکھی "آپ کون؟" حیا سمیٹ کر بیٹھی



"میں میں کیلن رائن کی منگیت رائن مکث کا دوست اور پارٹنر میں آج حیران مکث جیسہ کانشس بندے نے کہا آج کسی کو کھانا دینا ہے اور وہ بھی اس کے بیڈروم میں یہ واقعی تمہارا کمال ہوگا۔"

حیا چپ کر کے دیکھتی رہی

"ارے لٹل بیوٹی تم ویلے بہت ینگ خیر کوئی بات نہیں اچھا ہے میں بھی رائن سے گیارہ سال چھوٹی ہوں

ارے باتوں میں لگ گی مکث نے کہا اس سے جلدی کھانا دینا ہے صبح سے بھوکی ہے۔"

"بہت شکریہ آپ کا لیکن مسٹر مکث کو بتادیں میں یہ نہیں کھا سکتی۔"

"او کم ان حیا مجھے پتا ہے تم مسلم ہوں میری ممی بھی مسلمان ہے اس لیے ممی نے اپنے ہاتھ سے کھانا بنایا ہے۔"

حیا نے جھٹکے سے سر اٹھایا

"تمہاری ممی مسلم ہے پر تم کرسچن۔"

"نو نو میں کتھولک ہی ہوں بٹ ارسلہ میری فوسٹر مدر ہے

جب میں گیارہ سال کی تھی تو میری ممی کی ڈیٹھ ہوگئی تھی ڈیڈ نے اپنی الگ دنیا  
بسالی پتا نہیں کہاں ہوگے خیر سو میں ان کے ساتھ رہی ان کا ایک ہی بیٹا تھا  
عامر انجینئر تھا۔ "اچانک کیلین کی آواز عجیب ہوگئی  
حیا چونکی

"انیوز یہ کھانا لو پھر باتیں تو ہوتی رہی گی رائن تمہاری تعریف کر رہا تھا واقعی میں یو آر  
بیوٹی فل۔"

حیا ہلکے سا مسکرائی کیلین بہت سویٹ تھی  
اس نے باکس کھولا اس میں دیکھا بریانی تھی نا جانے کیوں حیا کا دل بھر گیا اس  
کی امی کتنی پیار سے اس کے لیے بناتی تھی پورا ایک سال ہو گیا اس نے بریانی  
نہیں کھائی جو اس کی فیورٹ ڈش تھی آج اس کو دیکھ کر وہ ایک دم پھوٹ

پھوٹ کر رو پڑی

"او مائی گاڈ کیا ہوا حیا۔"

کیلین پریشانی سے اسے دیکھا  
حیا نے نفی میں سر ہلایا

رو کیوں رہی ہوں پلیز مکث سے مجھے پٹوانہ دینا

حیا ایک دم چپ ہو گئی

"کیلن میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔"

حیا ایک دم بولی

"کیوں؟"

کیلن نے حیرت سے دیکھا

"مجھے مکث نے قیدی بنایا ہے ہوا ہے۔"

"مکث نے تمہیں قیدی کیوں وہ تو تمہیں پروٹیکٹ کر رہا ہے۔"

حیا اس کی بات پر سلگ اٹھی

پھر اس نے ساری حقیقت بتائی

کیلن نے شک ڈ انداز میں دیکھا پھر اچانک ہنس پڑی لیکن اس کی ہنسی میں بے

بسی تھی

"واو مکث اور میری کہانی کتنی ملتی ہے فرق یہ ہے میں موان کر گئی پر مکث

نہیں کر سکا۔"

حیا نے حیرت سے دیکھا

"چلوں کھاؤ حیا پھر مجھے باہر مکث کو بھی تسلی دیلانی ہے کہ وہ کھا چکی ہے اب تم بھی کھا لو۔"

"مجھے فورس مت کرو کیلین تمہیں نہیں پتا ہے میں نے کیا کیا جھیلا ہے زندگی میں لیکن یہ امتحان میری برداشت سے باہر ہوتا جا رہا ایسا لگ رہا ہے جیسے اللہ میاں ناراض ہو گئے ہیں میں نے ضرور کچھ غلط کیا ہے تب ہی مکث میرا پھیچا نہیں چھوڑا۔"

حیا نے اپنے انسو صاف کیے

"تمہیں پتا ہے حیا میں نے کسی پڑھا تھا

Sometimes you face difficulties not because  
you're doing something wrong but because  
you're doing something right

چلو کھانا کھا لو پھر مکث یہاں سے چلا جائے گا اوکے

- "حیا نے خاموشی سے اس کی بات مان لی

مکث تین دن سے بھوکا رکھنے اور مار کھانے کے باعث وہ بے ہوش پڑا تھا ملنر  
کسی کام کے لیے دوسرے شہر گیا تھا کسی نے مکث کے منہ پر پانی پھینکا  
وہ بامشکل ہی انکھ کھول پایا

جب اس نے دیکھا وہی زخمی بچی تھی جس کو وہ گھسیٹ کر لے گئیں تھے  
"جلدی اٹھو تم"

وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھنے لگا وہاں کوئی نہیں تھا بالکل  
ویرانی تھی

"ارے میں کہہ رہی اٹھو ورنہ کوئی اجائیں گا

"ادھر جانا ہے۔"

وہ بامشکل ہی اٹھ پایا

"بتاتی ہوں بس ہم دونوں کو یہاں سے کسی بھی طرح نکلنا ہے ورنہ ہمیں یہ ایک

گندے والے انکل کو دئے دیں گے اور وہ ہمیں بہت مارے گے۔"



اس لڑکی کے لہجے میں ڈر تھا مکث بھی کانپ اٹھا اس کی بات سن کر

"ہم کہاں جا رہے ہیں۔"

وہ جہاں بند تھے وہ ایک بار کے نیچے بیسمنٹ تھا

مکث کو وہ اندھیرے والی جگہ کی طرف لے کر جا رہی تھی

"ہم ادھر سے بھی نکل سکتے تھے۔"

مکث نے بار کی طرف سرھٹیوں پر جاتے ہوئے اشارہ کیا

"مروانا ہے کیا وہاں باہر ان کے بندے کھڑے ہیں میں نے کل ایک دوسرا

راستہ دیکھا تھا ایک بڑا آدمی اس طرف سے گیا تھا آرام سے چلنا یہ جگہ کافی

خطرناک لگ رہی ہے"

مکث کو کوئی چیز بڑے زور سے لگی

"اف!"

"شش یہاں آواز بہت اے گی۔" اس لڑکی نے اس کا ہاتھ پکرا اور تھوڑا اگے

چلی جیسے جیسے اگے جا رہے تھے اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا

"مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔"

آب ان دنوں کو گھپ آندھیرے میں نہ کچھ نظر آ رہا تھا اور خوف بھی انے لگا  
"مجھے بھی نہیں آ رہا پتا نہیں کیسے گیا تھا وہ"۔

پیم بولی

وہ دونوں اگے چلتے گئے پندرہ منٹ بعد جب وہ دونوں چلتے ہوئے تھک گئے تو  
ایک جگہ رُک گئے

"آگے کچھ بھی نہیں ہے۔"

مکث اس کا ہاتھ چھوڑنے والا تھا جب وہ زور سے پکر کر بولی  
"پلیز چلتے جاؤ دیوار کا سہارہ لیے لو"۔

وہ تیزی سے بولی

مکث نے لے لیا اور پھر پورے پندرہ منٹ بعد پیم بولی

"وہ رہی جگہ!"

اس نے ایک جگہ کا اشارہ کیا جہاں ہلکی سے روشنی میں ایک سمیری نظر آئی جو اوپر  
کی جگہ ہول کی ساتھ اُچھ تھا ضرور اوپر ایک راستہ ہوگا وہ جدھر پہنچے تو وہ ایک انڈر  
گراؤنڈ ٹنل تھا لیکن سدا شکر صاف تھا

"تم چڑھ تو سکوں گے نا۔"

پیم نے اسے پوچھا

مکث نے سر اثبات میں ہلایا

وہ دنوں اب آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے اوپر چلنے لگے جب اوپر پہنچے وہ ہول بند

تھا وہ زور سے پُش کرنے لگی لیکن بے سُد

"مجھ سے نہیں ہو رہا۔"

وہ زور لگاتے ہوئے بولی

مکث جو اس سے ایک قدم نیچے تھا وہ بولا

"تم تھوڑا سا ساند پہ ہوں تاکے میں ہلپ کر دوں۔"

پیم ہلکہ سا ساند پہ ہوئی

وہ دنوں مل کر زور لگانے لگے ایک ہاتھ سے سمیری پکریں دوسرے ہاتھ سے زور

لگاتے ہوئے بلا آخر وہ کھل گیا

لیکن مکث کے آب جسم میں درد ہونے لگا تھا

پیم نکل ائی اور اس نے مکث کو ہاتھ دیا مکث بھی نکل پڑا

~~~~~

کیلن رائن کے ساتھ چلی گئی جب کے مکث نے جانے سے انکار کر دیا نا جانے  
کیوں اس لگ رہا تھا جیسے حیا اسے چھوڑ کر چلی جائے گی یا کچھ کر بیٹھے گی  
ادھر ہی حیا نے شور مچا دیا

وہ جب اپنے آرٹ سڈوڈیو میں بیٹھا  
حیا کی تصویر بنا رہا تھا جب حیا نے زور دار انداز میں دروازہ کھولا  
وہ اندر داخل ہوئی تو ایک منٹ اس جگہ کو دیکھ کر حیرت سے جم گئی وہ ایک  
شاندار قسم کا آرٹ سڈوڈیو

تھا ملٹی کلر کے دیوار کے ساتھ بے شمار پینٹنگز اور سکیچز پڑیں ہوئے تھے سامنے  
ونڈو کے دروازے کھلے ہوئے تھے جو رات کی چاندنی کے ساتھ ٹھنڈی ہوا کی پھوار  
دیں رہی تھی سامنے ایک بڑا سا ڈیسک پڑا ہوا تھا جو بہت صاف ستھرا اور چمکدار تھا  
اس کے سامنے ولیوٹ کے بلیو کلر کے صوفے کی ساتھ ایزل اور کنولس پڑا تھا اور  
وہ آرام دہ انداز صوفے پہ بیٹھا سکیچ کر رہا تھا لیکن حیا کے اندر آنے پہ حیرت  
سے اسے دیکھا

"تم یہاں کیا کر رہی ہوں۔"

وہ مدھم سا بولا

لیکن حیا اسے نہیں سامنے پڑی اپنی تین پینٹنگز دیکھ رہی تھی

"تم یہاں کیا کر رہی ہوں؟"

مکث کی آواز پہ وہ چونکی اب اس کے چہرے پہ چٹانوں جیسی سختی آگئی

"یہ سب کیا ہے؟"

"کیا ہے؟"

وہ جانتا تھا لیکن انجان بنا رہا

"تم تم!"

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کے مکث کے ساتھ کیا کریں "مکث میں تمہیں آخری

دفعہ کہہ رہی ہوں مجھے یہاں سے جانے دو ورنہ میں خود کو ختم کر ڈالوں گی۔"

"پہلی بات ہے گھر میں شارپ نائف والا سکیشن لاک ہو چکا ہے،

بالکنی اور ونڈوز بند ہے جیسے کے تم دیکھ چکی ہوں گی

رسی نام کی چیز میرے گھر میں نہیں ہے



زیر بھی کوئی نہیں ہے جس سے تم کھا کر مر جاؤں  
رہی گیس کی بات تو وہ الیٹک سسٹم ہے وہ میں بند کروا چکا ہوں ابھی تھوڑی  
دیر پہلے

اور طریقوں میں مجھے یہی سب سے بیسٹ پتا ہے اب کیا کرو گی "-  
وہ چڑانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا  
"مجھے کارڈ دوں "-

حیا ضبط کے آخری حدوں کو چھو رہی تھی  
"کون سا کارڈ "-

مکث کی کمال کی معصومیت بھی انتہا پر تھی  
"پینٹ ہاوس کے دروازے کا کارڈ "-

حیا آہستہ لیکن زور دیتے ہوئے بولی  
"سوری وہ مجھے یاد نہیں آ رہا صبح دیکھوں گا "-

وہ اب سکپنگ میں مصروف ہو چکا تھا

حیا کو اتنا غصہ آیا کہ اپنی پینٹنگز اٹھائی اور زور سے پھٹکی اور اس پر اپنے پیروں کی ضرب لگانے لگی

اس نے دیکھا مکث کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

اسے اور غصہ آیا

وہ دوسری پینٹنگز بھی اٹھا کر گرانے لگی پھر ایک دم رُکی مکث کو آب بھی کوئی

فرق نہیں پڑ رہا تھا

اسے حیرانگی ہوئی او سی ڈی کے مرض کو اس سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔

اس نے سیدھا مکث سے سکیج بک چھینی اور دور جا کے پھینکی

"مجھے یہاں سے جانے دو ورنہ میں اس گھر کا حشر برباد کر دو گی۔"

مکث اسے بے تاثر انداز میں دیکھ رہا تھا پھر اٹھا اس نے حیا کی پینٹنگز اٹھائی جس

پہ کوئی نشان نہیں پڑیں تھے کیوں کہ حیا کبھی گئی نہیں تھی تو اس کے جوتے

کیسے گندے ہوتے اس نے بلکہ سا جھاڑا اور آرام سے رکھ کر سکیج بک اٹھا کے

اسے بھی جھاڑ کر رکھی

حیا ابھی تک اپنی سانس کو ہموار کرنے کی کوشش کر رہی تھی

مکث نے تیزی سے اسے کھینچا اور اس کی کمر کے گرد بازو حائل کیے  
حیا پھڑپھڑا اٹھی

"حیا مجھے مجبور نہ کرو کے میں اپنا کنٹرول کھو بیٹھوں"۔

وہ اس کے بال اس کے کانوں کے پیچھے کرتے ہوئے بولا  
"ڈونٹ ٹچ می جسٹ لیو می یو اڈیٹ"۔

وہ حلق پھاڑ کر چلائی

مکث نے گرفت مضبوط کر لی

"مجھے اپنے بات رپیٹ کرنا نہیں پسند حیا اس لیے بعث کا کوئی فائدہ نہیں ہے

چپ کر کے رہوں یہاں ورنہ

---

"ورنہ کیا زبردستی کرو گے کر کے تو دکھاؤں تمہارا منہ نہ تڑوا دیا میرا نام بھی حیا فاطمہ

نہیں۔"

حیا کا لہجہ جتنا مضبوط تھا انکھیں اتنی گھبرائی ہوئی تھی

مکث اس کی بات پہ ہنس پڑا اتنا ہنسا کے حیا اس کی بلاوجہ ہنسی پہ تاو آیا وہ مکث کی گرفت سے خود کو جھٹکے دیں جارہی تھی

"بے بی گرل اتنی سی ہوں تم ان تین بندوں سے خود کو بچا نہیں پائی میں تو ان سے زیادہ پاورفل ہوں جن کی میں ہڈی پسلی ایک کر چکا ہوں مجھ سے کیسے بچوں گی۔"

وہ اپنا چہرہ اس کے کے چہرے پہ جکھا کر بولا

مکث کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جلا رہی تھی اس نے منہ نفرت سے دوسری طرف کیا

"بلکہ اس بند کرو خبردار مجھے بے ہودا نام سے بلایا۔"

چہرہ شدت سے سرخ ہو چکا تھا وہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی مکث کی گرفت سے نکلے انسو اپنی بے بسی سے چھلکنے کے لیے بے تاب تھے

وہ بار بار جھٹکے دیں رہی تھی خود کو اور مکث کی گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی

جارہی تھی آخر میں تھک کر وہ شدت سے رو پڑی

"چھوڑوں مجھے خدا کے لیے کیوں میری امی کی بات سچ کر رہے ہوں کیوں ان کو بتانا چاہتے ہوں میں بد کردار کی بدتر قسم ہوں جو ایک گورے کے ساتھ ہوں۔"  
مکث کی اس بات پہ گرفت ڈھیلی پڑ گئی وہ بہت حیرت سے حیا کو دیکھ رہا تھا  
"حیا!"

"امی پلیز مجھے آپ کے پاس آنا ہے آپ کی حیا کتنی اکیلی ہے ہر کوئی اس کے جسم کو استعمال کرنا چاہتا ہے امی حیا کو ان درندہ نما معاشرے سے بچالے امی میں اکیلی ہوں امی پلیز مجھے یہاں سے نکال دیں  
مکث پہ عجیب سی کیفیت تاری ہوگی حیا اب کی بار انگلش میں بولے جارہی تھی  
مکث کو لگا جیسے پچیس سال پیچھے چلے گئے ہوں اسے وہ تڑپتا سسکتا مکث نظر آیا جو  
اپنی ماں کو بلا رہا تھا جو اس جہنم سے نکالے اسے حیا اپنی جگہ جبکہ ملنر خود میں  
محسوس ہوا

اس کو ایک دم وحشت طاری ہوگئی اس نے حیا کو چھوڑ دیا  
اور دیوار کا سہارہ لیا اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی  
"ممی!"



وہ زور سے چیخا

کے حیا روتے ہوئے ڈر گئی اس نے مکث کا چہرہ دیکھا جس کا چہرہ سرخ اور بلیو  
انکھیں سیاہ کالی ہوئی وی تھی جو دیوار کو ایک دم وحشت زدہ ہو کر مکا مارنے لگا  
حیا ایک دم اچھلی وہ مکث کا جنونی انداز دیکھ رہی تھی

جو چیخ رہا تھا

"مم مکث تم --"

"چلی جاو یہاں سے سب مجھ سے نفرت کرتے سب کو مجھ سے گھن محسوس ہوتی  
ہے کے مجھے بیچنے پہ تُل گئے۔"

وہ اتنا زور سے چلایا کہ حیا کا دل منہ کو آگیا اسے سمجھ نہیں آئی مکث کو کیا ہوا  
ہے لیکن ڈر اتنا تھا کہ وہ

وہاں سے تیزی سے بھاگی مکث نے سر دیوار پہ ٹکا لیا اور آخر میں سسک پڑا

وہ دروازہ زور زور سے پیٹنے لگی

"امی پلیز دروازہ کھولے امی آپ کو اپنی حیا پہ یقین ہونا چاہیے ہارون بھائی پلیز آپ مجھے ایسے باہر نہیں نکال سکتے پلیز کھولے میں کیسے رہوں گئی میں قرآنِ پاک پہ ہاتھ رکھتی ہوں یہ سب ازکا کی چال ہے پلیز کھولے ابو!"

اچانک کئے کی بھونکنے کی آواز پہ وہ اُچھل پڑی  
اور گھبرا کر اٹھی اسے گلی کے کونے میں کافی گئے چلتے ہوئے نظر آرہے تھے ڈر  
سے اس کا چہرہ سفید ہو گیا  
وہ تیزی سے بھاگی

کتوں کی بھونکنے کی آواز ابھی تک جاری تھی  
حیا نے جتنی جان بھاگے میں لگا سکی اس نے لگائی اور وہ اتنی تیز سے چل پڑی  
لیکن یہ ناممکن تھا کیونکہ کے سامنے موٹرسائیکل کو دیکھ کر وہ بے اختیار چیخ پڑی

اس نے دروازہ کھولا دیکھا وہ بستر پر سوئی ہوئی وی تھی بلینکٹ اس کے منہ تک  
گیا تھا جیسے شاہد وہ خود کو چھپا کر رو کے سوئی وی تھی  
مکث آہستہ سے چل کر بستر کے کونے پر بیٹھ گیا

وہ جب بھی ٹنریا ہسٹرک ہو جاتا تھا وہ اپنا سکون شراب سے یا عورت سے اُتارتا تھا  
اور جو لڑکی سامنے بستر پر لیٹی تھی وہ اس کی محبت تھی اس کی اوبسیشن حیا فاطمہ  
اس کی زندگی کے لیے اتنی اہم ہوئی اس نے کبھی سوچا نہیں تھا

وہ مزید جگھا اور اس نے بلینکٹ ہٹایا

دیکھا وہ سوئی وی تھی اس کی پلکیں ابھی تک بھگی ہوئی تھی ناک اور گال سرخ  
انار کی طرح ہوئے وے تھے

مکث کا دل دھڑک اٹھا ایسا حُسن اسے مجبور کر رہا تھا کہ وہ اس کے قریب ہوں  
اسے حیا کی ریکالشن کی پروا نہیں تھی وہ مزید جگھا انگلی کی پوروں سے اس کے  
منہ پر بالوں کی لے ہٹائی

فون کال پر وہ چونکہ اور پھر حیا کی آنکھ نہ کھل جانے پر تیزی سے اٹھا

وہ تیزی سے چیختے ہوئے ہی اور اس نے سامنے دیوار کا سہارہ لیا لیکن اس کا پیر  
کچڑ میں پھس گیا

لمبے لمبے سانس لیے پھر سوچا وہ بچ کیوں گئی اس سے مر جانا چاہیے تھا وہ کیوں  
ہی مر جاتی جب اس کا کسی نے بھروسہ ہی نہیں کیا اس کو گھر سے نکال دیا  
کوئی ماں باپ اتنے سفاک کیسے ہو سکتے ہیں مار لیتے پیٹ لیتے کسی سے بیا دیتے  
لیکن بے دخل کر دینا پھر اس نے سوچا میں نے کچھ کیا ہی نہیں تو مجھے سزا  
کیوں ملی آج اس نے اپنے اللہ سے روتے ہوئے شکوہ کیا پھر دماغ میں آیا کہاں  
جائے اب ایک ہی ٹکھنہ ہے درلaman اور اس کا سوچتے ہوئے اس کا معصوم سا  
دل کانپ اٹھا ماں باپ کے بغیر وہ بھی صرف پانچ منٹ ہوئے خود کو کتنی غیر  
محسوس کر رہی تھی کتنی پریشانی کا اسے سامنا کرنا پڑا  
"میرے اللہ تو نے مجھے کس آزمائش میں ڈال دیا جبکہ میں نے کچھ کیا ہی نہیں  
ہے"

وہ تڑپ تڑپ کر اس سُنسان علاقے پہ رو رہی تھی  
"آب کہاں جاؤں گی میں۔"

اس نے بے اختیار سوچا

وہ اس جگہ سے باہر نکل ائے تھے  
یہ جگہ بار کے پچھے ہی تھی لیکن کافی تنگ اور اندھیری جگہ تھی  
"آب کس طرف سے جائے  
۔"

مکث نے پوچھا  
"میرے خیال میں ہم نکل تو ائے ہیں لیکن اگے کا مجھے نہیں پتا کہ کیا کرنا  
ہے۔"

وہ بھی اس تنگ جگہ کو پریشانی سے دیکھتے ہوئے بولی  
مکث نے کہا "ایک کام کرتے ہیں ہم لیفٹ سائڈ سے چلتے ہیں"  
"لیفٹ سے کیوں؟"

وہ اُجھی

"کیونکہ لیفٹ ٹھیک ہے کوئی بھی رائٹ چیز میرے لیے نہیں بنی میری قسمت ہی  
پھوٹی ہے اس لیے صبح کا تو سوال نہیں پیدا ہوتا۔"



ملک کے فیلسفی اس کی سمجھ میں نہیں آئی لیکن اس کی تلقید میں چل پڑی وہ خوش قسمتی سے صبح جگہ پہ جا رہے تھے اور وہ سڑیٹ میں پہنچ گئے

"آب کیا کرے۔"

پیم بولی

ملک کچھ سوچ رہا تھا

"ایسا کرتے ہے ہم۔۔۔۔۔"

"وہ رہے !!!"

ملکث اور پیم نے دیکھا دو بندے وہ بھی ملنر کے ان کو دیکھ چکے ہے ان کی سانس رُک گئی

حیا کی انکھ کھلی دیکھا صبح کے دس بج رہے تھے  
وہ بے اختیار اُٹھی آج فجر کے لیے اُٹھ ہی نہیں سکی  
"آف میرے اللہ اتنا کیسے سو گئی۔"

اس نے کسبل ہٹایا  
وہ واش روم گھسی کل رات وہ مکث کے ریکاشن کو سوچ رہی تھی  
اس نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے  
پھر وضو کر

کے قضا پڑھی اور باہر نکلی باہر بالکل جامد خاموشی تھی  
اس نے ارد گرد دیکھا پھر سوچا وہ آفس چلا گیا ہوگا  
وہ بلکنی کی طرف آگئی اس نے پروگ کے اس بے انتہا خوبصورت جگہ کو دیکھا جس  
پر وہ قید تھی وہ سوچتی وہ رینزل ہے جس کو اس ٹاور میں قید کیا ہوا ہے صبح کی  
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کو سکون بخش رہی تھی زندگی اس سے کہاں تک لیے کر  
جائے گی اتنی چھوٹی سی عمر میں اس سے کتنے امتحان جھیلنے پڑے گئے  
اس نے گہرا سانس لیا جب اس سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی وہ بے اختیار ٹھٹھکی  
اس وقت کون ہو سکتا ہے

"فریڈی تم نے مکث کو تو نہیں پتا لگنے دیا کہ ہم یہاں پہنچ گئے ہیں۔"  
یہ کسی انٹرش اکسڈنٹ والی عورت کی آواز تھی حیا نے سوچا وہ وہاں جائے

"ایس مام بھائی کو کیا بھائی کے بندوں تک کو خبر نہیں ہے ہم یہاں پہنچ گئے ہیں  
"۔

یہ کسی جوان لڑکے کی آواز لگ رہی تھی  
ایک عورت اس طرف آئی وہ چونکی لیکن اتنی حیران نہیں ہوئی  
حیا کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ ان کو دیکھنے لگی وہ بہت ینگ لیکن مڈل ایج عورت  
تمہیں شاہد چالیس کے قریب بلیک پینٹ اور بلیک ٹاپ بروان بالوں کو جوڑا باندھے  
انکھوں میں آئی سائٹ گلاس بہت گریس فل لک دے رہی تھی  
"ویل ہیلو یو مسٹ بی مکٹ فرینڈ"۔

وہ مسکراتے ہوئے حیا کے طرف آئی  
فریڈی اس طرف آیا تو حیا کو دیکھتے ہوئے منہ کھل گیا

"واو! یہ بھائی کی نیو گرل فرینڈ مائی گاڈ واٹ ا بیوٹی"  
حیا کو اس کے کمنٹ پر غصہ چڑھا

واقی میں اس کمنٹ پر وہ مکٹ کا بھائی ہی ہو سکتا ہے بے غیرت!  
"آئی ایم ڈاکٹر ونسیا یو؟"۔

"حیا۔"

حیا گھبرا کر بولی

"واو! واٹ اڈفرنٹ نیم۔"

انہوں نے مسکراتے ہوئے حیا کے گال کو چھوا

حیا نے نظریں جھکالی سمجھ ہی نہیں آئی کے کیا رسپونڈ کریں

"میں مکث کی مدر ہوں اور یہ مکث کا چھوٹا بھائی

۔"

"نائس ٹو میٹ یو مس حیا۔"

اس نے ہاتھ بڑھیا

حیا نے اپنا پارہ سنبھلا پھر سوچا اس کا کیا قصور وہ تو اسی ماحول کا حصہ ہے حیا

نے ناچاہتے ہوئے بھی اس سے ہاتھ ملا لیا اس نے فریڈی کو دیکھا وہ مکث سے

بہت ڈفرنٹ تھا اس کی ہائٹ دراز تھی لیکن مکث جتنی نہیں اس کی انکھیں گرین

تھی جبکہ مکث کی بلیو یہ سرخ سفید تھا جبکہ مکث کی رنگت گندمی مکث اور ان میں

ایک چیز کا من تھی وہ دنوں سوٹ میں تھے اور ان کی ال ٹائم براون سٹبل (شیو)

"کم ان سائڈ ڈیر -"

وہ بولی

حیا کو جھر جھری سی ائی وہ مکث کو کیوں سوچ رہی ہے پھر ایک دم ان کو دیکھ  
کر اس کے دماغ میں ایڈیا آیا

وہ بچے ان کو اپنی طرف اتلا ہوا دیکھ کر تیزی سے بھاگے سٹوٹ میں لوگ اتنے  
نہیں تھے لیکن پھر بھی وہ بُری طرح دھکے کھا رہے تھے مکث کو پیم نہیں نظر آئی  
لیکن وہ رُک نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ آب کسی بھی حال میں اس جہنم میں نہیں۔  
جاسکتا تھا وہ اتنی تیزی سے بھاگنے لگا کہ بس وہ اس جگہ سے کیا اس شہر سے  
بھی نہیں بلکہ اس ملک سے بھی بھاگ جانا چاہتا تھا جہاں اس کو ہمیشہ تکلیف  
ہی ملی ہے۔ وہ اس تکلیف اس گندگی کو اپنے اندر سے باہر پھینک دینا چاہتا تھا

حیا سڑک کے پار اکیلی بیٹھی ہوئی وی تھی جب کسی کئی آواز پر چونکی



اس نے سر اٹھا کر دیکھا ایک ضعیف عورت کے ساتھ کالے برقعے میں دو

لڑکیاں تھیں

"بچی تم یہاں کیوں اکیلے رو رہی ہوں کوئی پریشانی ہے۔"

حیا ڈگئی

"وہ وہ۔۔۔۔"

اس سے کچھ بولا نہیں جا رہا تھا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

"ٹھیک تھی کل رات؟"

مکث اور وہ دنوں گولف کھیلنے ائے تھے

جب رائن نے مکث کو شاٹ مارتے ہوئے پوچھا

مکث نے گولف سٹک کو اپنے کندھے پہ رکھا اور اس کی بات سن کر ہنس پڑا

"ہاں بالکل ٹھیک تھی میرے ساتھ بلکہ اس نے مجھے اپنا آپ سونپ دیا تھا اتنا پیار

کیا تھا کہ میں تمہیں بتا نہیں سکتا۔"

رائن کا منہ کھل گیا

"واٹ جیسز اریو سرپس مکثی"۔

You're totally stupid mr Ryan harper you can't  
even understand sarcasm

(تم بالکل بے وقوف ہوں رائن ہارپر تمہیں طنز بھی نہیں سمجھ میں آتا)

رائن نے سر جھٹکا

"ویلے ایک بات بتاؤں"۔

وہ دنوں آب وین میں بیٹھ چکے تھے رائن ڈرایو کر رہا تھا جبکہ مکث اس کے ساتھ  
بیٹھا ہوا تھا

"ہاں بولو مسٹر رائن آب کتنے سوال باقی ہے"۔

"مسٹر مارٹن آب یہ چوہے بلی کا کھیل ختم کرو اور میرا خیال ہے حیا سے شادی  
کرلو"

"ہاں جیسے بہت آسان ہے نا میرے لیے"۔

مکث نے اپنے سر سے کیپ اُتاری

"عجیب بات ہے آج تک مکث کسی چیز سے نہیں ہارا وہ ایک لڑکی سے ہار بیٹھا"۔

رائن نے جوش دلانا ضروری سمجھا  
مکث نے کیپ اس کے منہ پہ ماری  
"کیا کر رہا ہے میں ڈراؤ کر رہا ہوں۔"  
رائن جھنجھلایا

"تو نے کی ابھی تک کی کیلن سے شادی؟"  
"ہماری بات اور ہے کیلن ابھی منٹیل ریڈی نہیں ہے لیکن پھر بھی میرے  
ساتھ رہتی تو ہے۔"

"اسی طرح حیا بھی میرے ساتھ رہتی ہے۔"  
مکث نے اسے دیکھتے ہوئے آبرو اٹھائے  
"او کم ان مکث کیلن خوشی سے رہتی ہے جبکہ حیا جنگلی بلی والا حال میں۔"  
"اے خبردار میری بے بی گرل کے بارے میں ایسا سٹوپڈ کمنٹ کیا لگاؤں گا  
ایک۔"

مکث نے اس سے گھورا  
"اچھا یار سوری آب بتا یہ بال کہاں پھینکی ہے تو نے ایسے ہی ڈراؤ کر رہا ہوں۔"

"اُدھر رائٹ پہ ہے وہ جہاں فلیگ نہیں لگا اُدھر"۔

ملکث نے اشارہ کیا

اس نے دروازہ کھولا

اور اندر داخل ہوا جب دیکھا تو آنکھیں حیرت سے پھیل گئی  
فریڈی فٹ بال میچ دیکھ رہا تھا جب دروازہ کھلنے پر فریڈی نے جب منہ اُدھر کیا تو  
خوشی سے اٹھا

"برو آئی ایم بیک"۔

فریڈی اچھلتا ہوا ملکث کے گلے لگ گیا  
ملکث نے مسکراتے ہوئے اس زور سے بھینچا  
"کب آئے تم اور ماما کہاں ہے"۔

فریڈی اس سے الگ ہوا

ملکث نے اپنا کوٹ ٹھیک کیا

"او کم ان بردار آپ کے یہ عادت کب بدلے گی۔"  
مکث نے دیکھا ممی کچن سے نکل کر اس کے پاس ارہی تھی  
لیکن مکث کو محسوس ہوا جیسے وہ خفا ہے  
"مکث میری جان۔"

وہ ہنستے ہوئے ان کے گلے لگ گیا  
"ممی آپ نے تو اتنا امیزنگ سپرائز دیا ہے۔"  
"اچھا لیکن تم نے بھی بڑا امیزنگ سپرائز دیا ہے۔"

مکث کو اچانک حیا یاد آئی وہ گھبرا اٹھا  
"ممی میں ایک سکینڈ آیا ابھی!"  
مکث تیزی سے گیا اور کمرے کی طرف بھاگا  
"حیا! حیا!"

وہ واش روم کی طرف گیا وہاں پہ نہیں تھی  
وہ پھر باہر نکلا بالکنی میں نہیں تھی مکث نے دوسرے کمرے میں دیکھا جہاں  
جہاں نہیں مل رہی تھی مکث کے چہرے پر وحشت پھیل رہی تھی



"مکث! "ونیساتیزی سے اس کے پاس آئی لیکن مکث پھرتی سے اوپر گیا  
"مکث وہ چلی گئی ہے۔"

ممی ک آواز نے اس کے قدم ساکت کر دیں

وہ سرٹھیوں پہ کھڑا رہا

ممی چونکی انہیں مکث کا اس لڑکی کے لیے انداز بڑا عجیب لگا  
مکث مڑا "وہ کیسے جاسکتی ہے نہیں شی کانٹ لیو می۔"  
"مکث کیا بات ہے ایسا کیوں ریکاٹ کر رہے ہوں۔"

ونیساک آواز میں پریشانی تھی

مکث نے انہیں دیکھا

"آپ نے جانے دیا سے ورنہ وہ نکل ہی نہ سکتی۔"

مکث کی آنکھوں میں پہلی بار ونیسا کے لیے شکوہ آیا

"بروٹیک لیٹ ایزی اس نے کہا میری دوست کا آکسیڈنٹ ہو گیا ہے مجھے اس سے

ملنے جانا لیکن چابی کا مسئلہ ہے ممی بھی اس کی بات پہ حیران ہوئی اور انہوں

نے کہا یہ لو چاہی وہ خوشی سے ان کے گلے لگ گئی اور تیزی سے باہر نکلی وہ آپ  
کی گرل فرینڈ تھی کیا؟"  
مکث نے اپنا سر تھام لیا  
"مکث مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے کون تھی وہ لڑکی جس کے جانے سے تم ایسا بیکاٹ  
کر رہے ہوں۔"

ونسیا اس کے قریب آگئی  
مکث نے زور سے دیوار کو پیچ مارا  
وہ دنوں ڈر کے مارے اچھل گئے  
مکث تیزی سے نیچے سرٹھیوں سے اترا اور باہر نکلا  
"اسے کیا ہوا ہے فریڈ۔"

ممی آہستہ سے بولی انہیں لگا کچھ غلط ہو گیا ہے

مکث اس کے گھر پہنچا اور دروازہ زور سے پیٹا  
"جیا دروازہ کھولو۔"

"حیا ائی سیڈ اوپن دی ڈور -"

"حیا!"

وہاں پر کوئی جواب نہیں پایا

"دیکھو حیا تم مجھے اس طرح چھوڑ کر نہیں جاسکتی -"

"حیا!"

مکث نے پوری جان ٹھوکر مار کر دروازہ کھولا کیونکہ دروازہ اتنا مضبوط نہیں تھا

اندر ا کے دیکھا اندھیرا تھا

مکث نے سوچ کو ڈھونڈا پھر ایک دم روشنی گل ہو گئی

وہاں پر کوئی نہیں تھا

حیا! کدھر ہو سکتی ہے پھر اس نے واش روم دیکھا وہاں پر کوئی نہیں تھا مکث کو

اتنا غصہ چڑھا کہ دنیا کو تہس نہس کر دیں

وہ اس سے چھوڑ کر نہیں جاسکتی

اس نے ایک بار پھر دیوار کو مکا مارا کہ اب اس ہاتھ میں خون نکلنے لگا تھا تکلیف

بھی شدید تھی لیکن اسے یہ تکلیف محسوس ہی نہیں ہو رہی تھی اسے تو حیا کے

چھوڑ جانے سے ہو رہی تھی پھر کچھ سوچا "نہیں وہ ادھر ہی ہوگی کہاں جاسکتی  
پوری دنیا سے ڈھونڈ نکالو گا۔"  
مکث تیزی سے نکلا

حیا جیسے ہی ٹرین کے اندر آئی روپیہ انٹی کو دیکھا تو وہ وہ ان کے گلے ملی  
"تھینک یو انٹی آپ کے بنا کچھ نہ ہوں پاتا۔"

وہ اس سے الگ ہو کر مسکرائی  
"فل حال ریلکس ہو کر جاؤں ایک مہینے میں واپس اجانا تب تک اس لڑکے کا بھی  
بھوت چڑھا ہے پاگلپن کا ختم ہو جائے گا۔"  
حیا پھیکا سا مسکرائی

"پتا نہیں انٹی جس شخص کے اندر میں نے اتنی شدت دیکھی ہے مجھے تو دل میں  
خوف پیدا ہو گیا ہے جیسے میں دنیا کے کسی کونے میں بھی ہوگی تو وہ ڈھونڈ نکالے  
گا پہلی بار کسی لڑکے کے لیے اپنے لیے اوپریشن دیکھی ہے وہ بھی جو میرے  
مزہب سے تعلق ہی نہیں رکھتا۔"

وہ گہرا سانس لیتے ہوئے بولی  
"ہوسکتا ہے تمہیں اللہ نے کوئی بڑی ذمہ داری سنو پ دینی چاہی پر تم میں ہمت  
نہیں تھی اسے اٹھانے میں۔"

رومیہ انٹی کی ذومعانی بات نے حیا کو ساکت کر دیا  
ایسی بات کیلن نے بھی کچھ اس طرح کی تھی لیکن اس سب کا کیا مطلب ہوا  
؟

"انٹی آپ کہنا کیا چاہتی ہے؟"  
حیا کے ماتھے پہ پیسنہ آگیا۔ دل جیسے گر رہا تھا انکھیں ہر ساسی انہیں دیکھے جارہی  
تھی

"حیا مجھے نہیں پتا اس کا جواب تمہارے پاس ہے تمہیں زیادہ بہتر پتا ہوگا ہاں اتنا  
ہے تم پروگ ہی کیوں ائی تمہاری کیا تک تھی پروگ میں آنے کی۔"  
"انٹی میں پروگ اپنی مرضی سے نہیں ائی۔"

حیا کو عجیب سی جھنجھلاہٹ ہوئی یہ انٹی کیا ٹاپک لیے بیٹھی ہے  
"ہاں تو کسی مقصد سے یہاں لائی گئی ہوں۔"



ان کی باتیں اسے سمجھ میں آرہی تھیں لیکن خاموش رہی بعض دفعہ آپ کو سب سمجھ میں آرہی ہوتی ہے لیکن آپ سمجھنا نہیں چاہتے زندگی میں شاہد اللہ اس سے کچھ سوچ رہا تھا ایک بھاری ذمہ داری لیکن وہ اٹھانا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہ خود سے ڈر رہی تھی بھلا ایک اُنیس سال کی لڑکی ماں باپ کو اپنی پارسائی کا یقین نہیں دلا سکی بھلا وہ ایک انسان کو اللہ کے قریب کیسے لاسکتی ہے وہ خود کو لائق نہیں سمجھتی کہ وہ ذمہ داری اٹھائے ہاں دل میں ایک خلش سی ضرور ہو رہی تھی کہ اللہ شاہد اس سے خوش نہ ہوں وہ انسان اس کے کہنے پر اپنی ملین ڈالر کی پینٹنگز نکال کر باہر پھینک سکتا ہے، اس کی عزت بچا سکتا ہے وہ بھی اپنی عزت سمجھ کر، جب تک وہ اس کے گھر رہی اس نے اس کو بے ابرو بھی نہیں کیا تو وہ اس انسان کو کیوں نہیں بدل سکتی تھی وہ اسے اپنی منوا سکتی تھی۔

جو جو حیا سوچتی جا رہی تھی اس کے دل میں بے چینیاں بڑھتی جا رہی تھیں انکھیں بار بار نم ہو رہی تھیں

کل صبح اس کی روم کی فلائٹ تھی وہ انٹی رومیسہ کے ساتھ پروگ چھوڑ کر دوسرے شہر روانہ ہو گئی تھی

گئی تھی Venice لائبرے نے کارل سے شادی کر لی تھی اور وہ کارل کے ساتھ  
رومیہ انٹی نے اسے اپنی دوست کے گھر چھوڑ کر واپس پروگ آجانا تھا حیا پہلی بار  
دیکھ رہی تھی زیلن پروگ Ziln کے دوسرے شہر Czech Republic  
کی بانسبت بہت چھوٹا تھا قدرے خاموش اور پرسکون ٹاون تھا یہاں پہ وہ سیدھا  
خوبصورت سے کیرج پہ بیٹھے تھے

حیا نے کبھی سوچا نہ تھا کہ وہ ایسے ونڈرز اکسپرینس کریں گی تین چار سال پہلے  
اتی تو کھل کر خوشی سے انجوائی کرتی مگر اب آزمائش کے پہاڑ اتنے بھاری ہے کہ  
وہ کھل کر بھی اس خوبصورت شہر کو دیکھ کر انجوائے نہیں کر سکتی  
رومیہ انٹی نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا  
حیا نے انہیں دیکھا

"حیا ریلکس رہوں بچے یہ دیکھوں کتنی خوبصورت جگہ ہے آج کا پل ہے اسے جیو  
کل کی اور پیچھے کا سوچنا چھوڑ دو کل کا کچھ پتا نہیں ہے اور پیچھے کا وہ گزر گیا جو  
ہے ابھی ہے تم نے حیا ایک دفعہ بھی مسکرائی تمہاری مسکراہٹ تو دل موہ لیتی  
ہے۔"

حیا پھیکا سا مسکرائی

"انٹی یہ مسکراہٹ تو میرے سگوں نے چھینی ہے میرے اپنے جن سے میں نے  
بہت پیار کیا ان پر جان قربان کی زرا سی تکلیف ان کو ہوتی تو مجھے اس سے دگنی  
ہوتی ان کی عزت میری عزت تھی بھلا میں اپنی عزت کیوں تباہ کرتی۔"  
حیا کی آواز بھرا گئی

"اچھا چھوڑوں او پہلے اس چھوٹے سے کیوٹ سے ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہیں  
پھر روبینہ کے گھر جائیں گے مجھے پتا ہے تم کسی کے گھر اتنا نہیں کھا پاؤ گی  
۔"  
حیا سر ہلا کر آگے دیکھنے لگی

واقی میں اسے آب اپنا سوچنا چاہیے کچھ کرنا چاہیے زندگی غم کے نام پر وہ آب نہیں  
جینا چاہتی تھی وہ پڑھے گی آگے بڑھی گی ہاں دل میں درد ہے تو کیا ہوا سب کی  
زندگی میں برابر ملزاتے ہیں لوگ عورتوں کے ساتھ نجانے کیا کیا ظلم ڈھاتے ہیں  
نوائے پرسنٹ عورت برادشت کرتی ہے باقی زندگی ختم کر لیتی ہے یا زندگی روتے غم  
مناتے گزار لیتی ہے

عورت برداشت کا نام ہے اسے ان نوئے پرسنٹ عورت میں ہونا ہے جو اس دنیا کا مقابلہ کرتی ہے صبر سے حالات کا سامنا کرتی ہے وہ آب کبھی نہیں روئے گی آب ہمیشہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر ہوگی جب ازکا اور شاہ زیب غلط ہوکے خوش ہے زندگی انجوائے کر رہے ہے تو وہ بے گناہ ہوکر کیوں ناچے اللہ کا شکر ادا کریں جو آب تک اسے محفوظ رکھا جو اس دو وقت کی حلال روٹی دیتا ہے چھت تو انے جانے والی چیز ہے آب بھی وہ ایک اچھی جگہ پہ ہی جا رہی ہے اس سے خوش ہونا چاہیے

حیا سوچتے ہوئے مسکرا آٹھی اور یہ اس کی سچی مسکراہٹ تھی

"فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔"

رائن چکر لگاتے ہوئے فون ملا رہا تھا

"مجھے بہت ڈر لگ رہا رائن کہی مکث کو کچھ۔"

ونیسا نے اپنا سر تھام لیا

"انٹی آپ فکر نہ کریں مکث کو کچھ نہیں ہوں گا۔"



رائن نے انہیں اپنے ساتھ لگایا  
"مجھے نہیں پتا تھا وہ اس لڑکی سے اموشنلی ایچ ہے  
وہ بھی ایک مسلم لڑکی سے۔"  
وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی  
"انٹی ہمیں بھی نہیں پتا تھا مکث اتنا دیوانہ ہو جائے گا اس کا۔"  
اچانک فون کی بیل پر رائن نے بنا دیکھے فورن اٹھایا  
"ہلیو رائن ہارپر سپیکنگ کیا اچھا تم ادھر ہی رہو میں ابھی آیا۔"  
"رائن کس کا فون تھا مکث کا کچھ پتا چلا۔"  
"فریڈی کا تھا کہہ رہا تھا مکث ایک بار سے نشے کی حالت میں نکلا ابھی پتا نہیں  
ہے۔"  
"او جیسز پلیر پروٹیکٹ مائی سن۔"  
ونیسا نے انکھوں کو بند کر کے انگلیاں پھساتے ہوئے بولی  
"میں چلتا ہوں۔"  
رائن تیزی سے نکالا



"ارے بچے رو تو نہ -"

"آپ آپ مجھے درلaman کا پتا بتا سکتی ہے -"

حیا روتے ہوئے بولی

"ارے میرا اپنا درلaman ہے میں بھی ان دو بے سہارہ لڑکیوں کو لیے کر جا رہی ہوں

ویسے بیٹی ہوا کیا تھا -"

ان کا لہجہ بہت ہی مٹھاس سے بڑھا ہوا تھا اور حیا کے سر پہ ہاتھ رکھا

حیا نے انہیں سب بتا دیا لیکن اس بچاری کو پتا نہیں تھا جب اندر کے اپنے صبح

نہیں ہے تو باہر والے کیسے ہو گے

"او ہو میری بچی کتنی ظالم نکلی تمہاری بہن اللہ ایسی بہن کسی کو نہ دیں او

میرے ساتھ میں دو گی تمہیں سہارہ -"

حیا کو اس وقت سہارے کی سخت ضرورت تھی اور انٹی کے مٹھاس نے اسے

تھوڑی تسلی دی اور ان کے ساتھ چل پڑی۔

"کچھ پتا چلا فریڈی -"

رائن وہاں پہنچ چکا تھا

"یار پولیس والوں کو رپورٹ لکھوا دی۔ ہے لیکن بھائی کے نٹے والی حالت میں

مسئلہ نہ ہو جائے۔"

"اوہو اس کی فکر نہ کرو چارج ہی کریں گے لیکن فل حال اس کا پتا لگنا ضروری

ہے مجھے اس بندے کی سمجھ میں نہیں آتی کیا چاہتا ہے وہ۔"

"یار رائن یہ مکث بھائی تو ایسے نہیں تھے اس لڑکی میں ایسا کیا تھا جو بھائی ایک

دم ایسے ہو گئے وہ تو بہت کنٹرول فریک تھے ہر چیز اپنی کنٹرول میں رکھنا پسند

کرتے تھے۔"

یہ جواب تو رائن کے پاس بھی نہ تھا اس نے زندگی کے پورے پندرہ سال مکث

کے ساتھ بتا دیں لیکن اس معاملے میں مکث کو نہ سمجھ سکا

مکث اس کا ہائی سکول کا بیسٹ فرینڈ تھا

مکث سے اس کی ملاقات لندن میں ہوئی تھی رائن کو مکث بہت اچھا لگا کیونکہ وہ

تھا ہی ڈفرنٹ چپ چاپ اپنے کام سے کام رکھنے والا اگر بات اٹھا لیتا تو اس کی

باتوں میں اتنا وزن ہوتا کے لوگ اس کی بات پہ ایگری نہ کرتے نا ممکن! شارپ  
سکولرشپ پر تھا

کوئی دوست نہ تھا بہت صفائی پسند ہر چیز میں ڈسپین اور نیٹنس ہوتی تھی رائن  
نے بہت کوشش کی اس سے بات کرنے کی لیکن مکث ہر بار اس کی کوشش  
ناکام کر دیتا

ایک فٹ بال میچ تھا جس پہ مکث نے حصہ لیا تھا رائن کو خوشی ہوئی کیونکہ مکث  
نہ کبھی سپورٹ اکٹوٹی میں حصہ نہیں لیا کھیلنے وقت رائن کلک مارتے ہوئے گر  
پڑا مکث نے اس کو پھرتی سے اٹھایا اور گول کیا اس میں ان کی ٹیم مکث کی وجہ  
سے جیت گئی اور رائن نے اس وقت جب ایک بار دوستی کا ہاتھ بڑھیا تو مکث نے  
خوش دلی سے تھام لیا

رائن کو مکث کی سمجھ میں نہیں آئی پہلے وہ لوگوں سے بھاگتا تھا اور پھر وہ دھرا دھر  
میچ کھیلنے لگا بے شمار لڑکیوں سے دوستی وہ اپنے ٹائم کا مشہور پے بوئی بن گیا اتنا  
مشہور کے ہر کوئی بندہ مکث سے بات کرنا چاہتا رائن کو حیرت ہوتی اس سے مکث

unpredictable کچھ بھی نہ چھپاتا اس پر بھی حیرت ہوئی مکث بہت ہی

قسم کا بندہ تھا complicated اور

اس ٹائم بھی رائن کو سمجھ میں نہیں آئی اور آب بھی نہیں بہت ہی عجیب  
دھوپ چھاواں قسم کا بندہ تھا لیکن رائن کو بہت عزیز تھا کیونکہ مکث نے اپنا دکھ  
رائن کے علاوہ کسی کو نہیں بتایا رائن کو ہی اس نے اپنے پہلے پروجیکٹ میں  
شامل کیا بنا کسی انویسٹمنٹ کے کیونکہ رائن بھی امیر نہیں تھا اور پھر ان دو  
دوستوں نے ایک فون لیپ اسٹیبلش کی جو ٹریکنگ سسٹم پر مبنی تھی وہ اتنی  
کامیاب ہوئی پھر مکث نے ایک اور اسٹیبلش کی جو لوگ کہی بھی بیٹھے بیٹھے اپنے  
کپڑے اور سکیچرز ڈیزائن کر سکتے تھے

اس نے اتنی دھوم مچائی کے مکث اور رائن نے ایک ہوٹل خرید لیا اسی طرح  
بے شمار ہوٹل، گھر، لینڈز خریدنے لگے پھر مکث نے پروگ سیٹل ہونے کا فیصلہ  
کیا ونیسا کو اعتراض تھا پہلے بھی مکث لندن سے پڑھنے کے بعد  
سڈنی چلا گیا اریکٹیکچر پڑھنے اس کے بعد اپنے آرٹ کا شوق پورا کرنے کے لیے  
اس نے ایک سال اٹلی سے کورس کیا وہ اتنے عرصے لندن ہی نہیں آیا کام کے



سلسلے میں ونیسا کیوں نہ اعتراض کرتی ان کے کہنے پہ ہمیشہ کہتا آپ طے میرے  
ساتھ لیکن مجھے لندن جانے پہ مجبور نہ کریں لندن مجھے سخت زہر لگتا ہے  
تو وہ اس کی بات پر چپ کرجاتی کیونکہ مکث کو اس ٹاپک پہ ہمیشہ تکلیف ہوتی  
پروگ میں سٹل ہو کر اس نے کلبز کے بزنس کے ساتھ ایرلائن کھولی ونیسا کے نام  
پر اتنی ترقی کے باوجود بھی وہ خوش نہیں تھا خود کو ادھورہ اور نامکمل محسوس کرتا تھا  
جب حیا اس کی زندگی میں آئی اسے لگا جیسے سب کچھ پالیا ہے اس نے  
اس میں ایک ایسا سپارک تھا جو مکث کو ایک الگ روشنی دکھائی فل حال وہ روشنی  
اس پر کھلی نہیں تھی لیکن حیا کے جانے کے بعد وہ تو اندھیروں میں چلا گیا تھا  
رائن نے ہر جگہ اس کا پتا کروایا لیکن اس کا کہی پتا نہیں تھا  
رائن نے مکث کو ہزار کال کر ڈالی  
"فریڈی کچھ پتا چلا؟"

"نہیں بھائی تو جیسے غائب ہو گئے ہیں میرے نہیں خیال وہ پروگ میں ہوں۔"  
"کدھر ہوگا یہ گدھا او نو مجھے پتا ہے وہ آب کدھر ہوگا۔"  
"کدھر رائن!"



Aeroklub praha letnanay "فریڈ ابھی اسی وقت

چلوں۔"

"او جیسز بھائی کہی مارٹن پلیر تو نہیں لے گئے۔"

"مجھے یہی لگ رہا اور اگر ایسا ہوا تو پھر لعنت ہوں اس پر۔"

رائن دانت پیستے ہوئے بولا بس نہیں چل رہا تھا ملکٹ کو شوٹ کر دیں۔

حیا درمان آگئی لیکن یہ درمان لگ ہی نہیں رہا تھا یہ تو گویا ایک سنسان علاقے میں بڑی سے کھوٹی تھی

پرہاں کے لوگ کافی اچھے تھے کافی ملنسار اور رکھ رکھاؤ والے اور حد تک پڑھے لکھے

حیا کو حیرت کے ساتھ خوشی ہوئی یہاں پر جو درامن کا نقشہ بنایا ہوا تھا یہ تو اس

الگ تھا یہ جن کا تھا وہ عصمت بانو تھی جو حیا کو ساتھ لیکر آئی تھی سب ان کی

بہت تعریف کرتے تھے حیا کو بھی بہت اچھی لگتی تھی انہوں نے حیا کو کہا تھا

وہ اپنا ایسے لیول کا اگزام دے سکتی ہے اور حیا کو دلی خوشی ہوئی تھی وہ کسی

طرح پڑھ لکھ کرامی کو منالے گی لیکن جانتی تھی یہ مشکل تھا لیکن وہ اپنی بے

گناہی ثابت کرنے کے لیے کچھ بھی کرے گی

جب اس نے کہا تو انہوں نے کچھ مہینوں کے لیے ٹال دیا اس بار حیا کو واقعی  
عجیب لگا

اسے روم میں ائے ہوئے چار دن ہو گئے تھے شادی کی تیاریاں ہو رہی تھیں جن کی  
وہ دیکھ بال کر رہی تھی

مسز سہان ان کی پوتی علیہ کی شادی تھی اور علیہ نے خاصا دھوم دھام کی  
شادی کی ڈیمانڈ کی تھی اس نے حیا کو بھی کہا کہ وہ اس کی فنکشن میں بڑھ  
چڑھ کر حصہ لے گی اور اس کے ساتھ شاپنگ بھی کرے گی حیا نے منع کر دیا  
لیکن علیہ نے اس کی نہیں سنی وہ آج اسے شاپنگ مال لے گئی علیہ بہت  
باتونی تھی ہر چیز کے بارے میں بتائی جا رہی تھی حیا بس ہلکی سی مسکراہٹ پہ  
سر ہلا کر سن رہی تھی

"ارے واو ایسکریم حیا تم یہ بیگ پکرو میں ابھی لائی ویلے کون سا فلیور لو گی۔"

Strawberries because you smell like that  
absolutely divine and breathtaking

مکث کی آواز اس کی کانوں میں گونجی حیا ایک دم گھبرا اٹھی "یہ کیا ہو رہا ہے مجھے  
"

"حیا بتاؤ نا؟"

حیا آہستہ سے بولی "جو تمہیں پسند ہوں -"

"اچھا ٹھیک ہے -"

"یا اللہ یہ مکث میرے سر پر کیوں سوار ہو گیا ہے

کل رات کو بھی مکث سپنے میں آیا جب وہ اس گھیرے میں لے کر پوچھ رہا تھا تم  
ٹھیک تو ہوں ایلے بے شمار سے خیالت اس کے زہن میں آرہے تھے مکث کی  
باتیں اس کے کانوں میں گونج رہی تھی

اس نے اپنے آپ کو جھٹکنے کے لیے ادھر ادھر دیکھنا شروع پھر اس نے ایک  
شاپ میں دیکھا جہاں بے شمار ٹی ویز گے ہوئے تھے ان میں نیوز چینل چل رہی  
تھی کچھ میں اور حیا اپنے دماغ کو مکث کی سوچ کو دور رکھنے کے لیے غور سے  
دیکھنے لگی

Multimillionaire Maximilian Martin didn't  
survive from the recently martin player crash in  
Bohemian forest

یہ الفاظ تھے یا بم دھماکا جو حیا کے اعصاب کو بُری طرح توڑ ڈالا

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا مکث کیسے جاسکتا وہ -"

"حیا یہ لو اُسکریم -"

لیکن حیا کو ہوش ہوتا تو وہ دھرم سے نیچے گری

"دھرم ہے مارٹن پلیئر؟"

"وہ تو فلائی آف کر گئی - منیجر نے اسے بتایا

"تم نے مکث کو کیسے دی پاگل تو نہیں ہو گے وہ نئے میں تھا -"

رائن غصے سے دھاڑا

"ایم سوری میری شفٹ ابھی ہوئی ہے اس سے پہلے کوئی اور تھا -"

"جسینز کرسٹ آب پتا نہیں کیا ہوگا -"

فریڈی پریشانی سے بولا

"مکث تو کیا کر رہا ہے۔"

رائن آہستگی سے بولا

ایک اٹینڈر آیا وہ کافی بدحواس لگ رہا تھا

"کیا ہوا الیکٹ؟" منیول جو کے یہاں کا ہیڈ تھا وہ بولا

"وہ وہ"

---- "وہ وہ کیا؟"

"ابھی ابھی خبر ائی ہے کے مارٹن پلیر نوٹیکیشن میں لاپتا ہو گیا ہے۔"

"واٹ!" وہ تینوں چیخ پڑیں

اس کی انکھ کھلی اس نے خود کو ایک نرم جگہ پر پایا

ہاتھ اس سے اٹھائے نہیں جارہے تھے

جسم میں سخت درد ہو رہا تھا

اس نے اٹھنے کی کوشش کی کے کسی نے اس کا ہاتھ پکرا



"لیٹے رہوں ---"

اس نے دیکھا تو اس کی آنکھ کھلی کی کھلی رہ گئی وہ ہو بہو اس کی کاپے تھے  
فرق یہ تھا ان کے بال اور دھاڑی سفید تھی کپڑے بھی سفید تھے چہرے اتنا پر نور  
تھا کہ مکث ان کو اتنا نہ دیکھ سکا  
"تم تو مجھ پر گئے مکث -"

ان کی آواز پہ وہ کرنٹ کھا کر اٹھا اس کے جسم میں درد ہو رہا تھا لیکن اسے پروا  
نہیں تھی

"آپ کون ہے؟"

وہ بامشکل آنکھ اٹھا پایا سر بھی بُری طرح چکرا رہا تھا  
"لیٹے رہوں بیٹا اتنا نشہ کرنے کو کس نے کہا تھا آپ کو  
کے آپ اپنا اکسیڈنٹ کرواتے بچے اللہ کے کرم سے ورنہ پتا نہیں کیا ہو جاتا۔"  
"مجھے پہلے بتاؤ کہ تم ہوں کون؟"

مکث حلق پھاڑ کر چلایا

"مکث میرے بچے میں تمہارا باپ ہوں حسین آصف۔"

ملک کا چہرہ اس ان کی بات پر سفید ہو گیا

حُسنِ آصف اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا اور خاصا

بدتمیز ہونے کے ساتھ ساتھ اوارہ بھی تھا ظاہر ہے بے شمار دولت پیسہ اور خاص  
کر خوبصورتی ہاں خوبصورتی میں تو وہ بہت بے مثال تھا اس کی خوبصورتی پہ تو ہزار  
لڑکیاں مرتی تھی اور اپنا آپ حُسن کے سامنے رُے کی طرح خود کو پیش کرتی  
اور حُسن کا کیا تھا وہ تو اپنی تعریف اور حسن کی قصیدے سن سن کر خاصا مغرور  
ہو گیا اس نے ساری حد پار کرنا شروع کر دی پھر پڑھائی کے لیے یہ لندن گیا وہاں  
سے اس نے ایم بی بی ایس کرنا تھا وہاں پر بھی اس کی اکٹیویٹز ایسی تھی لیکن  
پڑھائی کے باعث کچھ کم ہو گئی تھی اولویا سے اس کی ملاقات ایک کلب میں ہوئی  
تھی تھی اولویا اس یونانی دیوتا جیسا حسن رکھنے والے شخص سے انسپائرڈ ہو گئی اور جبکہ  
حُسن کو بے تہاشا حُسن بلونڈ بالوں والی اولویا

اولویا شروع میں کال گرل نہیں تھی وہ ایک بہت ہی رِ سپیکٹیبل گھرانے سے  
تھے Catholic تعلق رکھتی تھی اس کے پیرنٹس خاصے سڑک قسم کے

لیکن وہ رولز سے چڑتی تھی اس لیے وہ چھپ کر دوستوں کے ساتھ پہلی بار کلب  
گئی تھی وہاں پر اسے حسین نظر آیا  
حسین نے اسی دن اسے دوستی بڑھائی اور اولویا کے ساتھ اس کے تعلقات بڑھ  
گئے اور اتنے بڑھے کے اولویا پریگنٹ ہو گئی  
"حسین ڈیڈز گنا کل می مجھے بتاؤ آب میں کیا کرو۔"  
اولویا کے چہرے پہ پریشانی تھی  
"کرنا کیا ہے سویٹ ہارٹ بچہ ابورٹ کروالو"  
حسین آرام سے بولا  
اولویا بھی مان گئی اور بچہ ابورٹ کروالیا  
اس کے بعد دو سال الوی کا گرجیشن ختم ہوا تو اس نے حسین کو کہا کہ وہ  
پاکستان دیکھنا چاہتی ہے  
حسین نے اپنے باپ سے کٹ نہیں کھانی تھی لاکھ وہ لبرل ہوتے لیکن وہ ایسی  
چیزیں بالکل بھی نہیں پسند کرتے تھے

حُسن نے ٹال دیا اولیٰ کو حُسن سے شادی کرنی تھی جب بھی وہ حُسن سے ٹاپک چھیرتی حُسن بات کو گھما دیتا ہے اس بار ان کی لڑائی ہوئی اور بہت سخت قسم کی اصل میں حُسن کی فادر نے اس کی شادی اپنے بھتیجی بتول سے تہہ کردی حُسن کو بھی اعتراض نہیں تھا حُسن بے شک جتنا ماڈرن تھا لیکن وہ اب ان مُردوں میں سے تھا جس کو بیوی پاکیزہ چاہیے ہوتی

اس بار اولویا پھر پرگینٹ ہوگی وہ بھی جان بوجھ کر "تمہیں احتیاط کرنی تھی میں نے کیا بکواس کی تھی۔" حُسن چلا اٹھا

"چلاو مت مجھے بچہ چاہیے تھا وہ بھی ہمارا حُسن۔"

"لیکن مجھے نہیں چاہیے سمجھی جاو ختم کرو اس بلا کو۔"

"لیکن حُسن میں اب تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں بے بی ہو گیا تو کیا ہوا اب ہم شادی کریں گے نا!"

۔ "حُسن ہنس پڑا اولویا کو اس کی ہنسی عجیب لگی

"مجھے پاگل گئے نے کاٹا ہے کے ایک عیسائی لڑکی سے شادی کرو گا۔"

اس کے بات پہ اولویا کا دل رُک گیا



"کیا مطلب ہے تمہارا حُسن؟"

"مطلب سمپل ہے میں بھلا کیوں ایک عیسائی لڑکی سے شادی کرو گا میرا دماغ خراب ہے۔"

"تو پھر اس عیسائی لڑکی کے ساتھ تم نے ریشن شپ کیوں رکھا۔"

وہ دُکھ سے بولی

"تم جیسی صرف ٹائم پاس ہوتی ہیں جس سے دل نہیں بھرتا دوسرے کے پاس

چلی جاتی ہوں دوسرے کے بعد تیسرے اسی طرح یہ سائیکل چلتا جاتا ہے۔"

یہ بات اولویا کے دل کو لگی

"حُسن تم وہ پہلے لڑکے ہوں جس کو میں نے اپنا آپ سونپا تم ایسا کیسے کہہ سکتے

ہوں میں بالکل بھی ایسی نہیں ہوں۔"

"تو مجھے بھی تو سونپا ہے میں بھی تو لڑکا ہوں وہ بھی جو تمہارے ریلجن سے بلونگ

ہی نہیں کرتا اب یہ فوربڈن نہ ہوا۔"

"یہ تمہیں تب سوچنا چاہیے تھا بہر حال اب میں بچہ ضائع ہرگز نہیں کرو گی



- "سوری اولویا تم کسی خوش فہمی میں مت رہنا کے اولاد کے تھرو تم مجھے مسٹی  
میں کرلو میں نکلیٹ سنڈلے

پاکستان جا رہا ہوں میری شادی ہونے والی ہے - "  
وہ اولویا کو ساکت چھوڑ کر نکل پڑا

دروازے پہ دستک ہوئی  
حیا اٹھی دیکھا جمیلہ کو دیکھ کر حیران ہوئی  
"جمیلہ تم اس وقت - "  
"حیا کچھ بھی کر کے یہاں سے بھاگو  
"-

"کیا مطلب؟"

"حیا یہ لوگ بہت کمینے ہیں بس تم سب سمجھ جاؤ پلیز یہاں سے بھاگوں - "  
"کیا کہنا چاہی ہوں مجھے بالکل بھی سمجھ میں نہیں آرہی "  
"حیا یہ لوگ تمہیں کہی بھیج رہی - "

وہ اگے سے کچھ بولتی کی کس نے جمیلہ کے بال زور سے پکریں  
"اچھا تو یہ پلان ہو رہا تھا سالی  
!"

حیا کا چہرہ فق ہو گیا  
معاذ ادھر کام کرنے والے نے اس کے بال کھینچ کر غرا رہا تھا  
حیا کو سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ اس وقت کیا کر رہی ہے  
دل بند ہوتا ہوا محسوس ہوا  
وہ بھاگے لگی جب معاز نے اسے چھوڑ کر پکرا

دروازے پہ دستک ہوئی  
اس کا دل ایک منٹ کے لیے رُک گیا ہمیشہ جب دروازہ بجاتا تو حیا کو لگتا وہ مکث  
ہوگا اس کے سامنے کھڑے ہو کر اسے بتائے گا وہ واپس آگیا ہے اس کی اوپریشن  
دیکھنے کو ملی گئی پہلے تو وہ خوش ہوگی پھر اس پر اپنی بڑھاس نکالی گئی لڑے گی اور  
اسے بالکل بھی نہیں بتائی گی کہ وہ اس سے کتنا پیار کرتی ہے ہاں وہ جانتی ہے

مکث نون مسلم ہے تو کیا ہوا وہ مسلمان تو ہوسکتا تھا اس کا ہوسکتا تھا جس نے  
اس کی جان اور عزت بچائی جو آج تک اس کے اپنے نہ کر سکے وہ مکث نے کیا  
، جس نے اس کی کمفرٹ لیول کے مطابق ساری حرام شے باہر پھینکی حیا نے  
ہمیشہ اس کو نگیٹو پوانٹ سے دیکھا تھا لیکن جب وہ چلا گیا تو اس کو مکث میں ہر  
اچھائی نظر آنے لگی اور اس بے انتہا محبت پر اسے لگتا جیسے اللہ نے اسے سزا  
دی ہے کہ وہ مکث کو سیدھے راہ پر نہ لاسکی حالانکہ اس کے اختیار میں تھا  
اسے بہت تکلیف ہوتی کہ مکث مکث ہی بن کر چلا گیا ایک مسلمان نہیں  
دروازے پہ دوبارہ دستک ہوئی  
حیا نے دروازہ کھولا اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی  
"ررائن آپ!"  
"اسلام و علیکم رائن نہیں محمد ولی!"  
وہ مسکراتے ہوئے دھیمی لہجے میں بولا  
حیا کا منہ کھل گیا  
"محمد ولی!!!!!"

پھر اس نے مکث کو جہم دیا مکث مسلمان کا بیٹا تھا تو ٹکنیکی مسلم ہوتا لیکن اس نے بدلہ لینے کے لیے اسے عسائی ہی کنسڈر کیا اور اس کا نام مکثلین ہی رکھا اولویا کے بابا نے اسے بے دخل کر دیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے اولویا نے گناہ کیا ہے اولویا اس چیز سے دلبرداشتہ کہی نوکری ڈھونڈنے لگی وہ اپنی دوست جنفیر کے ساتھ رہ رہی تھی

جنفیر ہی مکث کو سنبھال رہی تھی اسے کہی نوکری ہی نہیں مل رہی تھی کسی بھی قسم کی وہ جنفیر پر بھی بوجھ بن رہی تھی ایک منٹ کے لیے وہ سوچتی کے مکث کی وجہ سے یہ ساری مصیبت ائی ہے وہ اس دنیا میں نہ اتنا تو نہ وہ گھر سے نکالی جاتی نہ حسین اس سے دور ہوتا گھر پہنچی تو جنفیر مکث کو کھانا کھلا رہی تھی

"کیا ہوا منہ کیوں اترا ہے اولی -"

"ایم جسٹ ٹرولی فیڈ آپ

!"

اولویا رو پڑی

Olivia just calm down go take a shower until  
Maxi will fall asleep so we can talk

اولویا نے سر ہلایا

اور تیار ہونے چلی گی لیکن اس کا آج دل رو رہا تھا اسے حسین یاد آ رہا تھا

حسین کی شادی بتول سے ہوگی حسین بہت خوش تھا لیکن اس کی خوشی چند دنوں  
تک ہی تھی کیونکہ بتول ہنی مون کے چھٹے دن کہی غائب ہوگئی  
حسین بدحواس ہر جگہ ڈھونڈتا رہا اسے ہوٹل کے روم میں ایک خط ملا  
حسین نے جوہی پڑھا وہ ساکت ہوگیا

وہ اسے چھوڑ کر اپنے بوئی فرینڈ کے ساتھ بھاگ گئی تھی اس مرد کے لیے کتنی  
بے عزتی ہوگی جو عورت اسے نلکھرا کر کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی مطلب اس  
مرد پہ کوئی نقص تھا کوئی کمی تھی جس عورت نے اسے کسی اور مرد سے بہتر  
سمجھا



پھر ایک دم اسے ایک بات یاد آئی

"نیک مرد کے لیے نیک عورت اور بد مرد کے لیے بد عورت"

یہ بات اس کی کلاس میٹ روبینہ نے ایک ڈبیٹ میں کہی تھی

"اللہ سبحان تعالیٰ قرآن پاک سورہ نور آیات نمبر ۲۶ میں ارشاد فرماتے ہیں

"گندیا گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے

ستھریا ستھروں کے لیے اور ستھرے ستھریا کے لیے"

یہ بات حسین نے بے دھیانی میں سنی تھی لیکن آج یہ بات اچانک اس کے دماغ میں آگئی

یہ بات حسین کو وحشت زدہ کر گئی

رائن محمد ولی کب بنے کا سفر تہہ ہوا جب اسے مکث کی موت کا پتا چلا اس دن

رائن ہارپرڈ کو نروس بریک ڈوان ہو گیا

اس سے یہ بات برداشت ہی نہیں ہوئی کے مکث اسے چھوڑ کر چلا گیا اس کا  
جگری دوست جو بہت دکھ میں تھا بہت تکلیف میں تھا  
اس نے جیسز سے بہت دعا کی تھی کے مکث کو بچا لے لیکن وہ نہ بچ سکا اس لگا  
اس کی یہ دعا قبول ہی نہیں ہوئی کیونکہ وہ گناہ گار تھا پھر وہ بار بار چرچ جانے لگا  
سارے کھتولک رائٹس پورے کرنے لگا اسے آب نیند نہیں آتی تھی اس کے اندر  
آب بھی بے چینی تھی عجیب سی اس کے دل میں ایک خوف آگیا تھا جو اسے  
نہیں معلوم تھا وہ اتنا پریشان رہنے لگا کے کیلین کو اس کی فکر ہوگئی کے مکث  
کی موت کا اس نے کچھ زیادہ ہی اثر لیا ہے رائٹ کو آب جیسز پہ بلیو ہی نہیں رہا  
جو اسے ایک پل بھی سکون نہیں دیں رہا تھا اسے حیا سے ملنا تھا جس کے چہرے  
کا سکون یاد کر کے اسے رشک آیا جب حیا مکث کی موت کے لیے دور سے انہیں  
دیکھ رئی تھی جو اس کی ڈیڈ بوڈی کو دفنا رہے تھے  
رائٹ نے دور سے دیکھ لیا اور اسے حیا کو دیکھ کر غصہ آیا اس دل کمرہا تھا اس لڑکی  
کو ختم کر ڈالے جس نے اس کی دوست کی جان لی  
"تم یہاں کیا کر رہی ہوں"

حیا آرام سے مڑی اور پُر سکون ہو کر اسے دیکھا  
"مر گیا نا وہ خوش ہو گئی تم اب کیا کر رہی ہوں جاو یہاں سے -"  
رائن نے اسے زور سے دھکا دیا  
حیا لڑکھڑائی لیکن وہ پھر بھی پُر سکون ہو کر اسے دیکھتے ہوئے بولی  
"پلیز رائن مجھے ایک بار تو اسے دیکھنے دیں -"  
"کیا دیکھ کے کرو گی جلا ہوا وجود جس نے اس کے چہرے کا نقش تک نہیں رہنے  
دیا اور وہ بھی سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے اگر تم اسے چھوڑ کر نہ جاتی وہ آج  
میرے سامنے زندہ ہوتا -"  
رائن بھرائی آواز میں چلایا  
"تم نے میرا دوست میرا بھائی میرا سب کچھ چھینا ہے حیا خدا تمہیں کبھی سکون  
میں نہ رکھے دفع ہو جاو یہاں سے -"  
رائن کو کو حیا کا سکون زہر لگا اس لڑکی کی وجہ سے وہ گیا ہے وہ لڑکی پُر سکون تھی  
اور وہ رات سے پاگل ہو رہا ہے اسے ایک پل بھی قرار نہیں آ رہا

لیکن آب اسے حیا کے سکون پر رشک آیا وہ ہمیشہ حیا کو ٹرڈیلک میں کام کرتے ہوئے دیکھتا تھا اور اس کے چہرے پہ سکون دیکھ کر اسے غصہ آتا لیکن ان تین مہینے میں رائن کو اس جیسا سکون چاہیے تھا

اس لیے وہ اس سے ملنے گیا کے راستے میں اس کی گاڑی کسی کو لگ گئی رائن کا دماغ بھگ سے اڑا

وہ فورن کار سے اترتا

اس نے دیکھا ایک بزرگ آدمی تھے جنہوں نے سفید شلوار اور سفید قمیض پہنی ہوئی تھی لیکن ان کا چہرہ دیکھ کے ناجانے اس سے کیوں لگا جیسے وہ مکث کو دیکھ رہا ہوں ان کی شکل وہو مکث سے ملتی تھی ان کو سر پہ چوٹ لگی تھی ان کو بٹھا کر ہوسپٹل لیے کر گیا سر کے چوٹ کے علاوہ انہیں کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا

رائن اگلے دن ان سے ملنے ہوسپٹل گیا تھا

"انیم سوری سر میری وجہ سے آپ زخمی ہو گئے۔"

رائن مودب انداز میں کھڑا ہوا ان سے بولا



وہ ہلکہ سا مسکرا اٹھے

"کوئی بات نہیں بچے اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی پہلے ہی پریشان ہوں  
اتنا سٹرس مت لے لینا صحت خراب کرو گے اپنی پہلے ہی نیند نہیں پوری لگ رہی  
تمہاری -"

رائن حیرت سے دیکھنے لگا

"آپ کو کیسے پتا -"

ان کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی

"کھڑے کیوں ہوں بیٹھ جاو ہو سپٹل والے پابندی تھوڑی لگائے گے -"

وہ آرام سے بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگا

"کس چیز نے تمہاری نیند حرام کر دی ہے بیٹا کھل کر بتاؤ -"

رائن کی آنکھیں انسو سے بھر گئی

"سر میرے اندر ایک عجیب سی بے چینی پھیل گئی ہے

نہ دن کو چین ہے نہ رات کو، ہر چیز سے جیسے دل اچاٹ ہو گیا ہے مجھے لوگوں

کے ساتھ ساتھ اپنے آپ سے بھی نفرت محسوس ہوتی ہے لوگوں کی مسکراہٹ



دیکھ کر میرا دماغ میں شرارے پھوٹنے لگتے ہیں مجھے ان کی سماء اور ان کا  
اطمنان زمر لگتا ہے  
"

وہ جیسے اگے بولنا نہیں چاہا تھا ایک دم چپ ہو کے نظریں جکھا گیا  
"چپ کیوں ہو گئے بچے کچھ بول رہے تھے۔"

"سوری میں نے کچھ غلط کہہ دیا۔"

وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا

وہ ہنس پڑیں

"بے چینی کب سے شروع ہوئی آپ کو؟"

"نکٹ کی موت بعد۔"

اس نے مدھم سا کہا

جبکہ انکھوں کی سرخی بڑھتی جارہی تھی

"نکٹ کون؟"

"نکٹ میرا دوست میرا بھائی وہ میرا سب کچھ تھا وہ مجھے چھوڑ کر چلا گیا۔"

"تو بیٹا وہ تو خدا کی امانت تھی اُس کا وقت تھا اسے تو جانا تھا  
- "اُئی نو بٹ وا ئی اٹ فیل سو پین فل میں نہ کچھ کھا پا رہا ہوں نہ سو پا رہا ہوں میرا  
دل ہر شہ سے اچاٹ ہو گیا ہے میں اس چیز سے نجات چاہتا ہوں لیکن ائی جسٹ  
کانٹ ---"

رائن تمھلے ہوئے انداز سے بولا  
"ینگ مین آپ کسی دن میرے گھر آئیے۔ کافی پیتے ہیں باتیں بھی ہوگی یہ لو  
میرا نمبر کل تک خیر انہوں نے کہا ہے میں ڈسپارچ ہو جاؤ گا تم انا کل مجھے ڈراپ  
بھی کر لینا اور تم سے باتیں بھی ہو جائیں گی ابھی بنا کچھ سوچے بس کھانا کھاؤں  
اور آرام سے سو جاؤں جسٹ ڈونٹ تھنک ٹو مچ زیادہ سوچنا دماغ کو ہی خراب کرتا  
ہے۔"

تھی تو یہ عام سی تجاویز پر  
ان کی لفظوں میں ایسی مسٹاس تھی کے رائن انکار نہ کر سکا اور حامی بڑھ کر اٹھ پڑا

"آب بتاؤں رونا کس بات پر آرہا ہے یہ مت کہنا ٹوکری میں جانتی ہوں ٹوکری کی  
بات پر تم رو نہیں سکتی

- "جنفیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا

"ایک چالیس سال کا رچ بزنس مین ہے ولیم منویل  
اولویا ہستکی سے بولی

"اچھا تو کون ہے کیسے ملاقات ہوئی

"میں ولیم انٹرپرائسز گئی تھی وہاں ریسپنڈنٹ کے لیے

مجھے وہاں ٹوکری نہ مل سکی واپس مڑنے لگی کے کسی سے ٹکرائی

دیکھا ایک ہنڈسم مین نے مجھے پکڑا ہوا تھا میں اسے پہچان گئی یہ وہی ولیم تھا اس

کمپنی کا مالک میں اسے سوری ہوئے ہوئے جانے لگی کے اس نے میرا بازو پکڑا

اور پوچھنے لگا کہ ہواز دس لولی وین

میں بے اسے اپنا نام بتایا اور اس نے یہاں آنے کی ریزن پوچھی

تو وہ سر ہلاتا ہوا میرا ہاتھ پکڑ چکا تھا اور اپنے الویٹر میں لیے گیا

میں نے مزاحمت بھی نہ کی لیکن یہ ضرور پوچھا کے آپ مجھے کہاں لیے کر جا رہے ہیں لیکن پتا نہیں اسے کیا ہوا اس نے میرے گال چھوئے اور کہا تمہارے لیے ایک کام ہے

- "او کیسا کام؟"

جنفیر بولی

اولویا نے جو کہا اس سے جنفیر کا منہ کھل گیا

معاذ نے حیا کے بال پکڑے

حیا درد سے چیخ اٹھی

"چھوڑو مجھے ---"

"پاگل سمجھا ہوا ہے ہمیں پورے اٹھ لاکھ مل رہے ہیں ایسے ہی چھوڑ دیں۔"

معاذ طنز انداز میں بولا

حیا نے اپنا ناخنوں کا استعمال اس کے چہرے پر کیا

جس پر اس نے غصے سے اسے بھر پور تماچا مارا اور پھر مارتا گیا  
حیا نے ایک بار پھر مزاحمت کی لیکن اس کا اس سے نقصان ہی ہوا کیونکہ  
دوسرے بندے نے حیا کو کھینچ کر دیوار پر اس کا سر مارا  
حیا کی آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا  
"یہ کیا کیا تم نے!"

اسے کسی کی چیخنے کی آواز آئی تھی  
پھر وہ زمین پر گر پڑی

"کیا کہا تم نے؟"  
"مکث میرے بچے میں تمہارا باپ ہوں۔"

Not another word just don't you dare say that .

I am your son

مکث کی آنکھیں سرخ جبکہ گلا رندھ گیا  
"میں جانتا ہوں مکث میری وجہ سے تمہیں مسلمان کی اولاد ---"



"ایک منٹ ایک منٹ مسرُ حسین میں مسلمان کی اولاد آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں  
پتا بھی ہے آپ کو مجھے اولویا  
نے جہنم دیا ہے

Olivia The famous hooker of London

تو آپ کیسے کہہ سکتے ہیں میں آپ کا بیٹا ہوں  
- "اس نے چیختے ہوئے کہا  
حُسن آصف کے چہرے پر شدید قسم کی تکلیف تھی آن کی انکھیں ضبط کی باوجود  
سُرخ ہو گئی تھی  
"بس کرو مکث بس کرو مجھے پتا ہے تم میرے بیٹے ہوں یہ نہیں دیکھ رہے ہماری  
شکل کتنی ملتی ہیں  
مکث نے ایک جاندار قہقہہ لگایا

"واو ائی مین واو آپ کی سوچ پر تالیا چلوں میں آپ کا بیٹا ثابت بھی ہو گیا لیکن  
میں تمہیں اپنا باپ نہیں مانتا از داٹ کلیر نہیں مانتا میں صرف اور صرف ونیسا

مارٹن کا بیٹا ہوں نہ تمہارا نہ اولویا کا۔ "مکث تیزی سے اٹھا اور دروازہ کھولا تو دیکھا بند تھا مکث نے زور سے کھولنے کی کوشش کی

"یہ کھل کیوں نہیں رہا مجھے بتاؤ۔"

اس نے تیز نظروں سے ساکت بیٹھے ہوئے حسین آصف کو دیکھا

"میں کچھ بھونک رہا ہوں بولوں گے مجھے یہاں کیا لانے کا مقصد ہے تمہارا؟"

"پوری دنیا کے لیے مکث مرچکا ہے۔"

ان کی آہستہ آواز پر مکث جہاں تھا وہی کھڑا کا کھڑا رہا

"کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہوں

؟" "پورے دنیا کے لیے مکث مارٹن مارٹن پلیر کریش میں مرچکا ہے اب سے تم

مکث مارٹن نہیں بلکہ اب تمہیں

مسلمان بن کے یہ دنیا گزاری ہے میرا بیٹا بن کے -----

حیا کی انکھ کھلی تو اس نے خود کو اندھیرے میں پایا اسے لگا وہ مر گئی ہے کیا وہ

قبر میں ہے لیکن جب اس پتا چلا کے

اس کے ہاتھ اور پیر پھیچے سے باندھے گئے ہیں اور جہاں وہ تھی وہ بار بار جگہ ہل رہی تھی اسے سمجھ میں آگئی وہ گاڑی کے ڈگی میں ہے اس کا دل کانپ اٹھا کیا اسے بچ دیا گیا ہے اب اسے کے ساتھ کیا ہونے والا تھا اسے باخوبی پتا تھا وہ شدت سے رونے لگی

"پیارے اللہ پلیز مجھے زلت اور رسوائی سے بچا لے میرے سے اور برداشت نہیں ہوگا"

چہرہ گرمی کے باعث پسینے سے بھر چکا تھا  
سانس بار بار اٹک رہی تھی  
اسے اپنی آنکھیں دوبارہ بند ہوتی محسوس ہوئی  
لیکن زبان پہ ابھی تک اللہ سے فریاد جاری تھی

میں ان کے گھر پہنچ چکا تھا جب میں نے ان کا گھر دیکھا میں دنگ رہ گیا اتنی  
Mansion خوبصورت جگہ کو گھر نہیں اسے

کہا جاسکتا ہے میں خود بھی امیر تھا میرے پہنے اڑھنے سے پتا چل جاتا تھا کہ میں بلیئر ہو لیکن میں نے تو انہیں اس قدر سادھے حلے میں دیکھا تھا تو مجھے حیرت ہی حیرت تھی بہر حال ان کے نوکر نے مجھے اندر آنے دیا گھر جتنا باہر سے شاندار تھا اندر سے اتنا ہی سادہ

بس کافی پینٹنگز اور کیلی گرافی تھی عربی میں اور کسی جگہ کی بے شمار تصویریں تھی بعد میں پتا چلا کہ یہ خانہ کعبہ اور روضہ رسول ﷺ

کی تصویریں ہیں مجھے ان کے بندے نے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور ایک بہت بڑے ہال میں لے گیا وہ ہال اتنا بڑا تھا جہاں صرف سفید چادر بچھی ہوئی تھی ساتھ ساتھ بڑی بڑی کھڑکیاں کھلی ہوئی تھی جو دوپہر کی دھوپ کے ساتھ ساتھ بے انتہا مہکتی خشبو پھیلی ہوئی تھی جو عود کی تھی اس پر تو میں دیوانہ ہو گیا ایسا سکون مجھے اپنے سمر ہاوس میں کبھی محسوس نہیں ہوا سامنے دیوار پر اللہ اور رسول ﷺ

ہوئی وی تھی میں دیکھ رہا تھا (carving کے نام کی خوبصورت سی نقاشی)

جب کسی کی نرم آواز پر مڑا

"ارے رائن آپ اگئے"

وہ دروازے پہ کھڑے ہوئے تھے انہوں نے کالی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جوانی  
میں یقین سے کہہ سکتا ہو یہ بہت خوبصورت ہو گئے

"ہائے سر۔"

"اسلام و علیکم آو بیٹھوں بچے۔"

انہوں نے اتنا کہا اور میرے گلے لگ گئے  
میں دنگ رہ گیا مسلمان اتنے ملنسار ہوتے ہیں یہ مجھے آج پتا چل رہا تھا کم سے کم  
حیا کے اکسپرینس پر مجھے یہی لگا تھا  
میں بیٹھ گیا

"اور ٹھیک ہے آپ بیٹا طبعیت درست ہوئی آپ کی"

میں مسکرا اٹھا

سر یہ سوال تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے تھا

وہ ہلکہ سا ہنس پڑیں

"میں بالکل ٹھیک ہوں یا اللہ کا شکر ہے ویسے بتاؤ نیند آئی آپ کو؟"



ان کو ابھی تک میری نیند کی پروا تھی اتنا تو میرے اپنے ماں باپ کو نہیں تھی  
ان دنوں کی سپریشن ہو چکی تھی اور وہ اپنی اپنی دُنیا میں مگن تھے -  
میں نے نفی میں سر ہلایا

"ضرور اپنے دوست کو سوچا ہوگا آپ نے خیر یہ لو  
ایک ملازم نے مجھے ٹرے میں سادہ سا پانی پیش کیا  
پانی! میں جتنے بھی لوگوں کے گھر میں گیا وہاں پر جوس اور وائن ہی پیش کیا جاتا  
پر یہ تو مسلمان ہے یہ کیسے پیش کرتے بھلا  
مجھے غور سے پانی کو دیکھتے ہوئے بول پڑے  
"لو بیٹا کیا آپ کو پانی نہیں پسند؟"  
میں چونکہ اور بولا

"نہیں ایسی بات نہیں ہے سر -"

میں نے چپ کر کے لیے لیا اور پینے لگا لیکن یہ پانی بہت مختلف تھا بہت میٹھا  
بہت سکون بخشنے والا اتنا مزے دار تو مجھے کوئی مشروب آج تک نہیں لگا  
انہوں نے میری پسند کو محسوس کیا تو بولے

"کیسا لگا بیٹا اچھا ہے نا؟"

میں پھر مسکرا اٹھا "سر اس سے بہترین چیز میں نے آج تک نہیں پی یہ پانی ہے

لیکن مجھے نہیں لگتا یہ عام پانی ہے۔"

ان کی آنکھیں چمک اٹھی اور لب مسکرا اٹھیں

- "یہ آب زم زم ہے بیٹا میں جب عمرہ کرنے گیا تھا وہاں سے لیے کر آیا ہوں

-"

"عمرہ؟؟"

مجھے ان کی بات سمجھ میں نہیں آئی

My son Umrah is an Islamic Pilgrimage to

mecca ,saudi Arabia

in easy words it means to visit a populated

place

"اچھا تو یہ آپ کے ایک عبادت کا طریقہ ہے۔"

میں بولا

"ہاں لیکن ہماری یہ کمپلسری عبادت نہیں ہے ہماری کمپلسری عبادت کچھ اور

ہیں جیسے نماز، زکوٰۃ

، حج

، روزہ ---"

آب مجھے ان کی یہ والی بات بھی خاصی سمجھ میں نہیں آئی

"نہیں سمجھ آئی ہوگی کوئی بات نہیں اور پیو گے۔"

میں شرمندگی سے مسکرا اٹھا زندگی میں پہلی دفعہ ناجانے کیوں شرمندہ ہوا

میں پیتے ہوئے ان سے بولا

"سر یہ پانی کس جگہ پہ ہوتا ہے۔"

"ابھی بتایا تو تھا کہ سعودی عرب سے لے کر آیا ہوں۔"

"وہاں کوئی خاص لیک ہے؟"

میں بولا

انہوں نے نفی میں سر ہلایا

"یہ ایک وادی سے نکالا تھا اور وہ ایک ایسا وادی تھا جو بالکل سوکھا ہوا، جہاں آبادی نام کی چیز نہیں تھی صرف صحرا تھا پھر وہاں سے پانی کا فوارہ نکلا۔"

Wow sounds a miracle !sir what was a history  
behind it

میرے لہجے میں حیرت تھی

Miracle do happen son

"آپ سنا چاہو گے بڑی تو نہیں ہو۔"

"نہیں بلکل بھی نہیں میں سنا چاہو گا۔"

"ہمارے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم پر اپنی بیوی اور انفٹ

بے بی کو صحرا میں چھوڑا لے جہاں کوئی نہیں تھا۔"

میں دنگ رہ گیا لیکن اگے سے کچھ نہ بولا

"وہاں پر نہ رہنے کی جگہ تھی نہ کھانے نہ پینے کو

کیا ہوگا survive عجیب بات ہے نا کے۔ انہوں نے کیسے

میں تو پیاس گے گی ظاہر ہے کسی scorching heat آبِ نچے کو اتنی  
بھی انسان کو تیز دھوپ میں پیاس لگ جاتی ہے تو وہ تو پھر ایک صحرا تھا جہاں  
کڑکتی دھوپ میں تو انسان مرنے کے قریب ہوتا ہے ۔"

میں نے سر اثبات میں ہلایا

"تو وہ بچہ رونے لگا اس کی ماں گھبرا اُٹھی کے آب کیا کریں یہاں پر تو نہ ندی  
ہے نہ کوئی پانی کی نہر اسے اپنی پیاس کی پروا نہیں تھی اسے نچے کی پروا تھی تو  
ان دو وادیوں پر چلنے لگی تاکہ دیکھ سکے کے وہاں back and forth وہ  
پانی ہے کے نہیں اور پورے سات بار چلنے کے بعد پانی باہر آگیا اور ایسی جگہ پہ آیا  
جہاں وہ بچہ پیاس کی شدت سے اپنے پیر ہلا رہا تھا اس پانی کو آبِ زم زم کہتے ہیں  
۔"

This is such an astounding thing I have ever  
heard before

(میں نے زندگی میں آج تک ایسا زبردست واقعہ نہیں سنا)

"مجھے لگا آپ میری بات پہ یقین نہیں کریں گے ۔"



ان کی اس بات پر میں بُری طرح حیران ہوا  
"سر آپ کو ایسا کیوں لگا میں آپ کی بات پر یقین نہیں کرو گا۔"  
بہت سے لوگوں کو خاص کر کھٹولک کو لگتا ہے یہ سب فیک کہانی ہے  
"پر مجھے نہیں لگی یہ فیک۔"

میں مضبوطی سے بولا  
"لیکن کیوں آپ کو یہ فیک کیوں نہیں لگی۔"  
"کیونکہ سر یہ پانی ہی یہ سچائی بتا رہا ہے آج تک اتنی زبردست چیز میں نے نہیں  
پی سچ میں اور آپ جھوٹ بالکل بھی نہیں بول سکتے مریکل ڈو ہیپن۔"  
ان کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا

God bless you son

اُو کچھ کھا پی لیتے ہیں پھر میری نماز کا وقت ہو جائے گا  
میں ان کے ساتھ کھانے کے لیے اُٹھ پڑا میرا دل کر رہا تھا میں اس پُرسکون ماحول  
میں ہمیشہ کے لیے بیٹھا رہو۔

"تم کیا کہتی ہوں؟"

اولویا نے اسے پوچھا

اولویا بات تب ٹھیک ہوتی اگر تمہارے سر پر مکث کی "زمہ داری نہ ہوتی بوئی فرینڈ  
تک ٹھیک تھا لیکن یہ بہت ریسکی گیم ہے۔"

"مجھے اب کسی کی پروا نہیں ہے جب اس کے باپ کو اس کی پروا نہیں تھی تو  
میں کیوں کرو"

اولویا کے لہجے میں بے حسی آگئی

"یہ مت بھولو اولی کے تم نے کہا تھا میں بچہ پیدا کرو گی اور تم نے جان بوجھ کر  
پریکشن نہیں لی تم نے اپنی مرضی سے مکث کو پرفر کیا تھا حسین کے اوپر اب

جب اس بچے کو تمہاری ضرورت ہے تو پھر ایلے کیوں ریکائٹ کر رہی ہو۔"

اولویا نے بیر کی بوتل منہ سے لگائی

"تو پھر تم بتاؤ میں کیا کرو میں نے تو صرف حسین کو پانے کے لیے سب کیا تھا

مجھے کیا پتا تھا کہ میری تدبیر الٹی ہو جائے گی

Olivia but you eventually did put you're  
relationship on the line that's why you're  
screwed up now

"جو بھی ہو لیکن مجھے اب ایسے نہیں بیٹھنا میں ویٹریس بن کے مکث کو نہیں پال  
سکتی جب حسین عیاشی کر رہا ہے تو میرے لیے بھی ایک فن ہے میں امیر بھی  
ہو جاؤ گی مجھ کسی کا محتاج نہیں بنا پڑیں گا۔"

Olivia just think about it been a hooker is  
not appropriate thing

"آب کوئی بھی چیز میرے لیے صحیح نہیں ہے میں نے ابھی ولیم کے ساتھ وقت  
گزارا ہے مجھے وہ اچھا لگا کافی امیر ہے خوبصورت بھی ہے اور دیکھوں مجھے اس نے  
مرسڈیز کی چابی بھی دی ہے۔"

اس نے اپنے بیگ سے چابی نکالی

"مجھے یہ کام سب سے بیسٹ لگ رہا اوپر سے مکث کا خرچہ بھی پورا ہوگا میں فائل  
لائی ہو ابھی اس پہ سائن کرتی ہو۔"

"اولی ایک دفعہ سوچ لو کیا پتا حسین واپس اجائے۔"

جنفیر نے اسے روکنا چاہا

"حسین نے اب کبھی نہیں انا اگر آیا تو تب بھی میں اس کی نہیں بنو گی کیونکہ

اس نے مجھے زنجیکٹ کیا ہے۔"

وہ اپنے انسو کو اندر اتارتے ہوئے تیزی سے بھاگئی

میں درد میں تھی

تو نہ جان سکا

میں سسک رہی تھی

تو نہ جان سکا

ہم کس راہ پر چل پڑے ہیں

تو نہ سمجھ سکا

آب تو لوٹ کر بھی آجائیں

تو پھر وقت نہ سمجھ سکا

"کام کیا کرتے ہو؟"

انہوں نے مجھ سے پوچھا

میں نے سوپ کا چمچ باول میں رکھا

"سر بزنس کرتا ہو۔"

"ہوں کس قسم کا بزنس؟"

مجھے ان کے سوال پہ حیرانی نہیں ہونی چاہیے تھی لیکن ہوئی

"ام سر کون کون سے بزنس بتاؤں۔"

"ارے کیا بہت ہیں۔"

وہ ہنس کر بولے

"پہلے میں نے اور مکث نے دو ایپ متعارف کروائے اس کے بعد دو ہونٹلز ہیں

پھر ایئر لائن کا بزنس ہے اینڈ ابھی دو کلبرز کھولے ہیں ایک پروگ میں دوسرا

اسطیا

ہیں۔"

"ہوں۔۔۔۔۔ اچھا انٹرسٹ تو نہیں لیتے۔"



یہ اب کی پہلی عجیب بات تھی

"جی-----؟"

"سوری میں نے کچھ غلط کہہ دیا۔۔"

"نہیں نہیں سر بس مجھے عجیب لگا لیکن نہیں انٹرسٹ والی نوبت فل حال نہیں

اٹی ملٹ بہت فیر گیم کھیلتا تھا وہ وہ کام کرتا تھا جس سے کسی کو نقصان نہ

ہوں ایون اس کی اپنے فائدے کی بات ہوتی یا دوسرے کے بھی۔" میں نے سچ

بولا

"آپ کے دوست کی سوچ تو بہت اچھی تھی۔"

میں پھیکا سا مسکرایا

"ہاں اس لیے تو وہ سب سے مختلف تھا۔"

"تو کام پر جارہے ہیں آپ؟"

"نہیں سر سارے کام میرا منیجر سنبھال رہا ہے۔"

"ہوں-----"

"سر اگر آپ بُرا نہ مانے تو آپ سے ملنے کے لیے اسکتا ہو؟"

ان کے چہرے پہ مسرت امیز خوشی ائی  
"مجھے خوشی ہوگی بیٹے میں اپنے لیکچر کے لیے ایک ہفتے بعد اسرٹیلایا جا رہا ہو دو دن  
بعد واپس اجاو گا اس کے بعد اتے رہنا۔"

"سر آپ پروفیسر ہے؟"

میں بولا

وہ ہنس پڑے

"نہیں بیٹا میں سکولر کے ساتھ ڈاکٹر بھی ہو۔"

"او اچھا سو یو آر اسلامک سکولر۔"

Yeah

"اچھا بیٹا اگر آپ مائنڈ نہ کریں میری نماز کا وقت ہو گیا ہے۔"

"ضرور سر آب میں چلتا ہو آپ سے مل کر مجھے بہت اچھا لگا۔"

وہ میرے گلے لگ گئے

"ایک سکینڈ میں ابھی آیا۔"

وہ کہہ کر چلے گئے میں ارد گرد اس جگہ کو دیکھتا رہا

"یہ لو بیٹا -"

انہوں نے مجھے ایک بڑا سا گرین پیکیجنگ کا پیکٹ دیا

"سر اس میں کیا ہے -"

میں نے ان سے پوچھا

"آپ کو زم زم کا پانی اچھا لگا تھا اس لیے میں آپ کو دیں رہا ہوں لیکن بیٹا

بہت احتیاط سے پینا اور دائے ہاتھ کا استعمال کرنا -"

میں شرمندگی سے مسکرا اٹھا

"آج سے پہلے مجھے کسی نے اتنا بہترین تحفہ نہیں دیا تھینک یو سر"

"اللہ آپ کو خوش رکھے -"

حُسن اولویا سے ملنے لندن گیا تھا لیکن پتا چلا اس کو گھر سے نکال دیا ہے اسے

ڈھونڈنے کے لیے وہ جنفیر تک پہنچ آیا

جنفیر نے دروازہ کھولا تو اسے دیکھ کر حیران ہوئی اسے تو وہ حُسن لگ ہی نہیں رہا

تھا

دھاڑی، ائی سائٹ کلاس شلوار قمیض، ٹخنوں سے اوپر شلوار، انکھیں جھکی ہوئی

Oh my God Hussain is that you !I just can  
believe it you just totally change in 10 years

"جنفیر تم مجھے اولویا کا پتا بتا سکتی ہو۔"

حُسنِ دھیمے لہجے میں بولا

"اولویا ! اولویا سے کیوں ملنا ہے ؟"

اس کے لہجے میں سختی آگئی

"میں جانتا ہو جنفیر میں بہت زیادہ لیٹ آیا ہو مجھے پتا ہے لیکن مجھے بدلے میں بھی

تو بہت ٹائم لگا ہے میرے ڈیڈ نے مجھے گھر سے نکال دیا میں کدھر جاتا میرے

پاس نہ پیسہ تھا کے بھاگ کر لندن آجاتا اولویا سے ملنے پلیز اگر اس کی شادی

ہوگئی ہے پھر بھی دے دو پتا پلیز مجھے اس سے ملنا ہے۔"

جنفیر نے اس کے بات پہ یقین کیا اور اس نے اولویا کا پتا بتا کر دروازہ بند کر دیا

حُسن نے بے تمہاشانہ کرنا شروع کر دیا اور بے شمار دُگرز کا استعمال ہونے لگا اس کی عجیب ترین حرکتیں دوسرے لوگوں کو متاثر کرنے لگی مثلاً اس نے آصف صاحب کے گھرے دوست صدیق ربانی کے گھر چوری کی وہ تو آصف صاحب نے دوست کو سنبھلا اور مجبوراً انہیں اس کا موازنہ بڑھنا پڑا اس کے بعد اس نے جوئے میں جیت جانے کے بنا پر ایک پارٹی رکھی اور اتنی مہنگی ترین پارٹی میں جب آصف صاحب کے گھر بل کی لمبی فہرست ائی ان کا خون کھول اٹھا انہوں نے حُسن کو باز آنے کا کہا لیکن وہ سُدرا نہیں اس نے اپنے اندر کی بے سکونی کو دور کرنے کی خاطر یہ سب کر رہا تھا جب کے وہ یہ نہیں جانتا تھا بُرائی کے نشے سے سکون دور نہیں ہوتا بلکہ بڑھتا ہے اور یہی چیز اس کے لیے مزید نقصان دہ تھی

حُسن کی یہ ایڈونچر جاری رہا تو ایک دن آصف صاحب پھٹ پڑے اور اس سے گھر سے نکالے کی دھمکی دی کیونکہ اب بات حد سے بڑھ گئی تھی اس نے منسٹر کی بیٹی کا رپ کیا تھا کیونکہ اس لڑکی نے حُسن کو تمپڑ مارا تھا وجہ یہ تھی کے حُسن نے اونیزہ کی کار کو پھپھے سے مارا تھا اور اس نے باہر نکل کر حُسن کے



بے عزتی کی اور اس نے اپنا رینک بتایا جب حسین نے بھی جواب میں کھڑی  
کھڑی سنانے کے ساتھ اس کے باپ کو گالی دی تو اونیزہ سے یہ بات برداشت نہ  
ہوسکی تو اس نے حسین کو تمپھڑ مار دیا

یہ بات حسین کے لیے احساسِ توہین کا باعث بنی تو اس نے اونیزہ کو لگے دن  
کیڈنپ کیا اور اس کا سارا کام تمام کر دیا

سنیر منسٹر شکیل احمد کو جب پتا چلا تو انہوں نے حسین کے پیچھے اپنے بندے  
بھیج دیے اور آصف صاحب کے گھر حملہ کروایا آصف صاحب کی برداشت جواب  
دئے گئی اور ایک توہیل جھگڑے کے بعد اسے گھر سے نکال دیا

-----  
"دروازہ کھولو تم!"

وہ سگریٹ پی رہی تھی ساتھ میں اپنے کلائنٹ سے بات کر رہی تھی جب دروازے  
پر بیل کی آواز سن کر سکول کا کام کرتے ہوئے مکث پر چلائی۔  
مکث نے کتاب کو بند کیا اور اٹھ پڑا

اس نے چُپ کر کے ماں کو دیکھا جن کے لہجے کے ساتھ ساتھ انکھیں بھی  
کرت تھی اسے کبھی کھبار لگتا تھا وہ اس کی سگی ماں نہیں ہے  
دروازہ کھولا تو ایک آدمی کو دیکھ کر چونکہ

"جی آپ کون؟"

حُسن ساکت اس بچے کو دیکھ رہا تھا جس کی ہو بہو شکل اس سے ملتی تھی اس  
کی انکھیں گہری اوشن کی طرح بلکل اس پر گئی تھی  
"سر آپ کون؟"

مکث نے اپنا سوال پھر سے دُہرایا  
لیکن وہ خاموشی سے اسے دیکھتا رہا  
"کون ہے مکث؟" جب اولویا باہر نکل کر آئی تو سامنے کھڑے مختلف سے حُسن  
آصف کو دیکھ کر ساکت ہو گئی۔

"مجھے ان کے گھر آئے ہوئے دسواں دن تھا جب دوبارہ ملازمہ نے مجھے اسی ہال  
میں بھیجا

میں آج بیٹھنے کے بجائے کھڑکی کی طرف چلا گیا اور  
بے انتہا خوبصورت لان کے نظارے کو دیکھ رہا تھا بارش ہونے والی تھی تیز تیز  
ہوائے مجھے صرف یہاں سکون بخش رہی تھی اگر ایسا موسم میرے گھر میں بھی ہوتا  
پھر بھی مجھے سکون نہ مل پاتا پتا نہیں کیا میچک  
تھا اس گھر میں

"ارے رائن بیٹا آپ -"

میں پچھپچھا مڑا جب وہ مجھے حیرت سے دیکھ رہے تھے  
"سورئی میں کافی جلدی آگیا آپ کو بُرا تو نہیں لگا  
ارے نہیں یار او ویلے بھی میرے لیکچر کے لیے لوگ آنے گئے ہیں ایک کام  
کرتے ہے آپ کو دوسرے کمرے میں لیے جاتے ہیں -"

انہوں نے میرے کندھے پہ بازو پھیلائے  
"سر اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو میں آج آپ کا لیکچر سن سکتا ہوں -"  
وہ چونک پڑے پھر میں نے ان کی آنکھوں میں گہری چمک دیکھی  
"ضرورینگ مین یو کین اٹینڈ -"

"سر یہ انگلش کا لکچر ہے نا۔"

"ہاں میرے بچے اس لیے تو آپ کو کہا ہے یہاں پر اصل میں بہت کم لوگوں کو  
آدرواتی ہے داٹس وائی انگلش میں لکچر ہوتا ہے۔"

"آپ بیٹھے اضغر آپ کے لیے کچھ لاتا ہے۔"

وہ میرا کندھا تھپتھا کر چلے گئے

"مجھے پتا نہیں چل رہا تھا میں کیا کر رہا ہو لیکن جو کچھ کر رہا تھا اس سے مجھے

اطمینان مل رہا تھا یہ سب میرے اختیار میں نہیں تھا بس خود بخود ہوتا جا رہا تھا

تھوڑی دیر بعد وہی ملازم حدید میرا پسندیدہ پانی اور ساتھ میں ڈیس لایا

ڈیس کا اس لیے پتا تھا کیونکہ دو بی میں میرا کافی انا جانا تھا لیکن کبھی کھائی نہیں

تھی دیکھنے میں کبھی مجھے اچھی نہیں لگی تھی

میں نے صرف پانی اٹھایا اور شکریہ کہہ کے پینے لگا

تو سر تب تک اگلے تھے۔

"ارے آپ نے کجھور کیوں نہیں لی۔"

ان کی اس بات پہ میں شرمندہ ہو گیا

"سوری سر مجھے ڈیٹس نہیں پسند۔"

مجھے لگا ان کے چہرے پہ ناگواری اے گی لیکن وہ ویسے ہی ہلکی سے مسکراہٹ پہ  
مجھے دیکھتے ہوئے بولے

"کبھی چکھی ہے بیٹا ایسے کیسے ہو سکتا ہے کسی کو کچھور نہ پسند ہوں۔"

میں نے نفی میں سر ہلایا

تو انہوں نے ہنستے ہوئے کچھور اٹھائی

"تمہی! ایک دفعہ ٹرائے کر لے بہت اچھی ہے پھر اس کا ایک زبردست فائدہ بتاؤ

گا۔"

میں نے ان کی خاطر پکری جب میں کڑوی سے کڑوی چیز کھا سکتا ہو تو اس میں

کیا ہے حالانکہ مجھے نہیں پتا تھا یہ سب سویٹ سے کتنی زبردست چیز تھی جب

میں نے اس چکھا تھا۔

"بتاؤ رائن بیٹا کیسی لگی آپ کو؟"

Sir I love it I didn't know you have plenty of

delicious things



وہ کھل کر ہنس پڑیں ابھی دیکھوں یہ لوگ آرہے ہیں پھر بات میں آپ کو اس کا قصہ بتاؤ گا۔"

وہ بیٹھ گئے انہوں نے اپنے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا میں چپ کر کے بیٹھ گیا پھر تقریباً پینتالیس لوگ ہال میں اکٹھے ہوئے ان سے سلام دعا کرنے کے بعد بیٹھ گئے اور مجھے بڑی ہی حیرانگی سے دیکھ رہے تھے مجھے ان کی حیرانگی پر عجیب سی جھجھلاہٹ ہوئی۔

"اسلام و علیکم میرے پیارے بھائیوں کل ہماری ڈسکشن

زکوٰۃ پر ختم ہوئی تھی آج ہم روزے کے بارے میں بات کر لے گے کیونکہ رمضان المبارک آٹھ دن بعد آرہا ہے اور بہت سے لوگوں کو اس پر سوال بھی ہوتے ہیں اس لیے سوچا آج شروع کرتے ہیں

میں ان کی نرم شیریں آواز سننے لگا جن میں ایک سحر تھا  
"تو فاسٹنگ اصل میں کیا ہے اس کا مقصد کیا ہے کوئی بتانا پسند کریں گا۔"  
انہوں نے ہوچھا

ایک نے کہا کہ "ہم اللہ کے لیے خود کو پورا دن بھوکا رکھتے ہیں۔"

"وہ تو سب کو پتا ہے عادل بیٹا کوئی اور جواب۔"

انہوں نے نرمی سے کہا

"ہم میں برادشت پیدا ہوسکے۔"

کسی اور نے کہا

Yes indeed fasting create patience between us

"اور کوئی؟ یار میرے دوستوں کوئی یہ نہیں کہتا کہ گناہوں سے دور ہوں۔"

میں چونک اٹھا

"اکثر میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے روزے کی حالت میں ایک دوسرے

کو گالیاں دیں رہے ہوتے ہیں

وجہ کیا معلوم ہوئی وہ انگریز میرے سامنے کھا رہا ہے

اسے زرا تمیز نہیں ہے

پھر ایک فمیلی رمضان کے مہینے میں بیٹھے

پارک میں لچ کر رہے ہوتے ہیں

تو ہم جیسے بندے کانوں کو ہاتھ لگانا شروع کر دیتے ہیں تو بہ استغفار رمضان میں  
کھانا کھا رہے ہیں انہیں شرم نہیں آتی پھر اگے جا کے سارے لوگوں کو اس پر  
تبصرے کریں گے

ایک گھر میں عورت بے چاری سخت گرمی میں وہ بھی روزے کی حالت میں سب  
کے لیے کھانا پکاتی ہے

اس کا خاوند افطاری کے وقت اسے تھپڑ مار دیتا ہے وجہ کیا ہے کھانے میں نمک  
زیادہ ہو گیا آب ہوگا کیا بیوی کے دل میں بھی قدورت بڑھ جائیں گی اور اس بندے  
کے گناہ جو جھڑنے تھے بڑھ گئے

اور جس بندے نے انگریز کو گالیاں دئی تھی اس بچارے کو کیا معلوم کے آپ  
فاسٹ کر رہے ہیں اگر آپ کو تکلیف ہے تو آپ اٹھ جائے یہاں سے ، فارنر کے  
سامنے بھی امپریشن خراب کیا اور اللہ کے سامنے بھی

جو پارک میں پکنگ منا رہے ہیں وہ سفر پہ ہیں اس لیے ان کو اجازت ہے کہ وہ  
روزہ چھوڑ کر بعد میں رکھ سکتے ہیں غیبت کر کے آپ اپنے مرے ہوئے بھائی کا  
گوشت کھا رہے ہیں اس میں آپ کے گناہ بڑھ رہے ہیں ان کے نہیں ۔

ہم روزہ رکھ کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا کمال کا کام کیا ہے بھوکا رہنا کون سی بات ہے اصل بات تو یہ ہے آپ گناہ سے دور رہو آپ کی آنکھ، کان منہ، ہاتھ اس کا بھی روزہ ہے آپ کی آنکھ بُری چیز سے دور رہے، آپ کے کان بُری اور وحیات چیزیں نہ سنے

آپ کے ہاتھ غلط کام کرنے سے روکے اور آپ کا منہ غلط بولنے سے روکے

یو جسٹ ہیو ٹو کنٹرول یور سیلف ورنہ آپ کے بھوکے رہنے سے اللہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا روزہ رکھنے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ اس سے آپ میں برداشت پیدا ہو ہر چیز کی نہ کے صرف بھوک کی اس سے آپ کا دل پاک ہو جاتا ہے، آپ میں خدا کا خوف ایونچلی پیدا ہوتا ہے آپ سیدھے راستے پہ چلتے ہیں اس لیے تو ہمیں کہتے کہ روزہ دوزخ کی آگ میں آپ کی ڈھال بنتا ہے اور آپ کو بچاتا ہے یہ بات ہمارے نبی ﷺ نے فرمائی تھی

الصَّيَّامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ



Fasting is a shield from the Hellfire just like the shield of any of you in battle.

پھر ایک اور دفع کہا گیا

Verily, fasting is not only from eating and drinking. Rather, fasting is from vanity and obscenity. If someone abuses you or acts foolish against you, then say: Indeed, I am fasting.

Hoever does not give up false speech and evil deeds while fasting, then Allah is not in need of his leaving food and drink.

چلے آگناہ کی بات ختم ہوئی آب بات اتی ہے روزہ رکھنے کی بھائی ہم روزہ کیوں رکھتے ہیں اس کو تو ہم نے ڈسکس کر لیا لیکن اللہ نے اسے ایک اور مقصد کے لیے بھی ہم حکم رکھنے کو کہا ہے کوئی بتائے گا۔"



To give a rest to your stomach because it works  
all day and night just like your other organs get  
a rest stomach also needs to be rested That's  
why God said it

(ہمیں اپنے پیٹ کو آرام دینا چاہیے کیونکہ یہ سارا دن اور رات کام کرتا ہے جیسے  
باقی جسم کے حصے کو آرام ملتا ہے پیٹ کو بھی آرام دینا چاہیے اس لیے خدا نے  
کہا ہے -)

یہ بات اچانک میرے منہ سے نکلی اور میرے ساتھ وہ بھی دنگ ہو کر میری طرف  
دیکھنے لگے مجھے حیرانگی ہوئی یہ الفاظ میں نے کئے ہیں  
"شبابش رائن آپ تو بہت انٹلیجنٹ ہے ہاں اتنے فوائد ہیں روزہ رکھنے کے میں آپ  
کو بتاتا ہو

ہم سوچتے ہیں ہم بھوکے رہیں گے تو ہم مر جائے گے پتا نہیں ہمارے ساتھ کیا  
ہو جانا ہیں بہت نقصان ہوگا ہمارے جسم کو کیسا نقصان ریسرچ کے مطابق

روزے سے آپ کا موٹاپا کم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے کتنا زبردست ڈانٹ کا پلین دیا ہے جو ہم جم وغیرہ میں اپنی انرجی پیسہ اور وقت ضائع کر دیتے ہیں خیر یہ نہ کرنے بیٹھ جائے گا آپ کے ہم نے اکسیر سائز کرنا اور جم جانا چھوڑ دیا ہے ۔  
روزہ ہماری انسولین کی سنسٹوٹی کو امپرو کرتا ہے

جس سے بہت سے لوگ شکر کے امراض سے بچ سکتے ہیں اور بھی بہت سی بیماریاں ہیں کس نے کہا ہے کہ نہ کھانے سے بندہ مر جاتا ہے بلکہ کم کھانے سے انسان زیادہ زندہ رہتا ہے

اس کے بعد جو لوگ مہنگی مہنگی کرمیوں، لیزر پر کڑور روپے لگا دیتے ہیں ان کو یہ نہیں پتا روزہ رکھنے سے

آپ کی اکیٹی کلیر ہوتی ہے اور آپ کی سکن صاف ہو جاتی ہے  
دیکھ لے اللہ ہمارے لیے کتنا بہتر سوچتا ہے اور ہم کہتے ہیں کہ روزہ نہیں رکھ سکتے ہماری صحت گرتی ہے الٹا اب تو ہمارے لیے اتنی آسانی ہے پہلے زمانے میں کیا ہوتا تھا جیسے ہی روزہ کھلتا تھا سورج غروب ہونے کے بعد اگر ہلکی سی آنکھ لگ جاتی تو دوسرا روزہ شروع ہو جاتا تھا اس وقت افطاری سے افطاری تک کا روزہ ہوتا

تھا ہم پر بھی ایسے فرض تھا ایک دفعہ ایک صاحبی ہے قیس ابن سمریہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا کام کر کے لوٹے اور انہوں نے بیوی کو کہا کہ کوئی افطاری ہے تو ان کی بیوی نے کہا کہ افطاری تو نہیں ہے لیکن آپ تمہک ہار کے ائے ہے تو میں آپ کے لیے کچھ انتظام کرتی ہوں وہ چلی گئی ان کے لیے کوئی افطاری ڈھونڈنے تو ان کی انکھ لگ گئی

ان کو دیر ہو گئی سورج ڈوپ چکا تھا وہ جب لوٹی تو پریشانی سے بولی کہ ہائے وہ ایک دم اٹھ پڑے کہ کیا ہوا تو وہ بولی کہ سورج ڈوپ چکا ہے اب تو اگلا روزہ شروع ہو گیا ہے تو وہ بولے اہو اب کیا کرے ظہر کی نماز کے وقت ان کی حالت بُری ہو رہی تھی آپ گھر رہے تھے آپ اس وقت کہنے لگے "یا رسول اللہ!" میرے نبی ﷺ ایک دم کہنے لگے کہ قیس کیا ہوا آپ نے انہیں سارا قصہ سنا دیا "ہمت نہیں ہے یا رسول اللہ۔"

وہ ایک دم کہنے لگے

"او ہوں چلوں میرے بندوں میرے اللہ کا حکم ہے ساری رات تمہارے لیے  
کھانا جائز ہے" آپ دیکھیں ہمارے نبی ﷺ نے کتنی آسانی کردی پھر بھی ہم آدھا  
دن سونے پہ گزار دیتے ہیں تب بھی کہتے ہیں روزہ بڑا لگ رہا ہے  
مجھے ان کی باتیں بہت دل کو لگی میں کہاں تھا کیا کر رہا تھا اپنی زندگی کے ساتھ  
اپنے زندگی کے ۳۵ سال مجھے بے حد بے معافی سے گئے  
ان کا لیکچر ختم ہونے کے بعد میں وہی بیٹھا رہا لیکن خاموش  
وہ سب سے مل کر میری طرف ائے انہوں نے میرا ماتھا چوما  
"آپ نے مجھے بہت خوش کر دیا رائن آپ نے جواب دیا مجھے بہت اچھا لگا۔"  
میرے اندر عجیب قسم کی شرمندگی پھیل گئی  
سر آپ سے ریکویسٹ ہے  
ہاں بولو میرے بچے  
"سر اگر میں روزہ رکھو آپ لوگوں کے ساتھ تو آپ مائڈ تو نہیں کرے گے۔"  
پھر جب میں نے ان کا چہرہ دیکھا تو دھک گیا ان کا چہرہ پہلے ساکت پھر خوشی اور  
نمی سے کھل اٹھا وہ میرے گلے لگ گئے



"رائن آج آپ نے میرا دل موہ لیا۔"

میں اس محبت اور اس ریسپیکٹ پر پہلی دفعہ خود کو بہتر محسوس کر رہا تھا

حیا کی جب دوبارہ آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا وہ ایک ہٹ تھا اور وہ اس ہٹ کی چھت پر تھی تیز دھوپ اور ارد گرد دیکھنے پہ اسے احساس ہوا وہ صحرا میں ہے

"یہ میں کہاں آگئی۔"

وہ اٹھی دیکھا اس کے ہاتھ بالکل آزاد تھے وہ جلدی سے کھڑی ہوئی جب سائڈ پر دیکھا تو ایک دروازہ سامنے نظر آیا

اس نے کھولنے کی کوشش کی وہ کھل نہیں رہا تھا

"یہ کھل کیوں نہیں رہا اُف!"

حیا زور زور سے کھولنے کی کوشش کر رہی تھی "اللہ!"

"یہ نہیں کھلے گا۔"



حیا نے مڑ کر دیکھا ایک دراز قد ہیشی جو گنجھا تھا سورج کی روشنی سے اس کا سر  
پولش کی طرح چمک رہا تھا جس نے کالا سوٹ اور کالی سن گلاسس پہنی ہوئی  
تھی اس کی ہاتھ میں ایک بڑی سی رائفل تھی  
حیا اس کو دیکھ کر جلدی سے پیچھے ہٹی

"کک کون ہوں تم اور میں یہاں کک کیا کر رہی ہو۔"  
"تم منیر سر کی بندی ہوں اور تم اس وقت دوبئی میں ہو۔"  
"دوبئی!"

حیا کو جھٹکا لگا

-----  
"یہ کیا کر دیا تم نے تمہیں اندازہ بھی ہے میرے گھر والوں پر کیا بیتی ہوگی۔"  
مکت چخ پڑا اس کا چہرہ لال ہو گیا سانسیں پھول گئی  
"مکت میں نے تمہارے بہتری کے لیے کیا ہے میں۔۔۔۔۔"  
"کیسی بہتری تم نے میری ماں میرا بھائی، میرا  
دوست کو کتنی بڑی تکلیف دی ہے۔"

مکث کا سر چکرا اٹھا اور حیا حیا بھی سمجھ گئی ہوگی مکث مر گیا یانی وہ کسی اور کی ہو جائے گی کسی اور کی بیوی کوئی اور اسے چھوئے گا

یہ بات مکث کی نلے پھاڑنے کے لیے کافی تھی وہ غصے سے حسین پر جھپٹا  
"تم نے تم نے میرے سے سب کچھ چھین لیا میری حیا کسی اور کی ہو جائے گی  
میں ایسا ہونے نہیں دو گا مجھے جانے دوں۔"

مکث کے چہرے پر وحشت آگئی  
حسین کا دل جیسے پھٹنے لگا اس کی حالت دیکھ کر  
"میرے بچے اگر تم سیدھی رہا پڑ چل پڑے تو میں ضرور جانے دوں گا۔"  
"مجھے کچھ نہیں چاہیے مجھے صرف حیا چاہیے۔"

وہ جیسے رو دیا

"مکث پلیز!"

"دور ہو جاؤں میرے قریب بھی مت انا نہیں بنا مجھے مسلمان کیا ہے ایک ڈھونگی  
دھوکے باز پلیر سڈ منافق جیسے تم حسین آصف نہیں بنا مجھے مسلمان بلکل بھی  
نہیں۔"

وہ چلا اٹھا

حُسنِ آصف سے زیادہ برداشت نہ ہوسکا تو وہ وہاں سے نکل پڑے۔

"تم!"

"اولویا یہ میرا بیٹا ہے۔"

"خبردار خبردار جو تم اس کے قریب آئے نہیں ہے یہ تمہارا بیٹا۔"  
اولویا نے مکث کو کھینچ کر اپنے ساتھ لگایا اور حُسن کو دیکھ کر غرائی۔

"نہیں یہ میرا بیٹا ہی ہے۔"

حُسن اگے بڑھا

"دور رہوں مکث تمہارا بیٹا نہیں ہے۔"

"مکث!"

اس کو اپنی آواز گہری کھائی میں محسوس ہوئی

"ہاں یہ میرا بیٹا ہے مکثیلین جو جیسز کو بلیو کرتا ہے

جو میرے نقشِ قدم پر چلے گا۔"

"کیا مطلب؟؟؟"

حُسن کا چہرہ فق ہو گیا

"تمہیں یہ نہیں بتایا کسی نے یہ مس اولویا پارکر

The famous hooker of london

کا گھر ہے "

حُسن کو آب کی بار جٹکھا اس سے زیادہ لگا

"کک کیا کہا تم نے؟"

"ہاں میں انٹر نشینل کارل گرل ہو اور میرا بیٹا عیسائی ہے آب ہو گئی تسلی جاؤں دفع

ہو جاؤ یہاں سے۔"

"اولویا تم جھوٹ بول رہی ہو تم ایسا نہیں کر سکتی۔"

حُسن چیخ پڑا اس کی دل جیسے بند ہونے لگا

"کیوں تم نے ہی تو کہا تھا مجھ جیسی لڑکیاں کا ایک سے دل نہیں بڑھتا صبح کہا

تھا تم نے حُسن واقعی میرا ایک سے دل نہیں بڑھتا۔"

آب کی بار اولویا کا لہجہ زندہ گیا

مکث بہت الجھن امیز نظروں سے ان دنوں کو دیکھ رہا تھا لیکن ایک چیز نے اسے  
حیرت میں مبتلا کر دیا سامنے یہ شخص اس کا باپ ہے جس کو وہ پورے اٹھ  
سال بعد دیکھ رہا تھا جو بچہ نو سال اپنے باپ کی شفقت سے محروم رہا وہ آج اپنے  
باپ کو دیکھ کر خوش ہوا لیکن ماں کی تلخ لہجے نے اسے چُپ رہنے پہ مجبور کیا  
حُسن کے دل کے میں تکلیف کی لہر دوڑی ایک دم وہ زمین پر گر پڑا

"ڈیڈی!"

مکث تیزی سے بولا

.....  
اس نے دروازہ کھولا اور

اندر داخل ہوئی

کیا کیا نہیں یاد آ رہا تھا اس پینٹ ہاوس کو دیکھ کر  
اسے آس کی آوازیں کانوں میں گونج رہی تھی جو آواز پہلے سخت زہر لگا کرتی تھی  
آب دل کو دھڑکا رہی تھی



اس نے سامنے دیکھا وہ صوفہ جس پہ اس نے اسے پروپوز کیا تھا اور محبت کا اظہار بھی کیا تھا وہ اس بروان کمر کے صوفے کے پاس آئی اور اس پر ہاتھ پھیرنے لگی جس میں اس کا بھی لمس تھا پھر اس نے دوسری طرف دیکھا جہاں کچن تھا جدھر سے وہ اس کے لیے بُرنال لایا تھا

اور کیسے وہ پھینچے ہوئی تھی اس کی ہلکی سی تکلیف پر اس اٹھا کر لے آیا تھا پاگل تھا وہ بھی بہت پاگل اب وہ بالکنی کی طرف جا رہی تھی جہاں مکث نے اس کے ساتھ جسارت کی تھی، اور اس نے اسے زوردار تمپھڑ مارا تھا

اور پھر اس نے خودکشی کرنے کی کوشش کی جب وہ سجدے میں رو کر امی کو یاد کر رہی تھی تو کتنے پیار سے اس نے اسے گھیرے میں لیے کر کہا تھا "شش بے بی گرل ڈونٹ کرائی۔"

ہاں وہ اس وقت ننھی بچی بن گئی تھی آنسو اس کے گالوں پر بہہ جا رہے تھے اور بہت شدت سے بہہ رہے تھے پھر وہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی جہاں پر وہ سوتا تھا کمرے میں کتنی نیٹنس آ بھی تھی جیسے وہ آ بھی ٹھیک کر کے گیا ہو

Haya you're mine understand

She's mine if somebody touches her or

see with filthy eyes I'll rip his head

حیا کو یہ آوازیں بہت تکلیف دے رہی تھی وہ اس سب سے بچنے کے لیے پروگ  
کو چھوڑ کر جارہی تھی پہلے مکث سے بچنے کے لیے وہ روم گئی تھی اور آب مکث کی  
یادوں سے نکلنے کے لیے وہ یہاں سے جارہی تھی

اس نے اپنی پینٹنگز دیکھی جو بالکل مکث کی بیڈ کے سامنے تھی اس نے وہ اس  
لیے رکھی تھی تاکہ وہ اسے دیکھتا رہے

وہ اٹھی اور واڈروب کی طرف گئی ہرچیز ویسی کی ویسی تھی اس کے منگے ڈیس  
، بیٹ ، کفلنکس ، ٹائی

کی Dior حیا نے کچھ سوچ کر اس کی شرٹ نکالی جس میں اس کی خشبو ہوگی  
ralph Lauren منگی ترین بے انتہا خوبصورت وائٹ شرٹ جس میں مہکتی  
کی پرفیوم سونگھئی تو حیا نے اسے بھیج لیا ہاں وہ پاگل ہوگئی تھی جس شخص سے  
نفرت کرتی تھی آج اس سے بے انتہا محبت کر بیٹھی آللہ نے اس کو عشق کی  
سزا دے دی اسے اُس کر سچن سے نہیں بلکہ ایک اچھے انسان سے محبت ہوگئی

تھی جس نے اس کی عزت بچائی یہ تو کوئی بھی نہیں کرتا حیا یقین سے کہہ سکتی  
تھی اگر اس دنیا میں اس سے شدید محبت کرتا ہے وہ مکملین مارٹن ہی کرتا ہے  
اچانک اس کے کانوں میں عجیب سی سرگوشی ہوئی حیا ڈر کر مڑی  
وہ جلدی سے واڈروب کو بند کر کے باہر نکلی  
"مکث!"

اس لگانیوی بلیو سوٹ میں کوئی اوپر گیا ہے  
حیا کو لگا وہ مکث ہی ہوگا وہ تیزی سے اوپر بھاگی  
اس نے دیکھا سامنے آرٹ سٹوڈیو کھلا ہوا تھا حیا تیزی سے بھاگی اس نے دیکھا  
سامنے کوئی کھڑا ہے  
"مکث تم اگئے۔"

اچانک اس کی قریب آگئی تو ایک دم غائب  
یہ کیا وہ غائب کیوں ہو گیا

"مکث!"

"حیا"

اس نے بھیجے دیکھا

فریڈی کھڑا تھا

حیا

حیا نے ریڈ کلر کا سِلک گاؤن پہنا ہوا تھا اس کے خوبصورت بال پشت پر کرل کیے ہوئے تھے گال کی لالی بڑھی ہوئی تھی میک کے نام پر صرف اس نے صرف پنکش لپ سٹک لگائی ہوئی تھی  
مکث کو اپنا آپ روکنا بے حد مشکل ہو رہا تھا وہ اس کے قریب آیا ہی تھا جب ایک اور بندے نے حیا کے گرد بازو حائل کر دیے اور اسے اپنے ساتھ لگایا اور حیا کے کانوں میں سرگوشی کرنے لگا

مکث کا دماغ بھک سے اڑھ گیا یہ سب کیا ہے حیا کو کوئی اور ہاتھ لگا رہا تھا وہ حیا کے بے حد نزدیک تھا اور مکث کو اپنا آپ انگارے میں محسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ تیزی سے اسے مارنے کے لیے لپکا تھا کے حیا کی چیخ نکل پڑی



اس کی انکھ کھلی وہ چھت کو گھور رہا تھا اس کا چہرہ پسینے سے بڑھ گیا  
وہ فورن اٹھا اور اپنی سانسوں کو نارمل کرنے لگا  
حیا کسی اور کے بازو میں اف یہ منظر دیکھنے سے میری آنکھیں کیوں نہیں پھٹ  
گئی

مکث تیزی سے واش روم کی طرف گیا  
ٹیپ کھول کر اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے لگا  
اور ہر ایک بار اپنے اوپر تیزی سے چھینٹے مار رہا تھا  
پھر اس نے اپنا چہرہ دیکھا  
سرخ بوجھل آنکھیں پیلا زرد چہرہ آنکھوں کے گرد حلقے  
حد سے زیادہ بڑھی ہوئی شیو یہ پرفکیٹ مکث نہیں تھا یہ تو ایک لٹا ہوا انسان تھا  
مکث کو اپنے آپ سے گھن ائی اس نے فورن شاور آن کیا اور اس پہ کھڑا ہو گیا  
اس کی اندر آگ بھڑک رہی تھی اور بڑی  
شدید بھڑکی تھی اس نے سر واش روم کی ٹائلوں سے ٹکا لیا



"حیا تم کسی کی نہیں ہو سکتی تم صرف اور صرف میری ہو اگر ایسا ہوا نہ تو میں اس شخص کو ختم کردوں گا یا خود کو ختم کردوں گا۔"

"اُف زاہد یہ ہم کہاں اگئے ہیں۔"

فجر جو چلتے ہوئے تھک گئی تھی بڑے سے پستھر پر بیٹھتے ہوئی بولی  
"اللہ اللہ فجر پہلے خود کہتی ہو میں نے ہائیکنگ کرنے جانا تمہارے ساتھ، امی  
صبح کہہ رہی تھی تم

نے دو قدم چلتے ہی تھک جانا ہے۔"

"دو قدم! سرسلی دو قدم پورے دس کلو میٹر چلے ہیں ہم زاہد۔"

فجر غصے سے بولی

"توبہ ہے لڑکی کہاں چھسا دیا ہے تم نے میں آرام سے جاتا اکیلے۔"

ہاں تاکہ تمہیں شیر یا کوئی جنگلی جانور کھا جاتا اور ہم ایسے بیٹھے رہتے۔"

زاہد اس کی بات سُن کر ہنس پڑا

"توبہ ہے فجو تم بہت ہی بے وقوف ہو بڑا بچا لو گی" مجھے جانور سے ایک مچھر بھی  
نظر آگیا نا تو تم نے یہ جنگل کے ایک ایک جانور کو اپنی چڑیلوں والی چیخوں سے  
ڈرا دینا ہے۔"

فجر نے ٹریکنگ پول اٹھا کر اسے ماری  
"بد تمیز!"

زاہد نے گھورا

"ماروں گی اور ڈرتی نہیں ہو اگر کچھ کہانا بابا کو کال کر دو گی۔"

For you kind information young lady were in  
Canada's largest boreal forest region and Dads  
in Toronto

اور تم میرے رحم و کرم پڑ ہو۔"

"مر جاو تم زاہد ایک دفعہ گھر پہنچنے دو بابا کو ایک ایک کمپلین کرو گی۔"

بابا ہا تم گھر جاؤ گی تب نہ میں تمہیں یہاں چھوڑ کر بھاگ جاؤ گا۔"

فجر نے بس اسے گھورا

زاہد اگے چلنے لگا

"زائد رُک جاو نا۔"

فجر اس کو چلتے ہوئے تیزی سے بولی

"سوری ڈیر فجر میں ابھی تو بالکل بھی نہیں رُکنے والا

ہا ہا ہا ہا۔"

"اللہ کرے شکاری جال تم پر گرے اور تم اس میں پھنس جاو۔"

فجر کی کالی زبان نے واقعی کام دکھایا اور زاہد جیسے ہی اگے چل رہا تھا ایک دم سے

اس کے اوپر

جال گرا

"حایا؟"

"وہ۔۔۔۔۔"

حیا نے ایک دم فریڈی کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ میں مکث کی شرٹ کو تو اس کا

چہرہ ایک دم سُرخ ہو گیا

"اُس اوکے میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا۔"

فریڈی نرمی سے بولا

"ونیا انٹی کیسی ہے؟"

حیا نے شرمندگی سے شرٹ اس کو پکرائی

Just keep it haya

فریڈی آہستہ آواز میں بولا

"انیم سوری فریڈی میری وجہ سے مکث اس دُنیا سے چلا گیا"

حیا مضبوطی سے کہتے ہوئے بلا آخر رو پڑی

"پلیز رو مت حیا بھائی کی اتنی ہی زندگی تھی۔"

"لیکن اس کی موت کا سبب میں ہو میری وجہ سے اس دنیا سے گیا ہے وہ

---

حیا دل میں بولی لیکن زبان پہ گہری چُپ تھی

"اچھا حیا میں چلتا ہو بعد میں بات کرو گا اس وقت می اکیلی ہے بھائی کی موت

نے انہیں توڑ کے رکھ دیا ہے اب وہ مجھے بھی کہی باہر نکلنے نہیں دیتی یہ بھائی

نے کیا کر دیا وہ تو اس بندے کا منہ توڑ دیتے تھے جو مٹی کی انکھ میں آنسو لیے اتنا  
تمہا یون میرا بھی خیال نہیں کرتے تھے بھائی بہت اچھے تھے بس کافی جزیباتی  
چلتا ہوں ۔"

اور حیا چپ کر کے اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی مکث کے جانے سے کتنے زندگیاں  
متاثر ہوئی ہیں رائن کی ، ونیسا کی ، فریدی کی اور خود اس کی اسے مکث سے عشق  
ہو گیا اور وہ بھی اس کے جانے کے بعد یہ بہت کڑی سزا تھی جو اس کے اللہ  
نے دی تھی

مکث نے کھڑکیاں چیک کی اور زور سے مکا مارنے سے پتا چلا کہ یہ ہیمر گلاس  
ہوتا ہے اس کا بی پی شوٹ کرنے کے قریب تھا unbreakable ہے جو  
"ال جسٹ کل یو حسین!"

پھر اس نے غور کیا یہ جگہ تو کوئی فورسٹ (جنگل) ہی لگ رہا تھا لیکن یہ پروگ  
جیسا جنگل ہرگز نہیں تھا کیونکہ وہ بہت سے جنگل میں کیمپنگ کر چکا تھا وہ یقین  
سے کہہ سکتا ہے وہ پروگ میں نہیں ہے



Damn it

اس نے زیر لب گالی دیتے ہوئے مڑ پڑا اور دروازے کی طرف بڑھا اور کھولا حیرت انگیز طور پر دروازہ کھل چکا تھا اس نے فوراً کھولا اور سامنے سریاں دیکھ کر نیچے تیزی سے اترا لیکن ایک دم رُک گیا سامنے ایک کالا ہٹا کٹا باڈی گارڈ یونی فورم میں کھڑا تھا

"واٹ ڈیو نیڈ سر۔"

"سائڈ پہ ہو۔"

مکث تیز لہجے میں بولا

وہ سائڈ پہ ہو گیا اور مکث اس کے جلدی مان جانے پہ حیران ہوا اگلے لمحے میں دروازے پہ پہنچا تو ایک منٹ کے لیے جہاں تھا وہی کھڑا رہا کیونکہ یہ دروازہ کوئی عام دروازہ نہیں تھا بلکہ ہارڈ میٹل کا تھا مکث کو پتا تھا اس نے کھلنا نہیں ہے اور حسین کو یقین تھا وہ ضرور توڑے گا اس لیے ہارڈ میٹل کا ڈور رکھا مکث نے اپنے دانت پیسے اور ایک دم زور سے اس دروازے کو پاؤں سے ٹھوکر ماری وہ کھی پاگل نہ ہو جائے اس نے سوچا

اور اوپر چلا گیا اسے ہوشیاری سے کام لینا ہوگا یہاں سے نکلنے کے لیے اور یہ اس کی پہلی اور آخری سوچ تھی

حیا کو یہاں قید ہوئے وئے پورے دس گھنٹے ہو گئے تھے اب تک اسے پتا نہیں چلا تھا اسے ساتھ یہ کیا کرنے والے ہیں صبح کی کھڑکھٹی دھوپ نے اس کا بُرا حال کر دیا تھا۔ وہ پیاس اور بھوک سے نڈھال ہو رہی تھی پھر سوچتی اچھا ہے اس بھوک سے میں مر جاؤں لیکن اگلہ بندہ بھی اسے مارنا نہیں چاہتا تھا اس لیے فوراً اس نیچے کے لیونگ روم میں لیے کر بٹھایا گیا جو خوبصورت گرین اینڈ وائٹ کمبینیشن اٹالین ڈیزائن کا بنا ہوا تھا اُسے سی کی تیز کولنگ نے حیا کو ٹھنڈک بخشی لیکن پھر اس نے اپنے سر پر اس بوڈی گارڈ کو دیکھا تو بولی

"مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے پلیز بتاؤ نہ۔"

وہ اگے سے خاموش رہا حیا کو حیرت ہوئی اندر بھی اگر اس نے کالا چشمہ پہنا ہوا تھا

اور منہ سڑا ہوا کر لے جیسا ہی تھا

تھوڑی دیر میں ایک عورت جس نے میڈ ڈریس پہنی ہوئی تھی ہاتھ میں ٹرے لیے

کرائی اس کا انداز خاصا رولورٹ جیسا تھا

آس نے حیا کے سامنے ٹرے رکھی حیا ان ڈھیر سارے لزومات کو دیکھ کر دنگ رہ

گئی

تیکہ بوٹی، سن پلاؤ، مختلف قسم کے کباب، نان اور میٹھے میں چیز کیک دیکھ کر حیا

نے سوچا شاہد کوئی دوسری بھی لڑکی پکری گئی ہے اس لیے اتنا کھانا پیش کیا گیا

ہے -

Eat

حیا نے اس بلیک مین کی آواز پر سر اٹھایا

وہ کھانے کی طرف اشارہ کر رہا تھا

"نوا"

حیا بھی اسی انداز میں بولی

I Have a gun kid so it's better be a good girl

اس نے گن کی طرف اشارہ کیا اور اپنے چمکتے ہوئے دانت دکھائے جس میں ایک  
سونے کا دانت بھی تھا

I am not scared of death

حیا کے لہجے میں پہلی بار مضبوطی ائی وہ کب سے اتنی بہادر ہو گئی تھی ہاں وقت  
نے زندگی کے تین مہینے صرف تین مہینے نے اسے بدل دیا تھا  
"لیکن تمہیں اپنی عزت کی خاطر یہ کھانا ہوگا۔"

حیا نے اُدھر دیکھا ایک سفید گاؤں میں سر پر سکارف باندھے ایک بہت سوبر سے  
خاتون تھی

حیا کو آب کسی پر بھی بھروسہ نہیں تھا اس لیے ان کو دیکھ کر واپس گردن موڑ  
لی

"بیٹا کھالو ورنہ منیر تمہاری عزت ختم کرنے میں ایک سکینڈ نہیں لگائے گا۔"

حیا کا چہرہ سفید ہو گیا

"کون منیر اور مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے؟"

حیا زور دیتے ہوئے بولی

"پہلے تم کھا لو پھر تمہیں بتاؤ گی ورنہ پیٹر منیر کو بتا دے گا تم کھانا نہیں کھا رہی  
اور مجھ سے بار بار سوال کر رہی ہو۔"

وہ دھیمی آواز میں بولی

مجھے بتاؤ گی کے تم کون ہوں اور یہ منیر کون ہے ؟

حیا چلائی آب کے بات اس نے کوئی لحاظ نہیں کیا

"پلیز بیٹی اگر اپنی عزت پیاری ہے تو کھا لو

وہ یہ کہہ کر چلی گئی۔"

حیا نے اپنا سر تھام لیا

واقی میں اسے جان سے زیادہ عزت پیاری ہے

اور اس نے چُپ کر کے پلیٹ لی اور کھانا ڈالے لگی دل عجیب ہو رہا تھا لیکن

مجبوری تھی -----

"فجر بچاؤ۔"

فجر نے پہلے حیرت سے زاہد کو جال میں پھسے ہوئے دیکھا پھر کھکھلا کر ہنس پڑی



"ہا ہا ہا دیکھنا کہا تھا آپ کو میرے سے پنگا نہ لے کیونکہ کے پنگا از نوٹ چنگا ہی

ہی ہی

"-

"فجر کی بچی مجھے یہاں سے نکالو!"

زاہد بار بار اس جال کو ہاتھ مار رہا تھا اور فجر کو التجا امیز نظروں سے دیکھ رہا تھا  
"سوری زاہد ابھی نہیں پہلے تمہیں مجھ سے معافی مانگنی ہوگئی اور میری کچھ شرائط

ہیں -"

Fajr just help me you dumb

"ڈم کس کو کہا اب تو بالکل بھی نہیں نکالوں گی -"

"فجر پلیز یار مجھے نکال دو نہ یار -"

"پہلے میری بات سنو تب کچھ کرو گی -"

فجر نے اپنے نخانوں کو دیکھا اور انہیں چیک کرنے لگی

"اچھا منظور ہے پہلے نکالو تو صبح -"

"نو نو جیسے کے میں تمہیں جانتی نہیں ہوں پہلے ہر چیز پر تم نے ہاں کرنی ہے امی کی قسم تم نے ہر چیز پوری کرنی ہے۔" "فجر تمہیں اللہ پوچھے پلیز بولوں آب۔" زاہد نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا

"پہلے تم نے مجھے اپنی سپورٹس کار چلانے دینی ہے۔" دو مجھے پاگل PorscheBoxter "واٹ! دماغ خراب ہے میں تمہیں اپنی گٹے نے کاٹا ہے"

زاہد چیخ کر بولا  
"آرام سے او ہلیو ہاں تو وہ تم چلانے دو گے دوسرا مجھے تم نے اپنی سوکر ٹیم میں حصہ لینے دینا ہے۔" "فجر تم کھیل ہی نہیں سکتی تو میں کیسے رکھوں تمہیں۔"

زاہد تیزی سے بولا بس نہیں چل رہا تھا اپنی اس چار سالہ چھوٹی بہن کا حلیہ بگاڑ دے

"اے کھیلنا اتنا ہے میں اپنی کالج کی لڑکیاں کو ہرا چکی ہوں۔"

"ہاں جو تمہارے سے زیادہ پھوڑ ہے کھیلا جا نہیں رہا ہوتا کک مار کر بس کھی کھی کرنی اتی ہے۔"

"اولے میں چلی جاؤں گی پھر بیٹھے رہنا تم۔"

فجر گھور کر بولی

"جلدی بولے گی آپ۔"

زاہد دانت پیس کر بولا

اور Spain لیے کے دینا ہے پلس مجھے Macbook "ہاں پھر تم نے مجھے  
کا ڈریس بنا کے دینا ہے دو ہفتہ Tom ford کا ٹرپ اور ہاں مجھے Egypt  
بعد ہمارا فیر ویل ہے۔"

"میں تمہاری سب خواہش پوری کر دو گا لیکن پلیز فجو نکال دو نہ یار۔"

"نہیں ابھی سنتے تو جاؤں۔"

فجر مزے سے راک پر بیٹھ گئی

کا ڈبہ نکال کر کھانے لگی Pringles اور بیگ سے

"ہاں تو میں کیا کہہ رہی تھی زاہد خان ہاں! تیسرا تم نے مجھے اوسکر پریمیئر میں  
لیے کے جانا ہے۔"

زاہد نے اس کی خواہش سنی تو تپ گیا

کی اولاد ہونا کے میں آرام سے تمہاری Justin Trudeau "ہاں میں جیسے  
خواہش پوری کر دو گا۔"

"خیر جسٹن ٹریڈو کی بات سے یاد آیا اس سے بھی ملوانا ہے تم نے مجھے قسم سے  
کتننا پیارا پرائم منسٹر ہے ابو کو ہمیشہ کہتی ہوں کے پلیز مجھے جسٹن سے ملا دے ان  
کی گہرے دوست گورنر جنرل ڈیوڈ جسٹن ہے لیکن ابو ٹال دیتے ہیں۔"  
"اچھا میری ماں میں ملا دو گا بلکہ اس کے ساتھ ڈنر بھی کروادوں گا مجھے خدا کا  
واسطہ یہاں سے نکالوں فجر۔"

آب زاہد کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو وہ چیخ پڑا  
"اچھا اچھا کچھ کرتی ہوں میں۔"

فجر جلدی سے اپنے ہاتھ جھارتے ہوئے بولی

وہ کمرے میں ادھر ادھر ٹھل رہا تھا سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹ رہا تھا حیا کے علاوہ اس کی سوچ میں فل حال کوئی نہیں تھا کیونکہ اسے باقیوں کی فکر نہیں تھی ہاں می کو بہت زیادہ دکھ ہوگا اور وہ یقین سے کہہ سکتا تھا وہ بیمار ضرور ہوگئی ہوگی یہ چیز اس کی پریشانی کا باعث تھی رائن نے سرٹیس لے لیا ہوگا اور برنس پر بھی نہیں دھیان دئے رہا ہوگا

می کو تو فریڈی سنبھال لے گا رائن کو کیلن لیکن حیا حیا کا کیا حیا خود کو کیسے محفوظ رکھے گی اور اگر کوئی اور بندہ اس کے ساتھ کچھ ---- اسے وہ منظر یاد آگیا جب وہ اور رائن دونوں کیفے سے باہر نکلے

تو باتوں میں اچانک مکث کو کچھ صبح محسوس نہیں ہو رہا تھا جیسے بہت عجیب سی فیلنگ تھی اس کی چھٹی حس بار بار کہہ رہی تھی کچھ گڑبڑ ضرور ہے

اور رائن جو اس سے بات کر رہا تھا وہ اس کی پیشانی پر پڑے لکیر دیکھ کر چونکہ

"کیا ہوا بڑی منہ پر بارہ کیوں بنے ہے۔"

مکث نے اسے دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلا کر کار



میں بیٹھ گیا آج اسے کار کے اے سی میں بھی عجیب سے گرمی محسوس ہو رہی  
تھی

"وہ بے اختیار ڈرائیو کر کے کار حیا کی رہائش پہ لے آیا جہاں وہ ہمیشہ اسے جاتا ہوا  
دیکھا کرتا تھا۔

"تو کدھر لے آیا ہے؟"

رائن اسے بولا

جبکہ مکث انتظار کرتا رہا کہ وہ آب گزر کر جائے گی  
تو اس کو سکون مل جائے گا اور جب حیا کو شک پڑے گا تو وہ مڑ جائے گا  
"مکث ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔"  
"پتا نہیں۔"

وہ سٹیئرنگ کو ٹیپ کرنے لگا

There's nothin holding me back رائن نے شان مینڈس کا

لگا دیا

مکث خاموشی سے حیا کا انتظار کرتا رہا پھر اپنی گھڑی کو دیکھا

نوجے سے زیادہ ہو گئے تھے

"وہ کار سے بار نکل آیا۔"

رائن بیٹھا رہا اسے مکث کے اس طرح کی حرکتوں کی عادت تھی ورنہ مکث جیسے بندہ

کو کون برداشت کرتا ہے

لگا دیا Despacito اس نے سونگ چیلنج کر

مکث تھوڑا سا اگے گیا جب اسے کسی کی آواز آئی

"اللہ واکبر!"

یہ آواز تو حیا کی تھی اور وہ بھی چیخنے کی

مکث فورن تیزی سے بھاگا

اور سٹریٹ کے اندر داخل ہوا

چیخوں کی آواز بڑھتی جا رہی تھی مکث کا دل کانپ اٹھا

رائن نے بھی اس کو تیز بھاگتے ہوئے دیکھا تو تیزی سے نکالا

اس نے اپنے سامنے دو گارڈز دیکھے جو اس نے آج حیا کے لیے اس کے گھر کے

سامنے بھیجے تھے

"تم لوگ ادھر کیا کر رہے ہوں اور میڈیم ائی۔"

"نو سر پر ہم چیخوں کی آواز پہ بھاگے ہیں۔"

یہ بات سُن کر مکث کا دماغ بھک سی اڑا واٹ۔۔۔۔۔ "وہ تیزی سے اس طرف

بھاگا

جس پر اس نے دو بندوں کو لڑکھڑاتے ہوئے دیکھا وہ ان کی طرف آیا اور ان کو ہٹا کر اس نے سامنے ایک بندے کو دیکھا جو حیا کو پیٹ پہ ٹھوکر مار کر اسے گرا چکا تھا

مکث کو لگا کسی نے ٹھوکر اس کو ماری ہے اتنی شدید تکلیف وہ بھی حیا کے چہرے کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور پھر جب اس آدمی نے حیا کو گالی دے کر اس پر جکھا ہی تھا مکث نے انگلی سے اپنے بندوں کو اشارہ کیا اور تیزی سے اس کی طرف آیا اور اس زور سے کھینچ کر بُری طرح پیٹ ڈالا

اس نے اس بندے کو ختم کرنے سے پہلے اسے ایسی عبرت ناک تکلیف دینا  
چاہتا تھا کہ وہ زندگی بھر یاد رکھے رائے نے فورن پولیس کو کال ملائی جنہوں نے  
انے میں پانچ سکینڈ نہیں لگائے

وہ حیا کو اٹھا کر اپنے گھر لے آیا اور اس سے اپنے بیڈروم میں لٹایا اور  
فورن باہر نکلا کچن میں جاکر فرسٹ ایڈ باکس نکالے لگا تھا جب دروازے پہ دستک  
ہوئی اس نے جا کے دروازہ کھولا

دیکھا رائے کے ساتھ ایک ڈاکٹر اور ایک نرس تھی  
ملکٹ نے خاموشی سے اندر آنے دیا اس نے انہیں کمرے کے طرف اشارہ کیا  
اور خود تھکے ہوئے انداز میں صوفے پہ بیٹھ گیا اور جیب سے سگریٹ نکال کر منہ  
میں ڈالا

رائے اسے خاموشی سے دیکھ رہا تھا پھر اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کو پہلے دیکھتا رہا  
جو دھوئیں پہ دھواں اڑائے جا رہا تھا۔

"یہ سب کیا تھا ملکٹ۔"

ملکٹ خاموش رہا

"تم تو کہہ رہے تھے یہ ایک طلبہ تھی لیکن یہ طلبہ ہرگز نہیں ہو سکتی۔"

ملکث اب بھی خاموش رہا

"تم کہا کرتے تھے محبت میری ڈکشنری میں نہیں ہے پھر یہ سب کچھ بول کیوں نہیں رہے

She's is not like Olivia

"کیا!"

"ہاں وہ کسی بھی لڑکی کے جیسے نہیں ہے

- "ملکث کے گھمبیر لہجے پہ رائن اس سے ساکت دیکھنے لگا

She's just like a shining star my star you know  
what why I didn't call her a crystal or diamond

something

رائن اب چپ تھا



"کیونکہ ڈائمنڈ اور کرسٹل تو بڑی عام سی چیز ہے سب کے پاس ہوتا ہے سب اسے حاصل کر سکتے ہیں بڑی ہی بے مول سی چیز ہے لیکن میری حیا وہ ایک تارے کی طرح جس کو کوئی پہنچ نہیں سکتا کوئی چھو نہیں سکتا

وہ نہ میری ماں اولویا ہے جس کو سب نے حاصل کیا

نہ باقی لڑکیوں کی طرح جو ایک شکل اور دولت کی خاطر خود کو کسی کے حوالے کر دیتی ہیں جسٹ لائک اپیس اوف ایٹم اہونو مجھے سیلیوٹ ہے اس مزہب پر جس نے اس سے سٹار بنا دیا بلکل پاک بلکل مکمل تو کہتا ہے نا مجھے محبت نہیں ہو سکتی ہاں مجھے محبت نہیں ہے حیا سے بلکل بھی نہیں ہے مجھے اس سے عقیدت ہے عشق ہے! محبت بہت چھوٹا سا لفظ ہے اس کے لیے۔"

اور رائن بس اسے دیکھے جا رہا تھا اسے لگا مکث جیسے ہوش میں نہیں ہے اس خود اپنے الفاظ پہ یقین نہیں ا رہا ہوگا شاہد بعد میں نگر جائے یا شاہد بعد میں مان جائے وہ جانتا تھا وہ ہوش و حواس میں نہیں ہے اور جب لگے دن آفس میں اس نے کہا تھا وہ اس سے پیار کرنے لگا ہے تو رائن کو کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی اسے تو کل پتا چل گیا تھا اور مکث اپنے آپ کو بس نارمل رکھنے کی وجہ سے سمپل الفاظ

میں کہہ گیا کہ میں اس سے پیار کرنے لگا ہوں رائن کو بڑی ہنسی آئی تھی اس  
تھا violent اور aggressive کے پاگلپن پر وہ واقعی حیا کے معاملے میں  
جس کو رائن کا چھونا بھی برداشت نہ ہوا جبکہ وہ آب اس کے دستریں میں نہیں  
ہے یہی بات مکث کو پاگل کر رہی تھی ایک پل دل کر رہا تھا خود کو ختم کر ڈالے  
جس سے حسین کا مقصد پورا نہ ہوں پھر ایک دم کچھ

س

پورے دو دن ہو گئے لیکن حیا کو ابھی تک اپنے یہاں لانے کا مقصد پتا نہیں چلا  
نہ وہ منیر نامی گنگسٹر نامودار ہوا تھا نہ یہ سونے کی دانت والا پیٹر کچھ منہ سے  
پھوٹ رہا تھا پہلے کے دن کی طرح آب کے بار اسے کمرہ کافی لگشری دیا تھا گولڈ  
گنگ سائز بیڈ گولڈ کمرٹن ریڈ افغانی کارپٹ اور بہت سے مورت کمرے میں پڑے  
تھے حیا کو چڑھوئی کے اب وہ یہاں نماز نہیں پڑھ سکتی نہ ہی ان مورتوں کو ہٹا  
سکتی تھی کیونکہ یہ کافی بڑے اور بھاری لگ رہے تھے  
اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکلی کے سامنے یہ کالا جن کھڑا ہوا تھا

"اُنی نیڈ ٹو پرئے۔"

حیا نے اسے گھور کر کہا

"ادھر او بیٹی میرے ساتھ نماز پڑھ لو۔"

اس نے دیکھا وہی عورت تھی جو نماز کی نیت کرنے والی تھی حیا کوئی سخت جواب دینا چاہی تھی لیکن نماز کا لحاظ کر کے اگے بڑھ گئی

"مجھے ڈوپٹہ چاہیے۔"

حیا سپاٹ لہجے میں بولی

وہ مسکرائی انہوں نے پیٹر کو اشارہ کیا

پیٹر سر کو ہلکے سا خم دئے کر اوپر چلا پڑا پانچ منٹ بعد پھر ایک میڈ نے اس سے خوبصورت بیش قیمتی سکارف دیا جو سکائی بلیو کلر کا تھا

حیا نے خاموشی سے لیا اور پہن کر اس نے نماز کی نیت باندھ لیوچ رہا تھا کہ دروازے پہ دستک ہوئی

میں فرسٹ ٹائم فاسٹ رکھنے والا تھا ان کے گھر سے جانے سے پہلے سر نے مجھے  
کہا تھا کہ آپ رات کے تین بجے اجائیے گا سحری کرنے کے لیے میں مان گیا  
خاصی حیرت بھی ہوئی کہ رات کے ٹائم کھانا لیکن اتنا عجیب نہیں تھا ظاہری سی  
بات ہے ہم لوگ راتوں رات کلبز میں شراب کی بوتل اور پتا نہیں کیا کیا کھاتے  
میں ان کے گھر داخل ہوا تو ان کا وہی سرونٹ تھا حدید اس نے مجھے سلام  
کر کے اندر آنے دیا بدلے میں میں نے بھی اسے کہہ دیا اس کے چہرے کی چمک  
بڑھ گئی اور اس نے مجھے آج ہال کے بجائے خوبصورت سے وائٹ ڈرائنگ روم میں  
بٹھایا  
مجھے صوفے کی طرف اشارہ کر کے وہ چل پڑا پورے گھر کے علاوہ صرف اس جگہ  
کو کسی انٹیریر ڈیزائن نے سیٹ کیا ہو گا وائٹ اور اوف فائٹ کمبینیشن کا ڈرائنگ  
روم دیکھ کر میں امپریس ہو گیا  
ہوئی وی تھی Calligraphy دیواروں پر بے شمار اللہ اور رسول ﷺ کی  
میں دیکھ رہا تھا جب کسی کی نرم اور کھنکھتی آواز پر چونکہ



"بابا جانی سحری لگا دی ہے میں نے آپ اپنے مہمان کو بلا دئے ویلے آج آپ کافی لیٹ نہیں ہو گئے۔"

کیا آواز تھی اس کی

میں اس کی آواز کو سوچ رہا تھا جب وہ مجھے سامنے دروازے پہ نظر آئی جو کھڑی شاہد کسی کو کچھ کہہ رہی تھی

"مڈثر چاچا آپ نے ڈلیوری مین کو کپڑے اور کھانا دیے دیے۔"  
"جی بی بی۔"

کیا حُسن تھا اس میں اس نے پنک شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی سر پہ ڈوپٹہ جو تھا وہ گر کر اس کندھے پہ آگیا

اور اس کی امیر انکھیں مجھے دور سے بھی نظر آرہی تھی میں نے آج تک اتنی یونیق انکھیں نہیں دیکھی تھی پنکش اور ریڈ کمپنیشن اور اس کی شکل اس کی شکل تو ہو بہو حیا سے ملتی تھی مطلب گندمی رنگت اور تھیکے نقوش

"مڈثر چاچا آپ پھر بول گئے اف اللہ آپ کا کیا کرو میں ویلے پروگ میں سب ہی بہت عجیب ہیں ایک ہمارا کینیڈا تھا اے نہ زرا ملواتی ہوں آپ کو اپنے پرائیم منسٹر



سے مسلمانوں کے ساتھ بڑے کھلے دل سے سحری اور افطاری کی تھی ایک دفعہ اور ایک آپ ہیں فورن بھاگ جاتے ہیں نہ رانیہ کو لاتے ہیں میں نے اسے تھوڑی کھا جانا ہے۔"

وہ نان سٹاپ بولے جارہی تھی آواز اس کی بے شک نرم تھی پر مجھے سمجھ نہیں ارہی تھی لیکن بہت جلدی معلوم ہو رہی تھی

"اللہ میں تو بھول ہی گئی آپ بھی نہ بابا جانی غصہ ہو رہے ہو گے کے میں نے ان کے مہمان کو نہیں بلایا۔"

وہ آب ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی

میں نے سر اٹھا کر دیکھا اس نے ڈوپٹہ آب سر پہ لیا ہوا تھا

"آپ اجائے بابا جانی بولارہے ہے۔"

میں نے اگے سے کچھ نہیں کہا اور چلنے لگا کے وہ ایک دم بولی

"ارے آپ تو ائی مین واو آپ نے جسٹن ٹریڈو کی مثال قائم کر دی۔"

میں نے نا سمجھی سے اس کی بات سنی

"فجر بیٹا کتنی دیر لگاؤں گی۔"

"اُئی ابو۔" اس نے تیزی سے کہا اور مجھے ڈانٹنگ ٹیبل کی طرف لیے گئی جہاں وہ بیٹھے ہوئے تھے

وہ مجھے دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور میرے گلے لگ گئے "اسلام و علیکم اگئے آپ"

میں نے بھی ان کے ہی الفظ دُرائے وہ حیرت سے ہنس پڑے اور میرا کندھا تھپک کر مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا

"ارے آپ کو تو سلام کرنا بھی آتا ہے بابا آپ نے تو کامال کر دیا مسٹر کو پہلے سے ٹینگ ہو گئی۔"

سر کھانسنے لگے

"فجر بیٹا جلدی سے بیٹھ جائے سحری کا ٹائیم ختم ہونے والا ہے۔"

فجر نے سر ہلایا اور فورن میرے پوزیٹ بیٹھ گئی

"میری بیٹی ہے فجر بہت بولتی ہے نا۔"

"ارے ابو میں نے تو کچھ بھی نہیں بولا اب تک ہاں ویسے یہ بہت کم بولنے والے لگ رہے ہیں بندے کو بولنا چاہیے زبان کا استعمال کرنا چاہیے پھر زبان کا کیا فائدہ۔"

وہ اب ان کو کچھ گول سی چیز پٹیٹ میں دال رہی تھی ساتھ میں بولے جارہی تھی

"اسد نے بالکل بھی نہیں ٹھیک کیا آپ کو پروگ بھیج کر۔"

سر مسکراہٹ دباتے ہوئے بولے

فجر نے مجھے پٹیٹ افر کی توڑک کر انہیں دیکھنے لگی

"کیوں بھلا؟"

"مجھے جو بولنے والی ریڈو بھیج دیا۔"

میں ہنس پڑا

فجر نے پہلے مجھے گھور کر دیکھا پھر سر کو پھر چپ کر کے کھانے لگی

میں شرمندہ ہو گیا

"ویسے میں کیا کہہ رہی تھی ابو ہم لوگ عید پاکستان میں نہ منائے ہائے کتنا مزہ

ائے گا چاند رات ، مہندی اور چوڑیوں کے سٹال -----

وہ اگے سے کچھ بولے لگی کے سر کی ہنسی چھوٹ گئی ۔ وہ بہت زیادہ ہنسنے لگی

فخر نے انہیں حیرت سے دیکھا

"میری بیٹی کبھی چپ نہیں ہو سکتی ہے نارائن ۔"

انہوں نے مجھ سے کہا

میں نے مسکراہٹ دبائی اور پلیٹ پر جھک گیا

"جائے بابا آب بہت بُرے ہے ۔"

وہ جلدی سے پلیٹ اٹھانے لگی اور ہم لوگ اپنی سحری مکمل کر چکے تھے

"اچھا سر چلتا ہوں ۔"

میں ان سے مل کر بولا

"یاد رکھنا بیٹا آپ نے اس حال میں کچھ ایسا نہیں کرنا جو میں نے کل آپ کو

سمجھایا تھا ۔"

"آپ فکر نہ کرے سر ۔"

"شام کو آنا افطاری کے لیے اور یہ لو بکس آپ کو روزے میں ہلپ کرے گی۔"

میں نے مسکراتے ہوئے لی اور ان سے مل کر کار میں بیٹھ چکا تھا

حُسن کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا اولویا نے ہمدردی کے ناطے اسے ہو سپٹیل بھیج دیا  
لیکن خود سے اس نے ایک فیصلہ کیا ایک بہت بڑا فیصلہ اس نے اپنے بیٹے کو  
بچنے کا کیا وجہ یہ تھی وہ حُسن سے ہارنا نہیں چاہتی تھی اس نے حُسن سے بدلا  
لینا تھا جس کی وجہ سے اسے گھر سے نکالا گیا، اسے گارل گرل بنا پڑا کوئی عورت  
جیسے بھی ہوں جس ملک، نسل، رنگ کی بھی ہوں وہ کبھی مر کر بھی کال گرل  
بنا پسند نہیں کرے گی اور اولویا نے جلدی سے ولیم سے بات کی اور اس اپنی  
براہم بتائی

"تم کیا چاہتی ہوں اولویا؟"

ولیم نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا



"میں بس اس سے جان چھڑانا چاہتی ہوں۔"

اولویا نے آہستہ سے کہا

"وہ ابھی دس سال کا بچہ ہے اولیٰ ڈیر وہ کوئی اٹھارہ سال کا نہیں ہے جو اپنی

زندگی آرام سے تمہارے بغیر جی لے گا۔"

ولیم نے اسے سمجھانا چاہا

"پلیز ولیم مکث کو میں گھر سے نہیں نکال رہی میں اسے کسی کے حوالے کرنا

چاہتی ہو مطلب اس سے سیل کرنا چاہتی ہوں۔"

ولیم نے حیرانگی سے اولویا کا مطلبہ سنا

"کیا؟"

میں حسین سے بدلہ لینا چاہتی ہوں میں اسے ایسے انسان کو حوالے کرنا چاہتی ہو جو

اس کو بھیج کر دوسرے ملک میں سلیو بنا دئے جیسے کے پاکستان ہاں اسے وہاں

بھیج دئے جب حسین کو پتا چلا گا کہ اس کا بیٹا پاکستان میں کسی کا نوکر یا مزدور

ہے تو اسے کیسا محسوس ہوگا۔"

اولویا کی سوچ کسی سے بھی ایک ماں کی نہیں لگ رہی تھی بدلے کے آگ نے  
اسے کتنا سفاک بنا دیا تھا

ولئیم کو پہلی بار اولویا کی سوچ پر تاسف ہوا  
"اٹیم سوری اولی یہ نہیں ہوسکتا یہ ایک بچے کے ساتھ میں ایسا ظلم نہیں کرسکتا  
"۔

"فائن مت کرو مجھے ہی کچھ کرنا ہوگا۔"  
اولویا فورن اٹھی اور تیزی سے نکلی اچانک اس نے ملر کو فون کرنے کا ارادہ کیا  
"ہلیو ملر۔"

"ہاں اولویا خیرت۔"  
ملر کی حیرت بھری آواز آئی  
"مجھے تم سے ملنا ہے۔"

"واو تم تو ایک رات کے بعد کسی بندے سے دوسری ملاقات نہیں کرتی آج مجھے  
کیسے یہ شرف حاصل ہوگیا۔"  
بس ہے ایک کام تمہارے فائدے کے لیے ہی ہے۔"

میں ملتے ہیں - "Starbucks" اچھا تو پھر ٹھیک ہے

اولویا نے فون بند کیا

کا منظر تھا جس کے اندر حیا داخل ہوئی laurentian university  
تھی

اے ہوئے چار دن ہو گئے تھے اور آج اس کا یونیورسٹی میں Canada حیا کو  
پہلا دن تھا اس نے اپنے اے لیول کے آگزامنز فٹ مکمل کیے پروائٹ دے کر  
پھر اس نے علیہ کو کال کی کہ وہ اس کی ہلیپ آٹ کر دے  
علیہ شادی کے بعد کینیڈا چلی گئی تھی اور حیا پروگ سے کسی بھی حال میں نکلنا  
چاہتی تھی علیہ نے اسے سپونسر کیا اور اسے کہا وہ فل حال سٹوڈنٹ کے طور پر  
اٹی گی اور چار سال کے بعد واپس چلی جائے گی حیا کے لیے چار سال کافی تھے  
اس نے بے شمار یونیورسٹی میں اپلائی کیا کچھ جگہ اسے ناکامی ہو گئی تھی کیونکہ  
اس کے گریڈ اتنے اوٹسٹینڈنگ نہیں تھے وہ تھوڑا سا پریشان ہو گئی علیہ نے کہا

کی اپلیکیشن دو حیا دوبارہ کچھ یونیورسٹی میں Financial aid پریشان نہ ہوں  
laurentian university اپلائی کرنے لگی صرف اسے  
نے اکیڈمیٹ کیا جہاں انٹرویو میں علیحدہ رہتی تھی  
کی تیاری کرنے لگی اور اب اس کی Canada حیا نے اللہ کا شکر ادا کیا اور  
یہاں نئی منزل شروع ہونے والی تھی

.....  
.....  
حیا نے نماز کے لیے سلام پھیرا تو دیکھا وہ عورت اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی  
حیا نے انہیں اگنور کیا اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور اپنی بہتری کے لیے دعا  
کرنے لگی

منہ پر ہاتھ پھیرا اور اٹھنے لگی کے انہوں نے حیا کا ہاتھ پکڑ لیا  
حیا نے تیزی سے دیکھا  
"چھوڑے میرا ہاتھ!"

"بیٹی تم میری بات تو سن لو!"

"نہیں میں بلکل بھی نہیں سنوں گی مجھے آب کسی پر بھروسہ نہیں ہے اگر ہے  
تو وہ صرف میرے اللہ ہے سمجھی آپ"  
حیا نے ان کا ہاتھ جھٹکا اور تیزی سے اٹھی  
وہ بس پریشانی سے اسے بھاگتے کو دیکھ رہی تھی  
"یہ تم کیا کر رہے ہوں منیر امی جان تمہیں بلکل بھی نہیں معاف کر لے گی۔"

میں بے حد خاموش تھا جب میں نے یہ کتابیں بند کی  
میں ایک منٹ کے لیے تو بلکل ساکت ہو گیا کچھ سمجھ میں نہیں آرہی تھی کے کیا  
کرو مجھے آب اپنے بے سکونی کی وجہ سمجھ میں آئی تھی کیوں میں اتنا بے چین تھا  
کیوں مجھے بہت تکلیف ہو رہی تھی کیونکہ اللہ نے مجھے چن لیا تھا سیدھے راہ پر  
لانے کے لیے میں خاموشی سے اٹھا شاور لیا کیلن کچھ دن امریکا گئی ہوئی تھی  
کورس کے لیے اس لیے مجھے خاصا مسئلہ نہ ہوا میں نے چابی اٹھائی اور نکل پڑا



سیدھا ان کے گھر پہنچ گیا جب اتر کر اندر جانے لگا جب کوئی چیز میرے سر پہ  
گری

اف!

پھر دیکھا میرے اوپر آٹے کی بوری گری تھی اور میں پورا آٹے میں لتا پتا ہوا تھا

"ہائے اللہ یہ کیا ہو گیا مجھ سے"

کسی کی چیخنے کی آواز آئی میں نے اپنے دھکتے سر کو سنبھلا

حدید نے فورن بھاگ کر مجھے پکرا

"آپ ٹھیک ہے رائن سر"

انہوں نے مجھے اٹھایا

سر نے فورن دروازہ کھولا اور میری طرف بھاگ کر آئے پیچھے فجر بھی تھی

"آپ ٹھیک ہے بیٹے۔"

انہوں نے میرے منہ سے اٹا جھاڑا

میں کھانس پڑا لگتا تھا جیسے سارا آٹا میرے منہ کے اندر منتقل ہو گیا تھا

"یہ کس بے قوف نے اوپر سے آٹے کی بوری گرائی تھی۔"

واقی میں میں بھی جانا چاہا تھا کے کس بے وقوف نے اوپر چھت سے اٹے کی

بوری پھینکی تھی

"وہ ابو میں نے"

مجھے حدید نے براندے کی سٹیپ پہ بیٹھا کر پانی پلایا اور منہ پر چھینٹے مراوے جب

فجر بولی

"او میرے خدا فجر کس نے کہا تھا آپ کو اوپر سے بوری پھینکنے کو"

سر کی غصے سے بڑھی آواز ائی

"ابا میں نے سوچا اتنا بھاری ہے اتنی سرٹیاں تھی کیسے گھسیٹ کر نیچے لاتی میں

نے پھر پلین بنایا کے کیوں نہ میں اوپر سے پھینک دو پر-----"

مجھے بے حد ہنسی ائی میں قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

ساتھ میں سر نے اپنا سر تھام لیا

"فجر بیٹا آپ کو کسی نے یہ نہیں بتایا کے اوپر پھینکنے سے بوری پھٹ جاتی ہے

"\_

"میری کیا غلطی ہے قصور تو بوری کے مڑیل کا ہے جو اتنا مضبوط نہیں تھا مجھے  
کل جا کے ان سے کمپلین کرنے پڑے گی بلکہ میں سوچ رہی ہوں کہ میں  
کیس کرو گی ان پر جو اتنا فضول مڑیل بنایا ہے۔"

مجھے اس کی بات پر پھر دوبارہ ہنس ائی میں نے اس بار بھی اپنے قہقہے کا گلا  
نہیں گھونٹا

"ارے آپ کی کیوں بتیسی نکل رہی ہے دیکھ نہیں رہے میں کتنی اہم بات  
کر رہی ہوں"

میں نے اپنی ہنسی روکی  
"سوری!"

"آب چُپ کرو تم مجھے رائن کو اندر لیے کے جانے دو بعد میں اپنی سناٹا۔"  
"اچھے خاصے تو ہیں ابو بس آٹا ہی تو گرا ہے ان پر توبہ ہے ایک کام کر لے ان  
کے لیے ڈاکڑ لیے اے کسی چوٹ نہ لگ گئی ہوں نازک کلی کو۔"  
"فجر!"

سروارنگ کے انداز میں بولے

فجر اٹھ کر اندر چلی گئی

"میں اپنی بیٹی کی طرف سے آپ سے معافی مانگتا ہوں رائن بیٹا۔"

"نوسر نو براہم لیٹ ال بس مجھے واش روم بتادیے کس طرف ہے"

"ہاں کیوں نہیں او میرے ساتھ کہی چوٹ تو نہیں لگی آپ کو۔"

"نہیں سر بلکل بھی نہیں۔"

میں مسکرا کر بولا

"اللہ کا شکر ہے بیٹا آپ کو کچھ نہیں ہوا۔"

کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے ملر بولا

"ہاں تو تم کیا کہنے والی تھی۔"

اولویا کے ماتھے پہ اچانک پسینہ آگیا منہ سے تو کہہ دیا تھا کہ وہ اس سے جان

چھڑوانا چاہتی ہے لیکن اس دل کا کیا کرتی جو بے حد بے چین ہو رہا تھا

"تمہیں بچوں کی تلاش ہے نا۔"

ملر نے ابرو اٹھائے

"واٹ ڈیو مین؟"

I'm willing to sell Max to you

"کیا! "

"ہاں اس کے بدلے تم نے مجھے دو لاکھ پونڈ دینے ہو گئے بولوں منظور ہے۔"

"اولویا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے تم جانتی ہوں مجھے نچے کس لیے چاہیے

"-----"

اولویا کے ماتھے پر آب کی باربل پر گئے  
"تمہیں صرف کام سے مطلب ہونا چاہیے مجھے بتاؤ مکث کو خریدوں گئے کے نہیں

"-----"

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی کل رات نو بجے۔"

"کل نہیں آج رات کو۔"

اولویا تیزی سے بولی

ملر کو اس کی ریکاشن پر حیرانی ہوئی لیکن خاموش رہ کر سر ہلایا اور اٹھ گیا



اور اسی رات اس نے مکث کو اس کے حوالے کر دیا

لیکن وہ جیسے ہی کلب سے باہر نکلی

پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی یہ اس نے کیا کر دیا اپنے مصعوم سے بیٹے کو جہنم میں  
پھینک دیا کوئی ماں اتنی بھی سفاک ہو سکتی ہے بدلے کی آگ میں اس نے اپنے  
بیٹے کا نقصان کیا جیسا بھی تمہا بیٹا تو تمہا اس کا -

"یہ کیا کر دیا میں نے مجھے معاف کر دو میرے بیٹے مجھے معاف کر دوں۔"

فجر کو کوئی چیز نہیں مل رہی تھی جس سے زاہد کو باہر نکال سکے اس نے پورا بیگ  
کھنگال ڈالا لیکن کچھ نہ مل سکا  
"فجر خدا کے لیے کتنی دیر لگاؤ گئی شام ہونے والی ہے۔"

زاہد بے بسی سے چلایا

"صبر کرو جزیاتی نہ ہوں تم دیکھ نہیں رہی کچھ ڈھونڈ رہی ہو جس سے تمہیں نکال  
سکوں۔"

فجر کی ال ٹائم گھوری جاری تھی

"پلیز بہنا میں نے مرجانا ہے جلدی کرو نا۔"

"اتنی آسانی سے تو خیر تم نے مرنا تو ہے نہیں اس لیے ٹینشن لینے کی ضرورت

نہیں ہے۔"

فجر نے کچھ سوچ کر ٹریکنگ پول اٹھایا

زاہد کو اس کے ارادے نیک بالکل بھی نہیں گے

"فجر تم کیا کرنے والی ہو۔"

فجر نے پہلے ٹریکنگ پول کو دیکھا پھر زاہد کو اچانک اس کے چہرے پہ مسکراہٹ

ائی

"کچھ نہیں بس تمہیں نکالو گی۔"

فجر نے جمپ مار کر ٹریکنگ پول سے رسی کو مارا لیکن کچھ اثر نہ ہوسکا

اس نے پھر جمپ ماری لیکن اس بار زاہد کے سر پر لگی

"اوپس۔"

"اُف میرے اللہ فجر !!!!!!!!!!!!!!!"

زاہد غصے سے چلایا

"اے سو سوری زاہد -"

"لڑکی اس سے پہلے میں شہید ہو جاؤ اپنے بیگ سے شارپ نائف ڈھونڈو -"

"ارے زاہد وہ تو میں بھول گئی -"

"کیا!!!!!! میرے اللہ تو مجھے صبر دے یا تو پھر اس لڑکی کو سانپ کاٹ جائے

-"

زاہد تیزی سے بولا

"اے کیا منہ سے اول فول بک رہے ہو میں چلی جاؤ گی ایک تو تمہاری مدد کر رہی

ہو اوپر سے مجھے ڈر رہے ہو تم نا واقعی مر جاؤ -"

"مدد او پلیز آپ کی مدد سے بہتر ہے میں کسی جانور سے مدد لیے لو وہ میرے با

آسانی مدد کر دے گا -"

"تو پھر بیٹھے رہو اور انتظار کرو کسی جانور کا جو آپ کی مدد کر دے -"

فجر مڑ کر تیزی سے بیگ پیک کرنے لگی

"اب کہاں جا رہی ہوں؟"

زاہد پریشانی سے بولا

"میں نہ تمہارے لیے کوئی اچھا سا جانور ڈھونڈ کر لاؤ جو تمہیں یہاں سے نکال دے"

"۔

"فجر مزاق بند کرو آب پلینز کچھ کرو۔"

زاہد کے چہرے پہ سنجیدگی آگئی۔

"تو میں کچھ کرنے ہی جا رہی ہوں فکر نہ کرو آتی ہونا میں۔"

"فجر پاگل ہوڑ کو ورنہ میں نے ماموں جان کو بتا دینا ہے۔"

فجر آن سنی کرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی اور پیچھے سے زاہد چلاتا رہا۔

آج حیا کو یہاں قید کیے ہوئے اکیس دن ہو گئے تھے لیکن منیر نامی شخص سے

ابھی تک اس کی ملاقات نہیں ہوئی تھی

حیا کو سمجھ میں نہیں آرہی تھی کہ یہ آب کیا کرنے والے تھے

دروازے پہ اچانک دستک ہوئی

حیا جو بستر پر بیٹھی نیو یارک ٹائمز پڑھ رہی تھی بے دھیانی میں بولی

"آجاو۔"

دروازہ کھلا تو اس نے دیکھا تو ایک دم اٹھ پڑی  
چھ فٹ لمبا قد، بڑی سی دھاڑی نے اس کے منہ کو تقریباً کور کیا ہوا تھا ہگلے میں  
سونے کی بے شمار چین، انکھوں پہ کالا چشمہ اتار کر اس کی بڑی بڑی سیاہ  
خونناک انکھیں دیکھنے کو ملی شکل سے ہی کوئی گینگسٹر ہی معلوم ہو رہا تھا  
"کون ہو تم؟"

حیاتیزی سے اٹھ کر بولی  
"ارے ڈیر پیٹر نے آپ کو میرا تعارف نہیں کروایا خیر کوئی بات نہیں میں خود  
کروادیتا ہوں میں منیر اظہر  
دوبئی کا جانا مانا گینگسٹر۔"  
حیا کا اس کی بات پر چہرہ سفید ہو گیا  
"اچھا تو تم ہو منیر اظہر؟"

حیا نے خود کو سنبھالا اور دانت پیستے ہوئے بولی  
"جی کوئی شک ہے آپ کو۔"



وہ مسکراتے ہوئے بولا

"مجھے آپ بتانا پسند فرمائے گئے آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہے۔"

حیا تحمل سے بولی اسے پتا تھا اگر چیخے چلائے گی تو اس کا ہی نقصان ہوگا  
"ویلے آپ دیکھنے میں بے وقوف تو نہیں لگتی جو آپ سمجھ ہی نہ سکے کے میں آپ

کو یہاں کیوں لایا ہوں

لیکن خیر بتا دیتے ہیں آپ کو میرے ایک شیخ دوست نے خرید لیا ہے وہ بھی

پر۔ "huge ransom"

حیا کو اُمید تھی اس کے ساتھ ادھر بھی ایسا ہی ہوگا  
"ٹھیک ہے ابھی پیٹر آپ کے لیے ڈریس لائے گا اور آپ نے تیار ہو کر اس کے  
ساتھ چلے جانا ہے اوکے۔"

وہ اتنا کہہ کر چلا گیا اور حیا سُن دماغ لیے بیٹھی رہی

حُسن کو جب گھر سے نکالا تو وہ سیدھا اپنے دوستوں کے گھر گیا پناہ لینے لیکن دوستوں کو بھی پاگل کئے نے نہیں کاٹا تھا کے حُسن کو گھر میں رکھ کر خود کو مصیبت میں ڈالے اس لیے انہوں نے حُسن کو وہی سے ٹاٹا بائے بائے کر دیا حُسن کا خون کھول اٹھا اسے اپنے دوستوں سے امید نہیں تھی کے وہ اس کے بُرے وقت میں اس کا ساتھ نہیں دے گئے۔ آخر میں ایک دوست کے گھر کے دروازے کو ٹھوکر مار کر وہ وہاں سے چل پڑا سڑک پہ تقریباً آدھا گھنٹے چلنے کے بعد اچانک آزان کی آواز پر اس کے قدم رُک گئے آزان کی بولے سُن کر اسے پتا نہیں کیا ہوا کے وہ وہاں کھڑا رہا سُنے یہاں تک کے آزان ختم ہوگئی لیکن وہ بالکل سُلجھو بن چکا تھا

ایک آزان کے بول نے اس کے بے چینی کی وجہ بتادی تھی

حُسن کی سرجری کامیاب ہوئی پھر جب اس کو کمرے میں سفٹ کیا گیا تو اس کے دوست اسد اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوا

حُسن ہوش میں اچکا تھا لیکن ابھی آنکھیں بند کیے ہوئے لیٹا ہوا تھا جب اسد اس کے قریب آیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا

حُسن نے فوراً آنکھیں کھولی

"کیسے ہو دوست یہ کیا حالت بنالی تمہیں اندازہ بھی ہے کہ اس وقت ماہم کو تمہاری کتنی ضرورت تھی۔"

حُسن نے شرمندگی سے نظریں جھکا لی

"معاف کر دو یار میں نہ اسکا میں جانتا ہوں ماہم کو اس وقت میری سخت ضرورت تھی تم نے اسے میرے بارے میں تو نہیں بتادیا۔"

"پاگل نظر ا رہا ہو میں تمہیں ویلے ایک خوش خبری ہے۔"

حُسن ہلکہ سا مسکرایا "وہ کیا؟"

"تمہارے گھر رحمت نازل ہوئی ہے۔"

حُسن کی آنکھیں پوری کی پوری کھل گئی

"کیا لیکن اتنی جلدی -"

"بس تمہاری بیگم کو سو وہم ہونے لگتے ہیں کہ انہوں نے اپنا بی بی شوٹ کر

لیا جس کی وجہ سے فجر پری مچھور ہوئی ہے -"

"بدتمیز انسان میری بیٹی کا نام بھی رکھ لیا اور بتایا بھی نہیں -"

حُسن کی انکھوں میں نمی اگئی اور لبوں پہ شکوہ

"ارے یار یہ نام تمہارے بھتیجے زاہد نے رکھا ہے میں کیا کرتا ہم سب نے اس

پیارے نام کو اوکے کر دیا -"

پھر حُسن کو اچانک اپنے بیٹے مکث کی یاد آئی وہ جو مسلمان ہونے کے باوجود

عیسائی بنا ہوا تھا کتنا بد نصیب باپ تھا جس کا بیٹا دس سال سے جیسز کو مان رہا

ہے ایک اور گناہ حُسن سے ہو گیا حُسن کے چہرے پہ تکلیف کے اثر لانے لگے

"حُسن تم ٹھیک ہوں؟"

اسد پریشانی سے اٹھا

"ہاں ٹھیک ہو پر میں یہاں سے جانا چاہتا ہوں -"

"پاگل ہوا بھی تمہاری سرجری ہوئی ہے تم تو مہینے سے پہل بستر سے نہیں اٹھ سکتے۔"

"مہینہ نہیں اسد ورنہ بہت دیر ہو جائے گی مجھے مکث سے ملنا ہے مجھے بہت سی چیزیں ٹھیک کرنی ہے۔"

نرس اندرائی تو حسین کی حالت دیکھ کر فورن ڈاکٹر کو بولانے کے لیے بھاگی ڈاکٹر نے اکے چیک کیا اور حسین کو نیند کا انجکشن لگا کر اسد کے پاس آکر سنجیدگی سے بولے "آپ کو میں نے منع کیا تھا کہ ان کو کوئی سٹریس والی بات نہیں کہنی تو پھر آپ نے کیوں کہی جس سے مسٹر حسین کی طبیعت خراب ہو گئی۔"

"ڈاکٹر میں نے ایسا کچھ بھی نہیں کہا جس سے حسین سٹریس لیے لیتا بلکہ میں نے تو صرف اس کی بیٹی کی پیدائش کی خبر بتائی ہے۔"

اسد تیزی سے بولا

"خیر ہم نے ان کو انجکشن دے دیا ہے آپ ان سے کل ملاقات کیجیے گا۔"



میں شاوریلے کے نکلا تو سر کا دیا ہوا شلوار سوٹ پہنا یہ ڈریس بہت زیادہ کمفربل  
تھا اور مجھے جج بھی رہا تھا

نیچے آیا تو دیکھا فجر لاؤنج میں نظرائی وہ کسی بچی کے سر میں مساج کر رہی تھی  
"ہاں تو میں کیا کہہ رہی تھی کے جو کینیڈا میں دیسی کھانوں کی ویرائی ہے یہاں  
پروگ میں تو ہرگز نہیں ہے یہاں تو بس پھیکا کھانا اور پتا نہیں کون سی اسکریم  
قسم لے لو آج تک میں نے ایسی بکواس چیز نہیں چھکی کل trdelnik ہاں  
گئی تھی حید بھائی کے ساتھ میرے تو پورے بیس کرونا ضائع ہو گئے اللہ اللہ  
مجھے تو بہت دکھ ہوا میں لڑنے بھی والی تھی کے حید بھائی نے مجھے بابا جانی کا  
لیکچر دینا شروع کر دیا بھائی اس وقت تو میرا روزہ نہیں تھا کہنے لگے تو رمضان کا  
مہینہ تو ہے اور ویلے بھی لڑنا جھگڑنا بُری بات ہے اُف یہ بابا اور ان کے بندے  
بس میرے پیچھے پڑے رہتے ہیں میں زاہد کو بہت مس کر رہی ہوں  
قسم سے پاپا اور ممانہ روک ٹوک کرتے تھے نہ کوئی لیکچر  
وہ اگے سے اپنا ریڈیو جاری رکھتی کے میں اندر داخل ہوا

اس کا منہ بند ہو گیا وہ مجھے انکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی پھر ایک دم کھکھلا کر  
ہنس پڑی "او میرے خدایا یہ کیا پہن لیا آپ نے -"  
مجھے اس کی ہنسی بڑی ہی عجیب لگی لیکن بہت حسین بھی  
"فجر!!!"

ڈاکٹر حسین کی تنبیہ آواز پر میں نے گردن موڑی  
وہ فجر کو گھور رہے تھے اور جب انہوں نے میری طرف دیکھا تو ان کے چہرے پر  
گہری مسکراہٹ آگئی  
"ماشاء اللہ اللہ نظر بد سے بچائے بہت پیارے لگ رہے ہوں -"  
میں چھینپ گیا جبکہ فجر کی پھر سے ہنسی چھوٹی  
ڈاکٹر حسین نے فجر کی طرف پھر دیکھا تو وہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی  
"سوری بابا!"  
"سر مجھے

"سر مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی -"

میں گلا کنکھار کر بولا

"ہاں بولو رائن میں سُن رہا ہو۔"

"وہ میں -----"

نجانے کیوں بوٹے ہوئے میں اٹک گیا میری آنکھوں میں نی بڑھنے لگی

"بولو رائن کیا کہنا ہے -----"

"سر مجھے کلمہ پڑھا دئے۔۔۔"

میں نے اپنا چہرہ جکھا لیا کیونکہ میں اپنے انسو فجر کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا

"کیا!!!"

ان کی حیرت بھری آواز ائی اور پھر گلے لمے میرے گلے لگ گئے

"آپ نے مجھے سب سے بڑی خوشی دی ہے بیٹا اللہ آپ کو بہت ساری خوشیاں

دئے

میں نم آنکھوں سے مسکرا دیا

یہ میرا سفر تھا حیا کے صرف ایک مہینے صرف ایک مہینے میں مجھے میری منزل مل گئی۔ میں اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کرو اتنا کم ہے ہاں دل میں ایک ٹھیس سے اٹھتی ہے کے میرا یار مکث مکث بن کے ہی چلا گیا یہ تکلیف کبھی نہیں ختم ہوگئی جس انسان سے میں محبت کرتا رہا ہو وہ صراطِ مستقیم پر چلے بنا ہے چلا گیا حیا مجھے معاف کر دو میں نے مکث کے غم میں تمہیں کیا کیا نہیں کہہ دیا ولی کی آنکھیں نم تھی پر حیا کی حیا کے تو جیسے انسو سوکھ چکے تھے اس کا گلٹ مزید بڑھ چکا تھا

مکث اس کی محبت اسے چھوڑ کر گیا تو مکث بن کر ہی گیا یہ ایک زخم کی طرح اس کے دل پر لگ گیا تھا جو ساری زندگی نہیں مندل ہونے والا تھا "مکث میں نے تم سے کبھی نفرت نہیں کی۔"

حیا کے دل سے ہوک اٹھی

"مجھے بہت خوشی ہے ولی بھائی آپ کو بہت مبارک ہوں میری دعا ہے کے آپ ہمیشہ سیدھی راہ پر چلتے رہیں ویلے فجر کا تو بتادیا آپ نے کیلین کا کیا ہوگا۔"

ولی ہنس پڑا

"کیلن مجھے اس دن ہی چھوڑ چکی تھی جب میں ڈاکٹر حسین سے ملنے لگا تھا اس کو اپنی فوسٹر مدر کا بیٹا عامر پسند تھا وہ واپس اچکا ہے اور اس نے کیلن کو پروپوز کیا کیلن کو تو موقع چاہیے تھا مجھ سے بریک آپ کرنے کے لیے اس کو یہ مل گیا۔"

حیا کو ہنسی آئی لیکن دھیمی سی مسکراہٹ پر بولی

"چلے اچھا ہے اس میں اللہ کی کوئی بہتری ہوگی ورنہ آپ کا فجر پہ کیسے دل لگتا

"-

ولی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

"اچھا چلتا ہو دعاؤں میں یاد رکھنا۔"

حیا زور سے ہنس پڑی کیونکہ یہ لفظ بالکل گانے کے بول کے تھے اور ویلے بھی ابھی ولی کے آنے سے پہلے وہ چنا میرا سن رہی تھی

"کیا ہوا!"

ولی کو اس کی ہنسی پر حیرت ہوئی

"کچھ نہیں۔"

حیا نے دروازے کھولا تب ولی بولا



"پروگ کب او گئی۔"

حیا خاموش ہو گئی پھر بولی

"جب اللہ نے چاہا فل حال اپنا بی ایس ختم ہو جائے۔"

"ہاں سنا تھا میں نے تم بی ایس کر رہی ہوں ویسے کس میں۔"

"اکنامکس!!"

"واو ماشا اللہ میں نے اور مکث نے بھی -----

خیر جانے دو چلتا ہوں اللہ حافظ

ولی نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور نکل گیا جبکہ حیا اسے دور جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

وہ لیک کے قریب بیٹھی پاؤں پانی میں ڈالے سوچوں میں گم تھی جب کسی نے

اس کے آنکھوں پر ہاتھ رکھا

اس نے اس ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھا

بے بی گرل!!!!!!

حیا کا دل دھڑک اٹھا اس نے ہاتھ اٹھائے تو اس نے مڑ کر دیکھا مکث کھڑا تھا  
وہی اونچا لمبا خوبصورت چارمنگ مکث اس کا مکث وہ بہت مختلف لگ رہا تھا  
کلین شیو نے اس کی ال ٹائم سٹبل فیس کو غائب کر دیا تھا اس کی آنکھوں پہ  
ائی سائٹ گلاس تھے جس سے وہ سوبر لیکن بے انتہا حسین لگا رہا تھا  
مکث

"شش!!"

مکث نے حیا کے لبوں پر انگلی رکھی "مکث تم آگئے۔"

"ہاں حیا میں آگیا۔"

مکث نے حیا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے لگی  
حیا کا چہرہ لال ہو گیا اور اس نے اپنے ہاتھ ہمیشہ کی طرح چھڑوائے  
"ناٹ فیر بے بی گرل میرے جانے کے بعد روتی رہی لیکن میرے آنے پر پھر  
وہی حرکت۔"

مکث نے اس کی کانوں میں سرگوشی کی

"ہٹوں بدتمیز تمہیں پتا ہے میں کتنا روئی تھی تم نے ایسی کیوں کیا۔"

حیا نے انسو بڑھی انکھوں سے شکوہ کیا  
تم جو مجھے چھوڑ گئی تھی مکث نے جھک کر اس کی نم پلکے چوم لی  
ہٹ جاو میں تم سے نہیں بات کر رہی  
حیا اس کی حصار سے نکلی  
"حیا میں پھر چلا جاو گا۔"  
مکث کی وارنگ والی آواز ائی  
"چلے جاو تم جب تک میری نہیں ہو گئے تب تک نہیں ہاتھ لگانے دو گی۔"  
حیا غصے سے بولی  
"حیا مجھے اپنی بات ریٹ کرنا نہیں پسند۔"  
"اور آج مجھے بھی۔"  
حیا بھی اسی انداز میں بولی  
"اوکے فائن میں جا رہا ہوں۔"  
مکث مڑ گیا  
حیا بے اختیار اس کی طرف بڑھی

مکث مکث !!!! اچھا سوری نہ مکث

حیا چلانے لگی لیکن وہ رُکنے کا نام نہیں لیے رہا تھا

"مکث ائیم رٹیلی سوری ائی لو یو مکث پلیز واپس اجاو۔"

لیکن وہ چلا گیا

حیا کی ایک دم آنکھ کھلی وہ اس وقت یونیورسٹی کے گراؤنڈ کے درخت کی نیچے نیم

دراز تھی یہ جگہ کافی سنسان تھی اس لیے حیا کو کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا

"میں خواب دیکھ رہی تھی اُف میرے خدایا۔"

اس نے جب گھڑی دیکھی بارہ بج رہے تھے اس کی انگلی کی کلاس مِس ہو گئی تھی

حیا نے گھر جانے کا فیصلہ کیا اور اپنی بکس اٹھانے لگی تاکہ گھر آرام کر لے پھر

جانا تھا Costa شام کو اس نے کام پر

اس نے کتابیں اور بیگ اٹھائے اور چل پڑی

اللہ م ایک بار پھر آپ نے مجھ آزمائش کی گھڑی پہ لے لے اے ہیں پلیز میری لے  
کوئی فریشتہ بھیج دیجے جو میری حفاظت کر سکے  
دروازے کی دستک پہ اس نے دروازہ کھولا  
دیکھا سمانے پیٹر کھڑا ہوا تھا

حیا اپنے آنسو کو روکتی اس کے ساتھ چل پڑی آج اسے صرف اللہ ہی بچا سکتا تھا  
حیا کار کے پیچھے بیٹھ گئی اور اپنے آنسو کو روکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن  
پانچ منٹ کے بعد وہ ہچکیوں سے رونے لگی

پیٹر بالکل خاموشی سے ڈرایو کر رہا تھا  
اسی طرح سفر میں پورا گھنٹہ ہو گیا تو حیا نے کھڑکی کی طرف دیکھا  
دوبئی کی اونچی عمارتوں کے بجائے یہ سمندر کی طرف اگئے تھے  
پیٹر نے کار روکی حیا کا دل رُک گیا

آب پتا نہیں کیا ہوگا پیٹر نے دروازہ کھولا  
وہ کانپتے ہوئے اتری پیٹر نے اس کو چلنے کا اشارہ کیا وہ اس کے ساتھ چلتی گئی  
جب وہ ایک بڑی سی شپ کی طرف لے حیا بے اختیار چونک پڑی



Girl you better run away otherwise I have no  
choice but to send you to womanizer sheikh  
that will wreck you're soul

حیا کو اس کی بات پہ حیرانگی ہوئی پیڑ اتنا مہربان  
"پر مجھے کہاں جانا ہے ----"

"یہ سامنے شپ ہے یہ امپورٹ اکسپورٹ کی ہے یہ شاہد کسی یورپ کنزروی کی  
طرف جائے دس از اونلی دا بیسٹ اوپشن یو کین اسکپ گرل  
حیا کی آنکھوں میں پھر سے انسو نکل اے وہ بھاگنے لگی لیکن رُک کر مڑی  
"لیکن منیر آپ کے ساتھ۔"

Oh don't worry about it that jerk already has  
left the country

حیا نے تشکر انداز میں اسے دیکھا پھر ہلکی سی مسکراہٹ پر بولی  
تھینک یو پیڑ

Best of luck girl

اور وہ تیزی سے شپ کے اندر قدم رکھا اور اندر آگئی جہاں سامان رکھا جاتا تھا اندھیرے میں اس کو کچھ خاص سمجھ میں نہیں رہی تھی اس لیے اس نے بہت سے باکس کے پیچھے تھوڑی جگہ بنا کے بیٹھ گئی اور ایک اور آزمائش کے لیے خود کو تیار کرنے لگی پتا نہیں یہ آزمائشیں اس پر کب ختم ہوگی

-----  
"سر مجھے مصطفیٰ کا پتا دیں دے۔"

ولی نے ڈاکٹر حسین سے سلام دعا کرنے کے بعد کہا

"ارے مصطفیٰ سے آپ نے کیوں ملنا ہے۔"

ڈاکٹر حسین کی حیرت بھری آواز آئی

"سر اتنی تعریف سنی ہے آپ کے بیٹے کی سوچا کینیڈا آیا ہوں تو ان سے مل لوں

۔"

"اچھا میں ابھی آپ کو اس کا اڈریس دیتا ہوں پھر بتاتا ہوں کہ وہ کہاں ہے گھر

میں تو ٹکنا نہیں ہے یہ لڑکا۔"

ولی نے فون بند کیا اسے ڈاکٹر حسین کے سنگ پورے آٹھ مہینے ہو گئے تھے لیکن انہوں نے کبھی اپنے بیٹے مصطفیٰ کے بارے میں نہیں بتایا سنا تھا وہ بہت الگ ہے ڈاکٹر حسین سے ، مزہب کے سارے حقوق پورے کر رہا ہے ساتھ ساتھ دنیا داری بھی نبھا رہا ہے ابھی خبر آئی تھی وہ افریقہ گیا تھا لوگوں کے مسائل حل کرنے پھر بے شمار لوگوں کو اپنے فنڈز سے پڑھایا اور حج کروانے کے لیے بھیجا اس کی سوچ یہ تھی کہ جب اللہ نے اتنی بے شمار دولت دی ہے تو خود پر فضول خرچ کرنے کے بجائے ہم دوسری کی ضرورت کا خیال رکھے تو اس سے انسانیت کی ایک مثال کے ساتھ لوگ اللہ سے شرک کرنا چھوڑ دئے گئے ہاں لوگ شرک کرتے ہیں شرک انسانوں کے خاص کر غریبوں میں تو جیسے بس چکا ہے جیسے اگر ان کو کسی چیز کی کمی ہوگی تو وہ کہے گئے اللہ امیروں پہ زیادہ مہربان ہے ، وہ امیروں کا خدا ہے وغیرہ وغیرہ اگر زرا سی بھی پریشانی آجاتی ہے ہم خدا کو بلیم دینا شروع کر دیتے ہیں جبکہ وہ تو ہمیں ٹیسٹ کر رہا ہے۔ اللہ اپنے ان بندوں پر ہی آزمائش ڈالتا ہے جس کو وہ سب سے پیارا ہے کیونکہ اس پتا چلے وہ اس سے کتنا ہونٹ ہے

ولی کو بے اختیار ڈاکڑ حسین کا ٹاپک یاد آگیا جس میں شرک سے متعلق لیکچر تھا اور یہ ولی کی ڈیمانڈ پہ تھا جب اس نے مصطفیٰ کی یہ سوچ سنی اسے شرک کا پتا تھا کہ اللہ کی علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا شرک کہتے ہیں لیکن اسے مائتر قسم کے شرک کے بارے میں نہیں پتا تھا اور اسے حیرانگی ہوئی کہ اس میں سب سے زیادہ مسلمان ہی ہیں تو ولی کو کنفیوزن ہوئی کہ پھر وہ مسلمان کیسے کنسیڈر کیے جاتے ہیں جب وہ اللہ کو نہیں مان رہے

"ایسا نہیں ہے ولی میں آپ کو بتاتا ہوں۔"

وہ بندہ کھانے کی ٹرے رکھ کر چلا گیا تھا

ملکٹ بیٹھا رہا

اس نے اگے سے کوئی ہنگامہ نہیں کیا بلکہ چپ کر کے کھانا کھا لیا اسے پتا تھا یہ بندے ڈاکڑ حسین کو خبر دیتے ہو گے اور اس نے یہی سوچا کہ ڈاکڑ حسین کی نظروں میں اچھا بن جائے تو ہی وہ اسے جانے دے گا لیکن کیسے ان کا میشن



اسے سمجھ میں آگیا تھا کہ مسلمان بنا ہے تو کوئی بات نہیں مسلمان ہی بن جائے گے تھوڑی دنوں کے لیے

مکث کے چہرے پہ شاطرانہ مسکراہٹ آگئی اس نے ارد گرد دیکھا سامنے دو طرف بک شیلف تھے اور وہ یقین سے کہہ سکتا تھا کہ حسین نے صرف اسلامی کتابیں رکھی ہوگی وہ اپنے ہاتھ دھو کر واپس کمرے میں آیا اور ان میں سے ایک کتاب جو الگ قسم کی لگ رہی تھی جس پہ اسلام نام کا کچھ نہیں لکھا تھا وہ نکالی جس پر polytheism انگلش میں لکھا تھا

"یہ کیا لیٹ می سی -"

مکث بکس کا دیوانہ تھا وہ ہر قسم کی کتابیں پڑھنے کا شوقین تھا بک کا ٹائٹل دیکھا تو اس کو انڈیسٹنگ لگا

"چلوں حسین آصف تمہیں نیچا دیکھانے کے لیے کچھ ہم بھی جان لیے تاکہ میری حیا کے ساتھ قریب رہنا آسان ہو جائے -"

وہ کتاب لیے کر سیدھا بیڈ پہ بیٹھ چکا تھا اور پڑھنے لگا



پلیز جنفیر اس کو فون کرو میں بہت تڑپ رہی ہو یہ میرا آخری وقت ہے اس آخری

لمحے میں اپنے بیٹے کو دیکھنا چاہتی ہوں

جب سے اولویا نے مکث کو ایک نیوز چینل میں ایذا بلیئر بزنس مین دیکھا تو اولویا کا

منہ کھل گیا وہ بالکل حسین کی جوانی کا عکس تھا اُسی جیسے بال اسی کی طرح

انکھیں نقش میں بھی کوئی فرق نہیں تھا بس اس نے ڈارک سٹبل رکھی ہوئی تھی

جس سے وہ مختلف لگ رہا تھا اولویا کو یہ کام چھوڑے ہوئے دس سال ہو گئے تھے

اسے اس گلٹ نے چھوڑنے پہ مجبور کیا تھا کہ اس کا بیٹا مکث پتا نہیں کس

حال میں ہوگا زندہ ہوگا یا لوگوں کے ظلم سہہ رہا ہوگا اس لیے اس کو مکث کے غم

نے برین ٹیومر کا شکار کر دیا

اس نے مکث کو دس سالوں سے ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن مکث اسے

کبھی نہ مل سکا اور آب کے جب وہ مرنے والی ہے اس کی یہ آخری خواہش تھی

کہ وہ اپنے بیٹے سے مل لے اور اس سے معافی مانگ لے اس نے جنفیر کو

کال کی کہ وہ مکث سے اپوینٹ منٹ لے لے جنفیر نے ہامی بھر لی لیکن پھر

جنفیر نے مایوس ہو کر بتایا کہ مکس بزنس کے لیے کلیفورنیا گیا ہوا ہے

اولویا نے پوچھا کے نمبر کیوں نہیں مانگا  
"اولی ڈیر ائیم ریلی سوری مجھے وہ کسی بھی ریزن پر مکث کا نمبر نہیں دے رہے  
تھے ان کے رولز کے خلاف ہے۔"

"پلیز جنفیر میں مر جاو گی اس سے پہلے مجھے مکث سے ملو دو۔"

اولویا پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

"ریکس میں کچھ کرتی ہو۔"

جنفیر نے کسی طریقے سے مکث سے رابطہ کیا

"ہلیو مکثلین مارٹن سپیکنگ۔"

"ہلیو مکث میں جنفیر بول رہی ہوں۔"

جنفیر اس کی بارعب آواز سے متاثر ہوئی تھی یہ تو حسین سے الگ ہی معلوم ہو رہا

تھا۔"

"واٹ کین ائی ہلپ یو مس جنفیر۔"

مکث فائل کو سائن کر کے سکیٹری کو دے کر فون کی طرف متوجہ ہوا

"مکث تمہاری مدر کو کینسر ہے۔"

مکث ساکت ہو گیا یانی ونیسا کو ----

"کیا بکواس ہے کون ہے میری ماں کو کیسے کینسر ہو سکتا ہے وہ تو بالکل ٹھیک ہے کینسر کہاں سے ----"

مکث کھڑے ہو کر سخت لہجے میں بولا

"مکث میں اولویا کی بات کر رہی ہو۔۔"

مکث کو جھٹکا لگا اولویا!!!!

"مکث وہ قسم سے بہت گلی ہے وہ مر رہی ہے ڈاکٹر نے اسے لا علاج قرار دے دیا ہے پلیز اس سے ملنے ----"

مکث نے زور سے دیوار پہ فون مارا

جو بہت سے حصوں میں بٹ چکا تھا

رائن اس کی چیخنے کی آواز پر فورن داخل ہوا

"مکث!!!!!!"

"نہیں ہوں میں اس کا بیٹا سمجھی نہیں ہوں میں!!!!!!"

وہ فون کو دیکھ کر حلق کے بل چلایا

"مکث میرے بھائی کیا ہوا ہے۔"

رائن پریشانی سے اس کے قریب آیا

مکث فورن واش روم میں گھسٹا اور ٹیپ کھول کر اپنے اوپر چھینٹے مارنے لگا جیسے

اپنے گندگی کو صاف کر رہا ہوں

میں نہیں ہوں اس گندی عورت کی اولاد سمجھی

وہ چیخ رہا تھا ساتھ میں اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مار رہا تھا

رائن نے اس کھینچا

Max I'm warning you I'm gonna beat the hell out of you "مکث پاگل مت بنو ہٹو۔۔۔"

لیکن مکث جیسے وحشی ہو گیا تھا

رائن نے پوری طاقت لگا کر اسے کھینچا اور اسے ایک زوردار تمپڑ مارا

مکث جیسے ہوش میں آیا

"پاگل ہے تو بلکہ پاگل نہیں تیرے پاس تو دماغ ہی نہیں ہے یہ دیکھ تو کسی سے

لگ رہا ہے مکث مارٹن جس کا اتنا شارپ دماغ ہے وہ ایسی حرکت کرتا پائے جا رہا



ہے ہزار دفع میں نے کہا ہے تمہیں چلو سائیکٹریس کے پاس میں لے جاتا ہو اگر  
آپ کو زحمت ہو رہی ہے لیکن نہیں میں تو ٹھیک ہو مجھے کیا ہونا ہے تو جا کے اپنا  
دماغ ٹھیک کر

وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا

مکث نے نظریں جکھالی

"دل کر رہا ہے تمپڑوں سے تمہارا منہ لال کردو پاگل کردو گے مکث خود کو بھی اور  
مجھے بھی --

رائن نے اسے صوفے پہ بٹھایا اور انٹر کام سے ایک کافی کے ساتھ سینڈیوچ منگوا دیا  
اور پھر وہ ٹہلنے لگا مکث ابھی تک سر جکھائے بیٹھا ہوا تھا  
"میں آب بتا رہا ہو دوبارہ ایسی حرکت کی تو میں تمہیں شوٹ کردو گا۔"

رائن کو کبھی اتنا غصہ نہیں آیا تھا جو اسے اس پل ا رہا تھا مکث نے اپنے سامنے  
فون کے پیس دیکھے وہ ان کو صاف کرنے کے لیے اٹھنے لگا کے رائن سمجھ گیا  
"اگر تو یہاں سے ہلا نہ مکث تو تمہاری ٹانگیں توڑ دو گا۔"

مکث پھر بیٹھا رہا فل حال اس کو لڑنے کی سکت نہ تھی



دروازے کی بیل پہ اس نے فورن دروازہ کھولا اور ایک ویٹر مکث کے سامنے ٹریے  
ٹیبیل پر رکھ چکا تھا لیکن اسے مکث کی حالت پر حیرانگی ہوئی  
"ٹھیک ہے جائے آپ ----"

رائن اونچی آواز میں بولا

رائن نے دراز سے ٹرینکولائز نکالی اور مکث کو دی  
"چپ کر کے لیے اور کھا اگے سے اگر کچھ پھوٹا تو یہ جو تیرے بتیسی ہے وہ توڑ  
کے رکھ دو گا

مکث کو بلا آخر ہنسی اگئی

"بس کر اور کتنا غصہ نکلائے گا -----"

والا روپ ختم نہیں ہو جاتا تب تک - "beast" جب تک تیرا یہ

رائن کو اس کی ہنسی پہ تاؤ آیا

"میں ٹھیک ہو یا ر -"

"ہاں وہ تو مجھے نظر آ رہا ہے کتنے ٹھیک ہے آپ -"

رائن طنزیا لہجے میں بولا

"چپ کر کے یہ دوائی لے اور انکھ بند کر کے لیٹ جا اگر مجھے یہاں سے ایک انچ بھی ہلتے ہوئے نظر آئے تو بائی گاڈ میں نے اس عمارت سے کود جانا ہے  
"او کے ڈیڈی -"

مکث ہنستے ہوئے بولا اور رائن اسے گھور کر چلا گیا  
جبکہ مکث کی آنکھیں پھر سے سُرخ ہو گئی

حیا کی آنکھ کھلی جب اس نے دیکھا سورج نکل چکا تھا اور شپ کے انجن کی زور دار  
آواز نے اس کا استقبال کیا حیا ارد گرد دیکھ رہی تھی پھر وہ اہستگی سے اٹھی شکر  
کیا کے وہاں کوئی نہیں تھا  
اس نے گہرا سانس لیا پھر اس نے دیکھا یہ کسی اولڈ ٹاون جیسا علاقہ لگ رہا تھا  
جہاں بلڈنگ کے ہر طرف لال اور لائٹ اورنج رؤف نظر آرہے تھے شپ رُکی ہوئی  
تھی اور آب سامان نکالنے کے لیے اسے کھولا جائے گا  
حیا گہری سوچ میں تھی جب کسی کی آواز پڑ مڑی  
"ہو اڑ یوینگ لیڈی -"

وہ ایک بوڑھا آدمی تھا جس نے بلیو کلر کا جمپ سوٹ پہنا ہوا تھا اور اس کے نیچے سفید ٹی شرٹ جو تقریباً میلی ہو چکی تھی

"میں میں میں -----"

"واٹ می می میں نے کہا تم کون ہو اور شپ میں کیا کر رہی ہوں۔"

بوڑھے آدمی کے ماتھے پر بل پر گئے

"ویر ائیم ائی۔"

حیاتیزی سے بولی

وی آر ان جرمنی

جرمنی !!!!!!!

یہ کہاں آگئی میں

حیا آہستہ سے بڑھائی

حسین نے سرکاری ہسپتال میں کام کرنا شروع کر دیا

وہ بدل گیا تھا اس رات وہ مسجد میں داخل ہوا تھا نماز شروع ہو چکی تھی وہ ان کو دیکھا جا رہا تھا اسے نماز نہیں اتی تھی اور ان نمازیوں کو نماز پڑھتا دیکھ کر اسے رشک آیا وہ سائڈ پہ بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگا جب وہ لوگ پڑھ کر واپس جا رہے تھے ان میں سے ایک بوڑھا آدمی اسے دیکھ کر چونکہ

اسے دریافت کیا کہ وہ اب تک یہاں کیوں بیٹھا ہے حسین نے روتے ہوئے اپنی ساری کہانی سنائی "دیکھ کتنا بد نصیب ہو جس کو نماز تک نہیں اتی مجھ جیسے بندے کو اللہ کیسے معاف کرے گا۔"

حسین روتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دیے "کیوں نہیں کرے گا اللہ اگر تم معافی کے لیے ہاتھ پھیلاؤ گے تو وہ ضرور معاف کرے گا گناہ چاہیے سمندر کے برابر ہی کیوں نہ ہو وہ پھر بھی معاف کر دیتا ہے تم گرگرا کر معافی مانگوں تو وہ تمہیں خالی ہاتھ نہیں لوٹائے گا اسے اپنے بندے کے انسو بہت پسند ہے او میں تمہیں نماز سیکھاتا ہوں۔"

پھر وہ بدل گیا اس نے خدا سے رو کر معافی مانگی ایک دم جیسے اس کے دل کو تسلی ہوگئی تھی جن سے اس نے بات کی تھی وہ مسجد کے امام تھے امیر علی وہ زیادہ سے زیادہ ان کے سنگ گزار نے لگا

صرف ایک ہفتہ وہ ان کے گھر قیام پزیر ہوا اس کے بعد اس نے سرکاری ہسپتال میں درخواست دی اور پھر ایک کرائے کا گھر لے لیا۔۔ صبح کام پر جاتا اور واپسی پر لیکچر اٹینڈ کرنے اس کے بعد امام امیر علی کے کہنے پر وہ اپنے باپ کے گھر گیا

لیکن گارڈ نے مایوسی سے اسے کہا  
"سر کہہ رہے ہیں کہ ان کو کوئی بیٹا نہیں ہے بھیج دو اسے واپس۔"  
"پلیز حمید چاچا آپ باپ سے بات کرے میں ان کے پاؤں پکر لو گا ایک بار صرف ایک بار۔"

لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا اسی رات حسین نے امیر علی کو بتایا  
"کوئی بات نہیں باپ ہیں تھوڑا بہت غصہ اجاتا ہے ٹھیک ہو جائے گئے تم روز جایا کرو ایک بات مایوس نہ ہونا اس پاک ذات پہ یقین کرنا۔"



اور پھر حسین اس معاملے میں ڈھیٹ بن گیا  
لیکن آصف صاحب اس بار پتھر دل کے ہو چکے تھے

"جرمنی میں جرمنی کیسے اگئی۔"

حیا پریشانی سے بولی پھر ان کی عجیب نظریں خود پر محسوس کر کے ایک دم بولی  
"آب یہ کہاں جائیں گئی۔"

حیا کی بات پہ اس نے ابرو اٹھائے

"کچھ سامان و ہیکل کے تھرو جائیں گا اور سیدھا پروگ۔"

"آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔"

حیا نے ہاتھ جوڑ کر التجا کی

ان کی مدد سے وہ ایک باکس میں گھسی اور پھر وہ باکس اٹھا کر ایک سٹوری کار

میں لے گئیں اور پھر سیدھا سٹیشن پہنچے اور وہاں لیکر گئیں اس کے بعد جب

پروگ پہنچ گئیں تو کوئی سامان اٹھا کر وین میں ڈالے لگا کے وہ گر پڑا جس سے

حیا باہر نکل پڑی حیا ڈر کر مڑی انہوں نے حیرت سے دیکھا اور وہ اٹھ

اور تیز تیز بھاگنے لگی اور گھنٹہ بھاگنے کے بعد وہ کسی سے بُری طرح ٹکرائی وہ جن خاتون کے ہاتھ میں سبزی اور فروٹ کے پیکیٹ تھے وہ ٹکر لگنے سے گر گئی اور ساتھ میں وہ بھی زمین بوس ہو چکی تھی

"اے میرے اللہ ائیم سو سوری۔"

حیا نے انہیں اٹھانے میں مدد کی

"پلیز مجھے معاف کر دئے میں نے آپ کا سامان بھی گرا دیا۔"

حیا نے پہلے انہیں اٹھایا اور پھر ان کا سامان براون بیگ میں ڈالنے لگی

"رہنے دو بیٹا خراب ہو گئے ہو گے۔"

انہوں نے نرمی سے کہا اور چلنے لگئی لیکن اگلے ہی لمحے ان کا پاؤں کے درد سے کھرانے لگی

"آپ کو کیا ہوا انٹی۔۔۔۔۔"

حیا نے ان کو پریشانی سے دیکھا

وہ فٹ پاتھ پہ بیٹھ گئی

"لگتا ہے موج اگئی ہے۔۔۔۔"

وہ اپنے پاؤں کو دیکھنے لگی  
"انٹی میں آپ کا پاؤں دیکھ لو ---  
انہوں نے سر اٹھا کر حیا کو دیکھا  
"نہیں رہنے دو بیٹی تم جاؤں -----

"میں میں کہا جاؤں -----"

رومیہ نے چونک کر حیا کو دیکھا  
"کیوں آپ کا گھر نہیں ہے -"

حیا نے نفی میں سر ہلایا

انہوں نے غور سے حیا کو دیکھا سرخ لمبی شفون کی مکشی الجھے بال پیلا زرد چہرہ  
انکھوں کے نیچے حلقے ہونٹ پھٹے ہوئے البتہ کانوں میں اس نے ہیرے کے

ٹاپس اور چین پہنی ہوئی تھی

"مجھے کیا تم گھر چھوڑ سکتی ہوں ---"

"جی!! جی ضرور کیوں نہیں -----"

حیا نے انہیں اٹھایا اور ساتھ لے کر چلنے لگی

"نام کیا ہے تمہارا؟"

انہوں نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا

"جی حیا۔"

حیا ہستکی سے بولی

"بہت پیارا نام ہے کہاں سے آئی ہوں۔"

"پتا نہیں کہاں سے آئی ہوں۔-----"

حیا بڑبڑاتے ہوئے بولی

"انٹی میں پاکستان سے آئی ہوں۔"

"تم میرے ملک سے ہو یہ تو اچھی بات ہے میرے لیے آسانی ہے اچھا پروگ

کس لیے آئی ہوں۔-----"

ان کا گھر قریب تھا اس لیے یہ لوگ جلدی پہنچ گئے

"میں پروگ؟؟"

"ہاں پروگ۔۔۔۔۔ اچھا اندر او پھر بتاؤ مجھے تمہاری حالت ٹھیک نہیں لگ رہی۔"

رومیہ بلا کی نظر شاناس تھی اس لیے بولی

حیا جھجھک گئی

"میں --- میں کیسے اسکتی ہو آپ تو مجھے جانتی نہیں ہے

"اجاو بیٹی تمہارا شکریہ ادا کرو گی جو تم مجھے اٹھاتے ہوئے یلے ائی گھر تک ورنہ آج

کل کون کرتا ہے

- "رومیہ کی بات پر حیا پہلی سوچتی رہی پھر ان کے ساتھ اندر داخل ہوئی

فجر نے اسے سبق سکھانے کے یلے تھوڑا سا اگے چل کر جھاڑیوں میں چھپ گئی

تاکہ زائد کو گے وہ کافی اگے چلی گئی ہے ورنہ وہ اتنی پاگل نہیں تھی اسے تو

جنگلوں کے راستے ہی نہیں پتا تھے

"آب دیکھنا میری اہمیت کا اندازہ ہوگا اسے کے فجر کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا

--- کتنی بڑی انٹرٹینمنٹ کو کھو رہا ہے وہ

فجر ہنستے ہوئے اپنے آپ سے بولی



ادھر زاہد فجر کو ایک سو ایک بددعائیں دیے چکا تھا جو فجر کو باخوبی سنائی دے رہی تھی

"خدا کرے فجر تمہیں کوئی سانپ ڈس لے نہیں نہیں یہ زیادہ ہو گیا ہے ماموں جان نے تو مجھے قتل کر دینا ہے بلکہ نہیں خدا کرے فجر تمہارے سامنے سانپ اچالے اور پھر تم چیخ کے میرے پاس او۔"

آج تو لگتا تھا جیسے کنیڈین فورسٹ بددعاؤں کے لیے بنا تھا کیونکہ جیسے فجر ہلکے سے پھیچے ہوئی اس نے کسی کے سرسراتی ہوئی آواز سنی ویسی ہی فجر کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی دوڑی

فجر نے گھبرا کر جلدی سے منہ ادھر کیا تو اس کی چیخ نکل ائی کیونکہ اس سے اپنے پانچ انچ کی فاصلے پہ سانپ نظر آیا اس نے ساڈ پہ ہو کر اچھل پڑی وہ زاہد کی طرف نہیں جاسکتی تھی کیونکہ اس راستے کی جانب ہی سانپ تھا فجر کے تو ٹانگیں کانپ گئی

"زاہد بچاؤ۔"

فجر چیخی

زادہ کو ہنسی آئی لیکن بولا کچھ نہیں

"زادہ مجھے بچاؤ وہ میرے قریب اربا ہے"

"میں کیسے بچاؤ میں پھنسا ہوا ویلے تم ہو کہاں۔"

زادہ مزے سے بولا

وہ اتنے قریب آگیا کہ فجر چمکتی ہوئی تیزی سے بھاگی اور پوری سپیڈ لگا دی اگر اتنی سپیڈ یہ اولمپک ریس میں لگاتی تو ضرور اس نے فرسٹ پرائز جیتنا تھا لیکن یہاں پہ اس کا نقصان ہو گیا وہ بہت تیزی سے چلتی کہی کھو گئی

:-

---ڈاکٹر حسین کے کہنے پر وہ اس پتے پہ آیا تھا اس سے حیرانگی ہوئی وہ سمجھ رہا تھا ان کا بیٹا اسے کہی مسجد یا کہی اسلامک سنٹر چلوں بے شک کسی ہوٹل میں لیکن کسی ریسنگ ٹریک پر ڈاکٹر حسین کا کہنا تھا وہ خاصا مختلف ہے دین اور دنیا کو ساتھ لے کر چلنے والا شخص ہے وہ میرے جیسا بالکل بھی نہیں ہے اچھا ہے سب کو اس جیسا ہی ہونا چاہیں آپ بھی تو ایسے ہی ہوں ولی"

"صبح کہا آپ نے لیکن آپ کے بیٹے کو ایذا پر یکٹسنگ مسلم کا سوچ کر مجھے  
تھوڑی حیرانگی ہوئی کیونکہ کے عموماً انسان ان چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے لیکن کوئی  
برائی بھی نہیں ہے

اس نے فون بند کیا

اور اندر داخل ہوا اور اس کے بارے کسی سے پوچھا انہوں نے بتایا کے اس کی  
ریس چل رہی ہے

ولی نے اس طرف دیکھا جہاں بڑی سے ریسنگ ٹریک پر دو گاڑیوں کی ریس چل رہی  
تھی ایک بلیک کار تھی اور دوسری بلیو

Black Ferrari

تیزی سے اگے موڑ کاٹ رہی تھی جبکہ بلیو بھی اپنی کوشش میں اس کو کاٹنے  
میں لگی ہوئی تھی

بڑی ہی دلچسپ ریس تھی ولی کو تو عرصہ ہو گیا تھا ریس لگائے ہوئے پھر اس نے  
چونک کر دیکھا کے بلیک فیراری اس کو اگے سے راستہ نہیں دیے رہی تھی  
ولی ٹھٹکھا اسے یہ سٹائل کسی کی یاد دلائی

یہ آخری لیپ رہ گیا تھا بلیک ابھی تک اگے تھی جبکہ بلیو ہمیشہ کی طرح پیچھے

پورے آدھے گھنٹے کے بعد بلا آخر بلیک کی جیت ہوئی

ولی کو نہیں پتا تھا ان میں سے کون سا وہ ہے

جب بلیک والے نے گھاس پر لے کر زور سے ڈفرننگ کرنے لگا

یہ ایک جیت کی خوشی کا اظہار تھا

پھر وہ باہر نکلا اپنا ہلمٹ کو سر سے اتار کر اپنے منہ کو جھٹکنے لگا جہاں وہ خوشی

سے چلایا

Victory is always for me thank you Allah

مصطفیٰ آصف کو دیکھ کر ولی کو چار سو چالیس والٹ

کا جھٹکا لگا

“Max!!!!!!!!!!”

مصطفیٰ نے کسی کی چیخنے پر چہرہ موڑا اور رائن کو دیکھ کر اس کا منہ کھل گیا

Ryan !!!!!!!



Ryan !!!!!!!!

حُسن کو اس ہو سپیٹل میں کام کرتے ہوئے پورے چھ سال ہو گئے تھے وہ آب  
ڈاکٹری کے ساتھ اسلامک سکولر بننے کی تیاری کر رہا تھا

وہ آب بھی اپنے باپ سے معافی مانگنے جاتا تھا لیکن ناکام رہا واقعی میں اس بار اس  
کا باپ اس سے بُری طرح متنفر ہو چکا تھا

حُسن اس سال حج کر کے واپس آیا تھا جب اس کی ملاقات اسد عمیر سے ہوئی  
اسد عمیر امیر علی کا دوست کا بیٹا تھا وہ ایک دن حُسن کا لیکچر سن رہا تھا عورتوں  
سے متعلق تو وہ اس سے امپریس ہو گیا اسد نے سوچ لیا وہ اپنی لاڈلی بہن کی  
شادی اسی بندے سے کروائے گا پھر اسد روزانے لگا اور اسی طرح حُسن سے  
بات چیت ہونے لگی

حُسن کو اسد اچھا لگا تھا اس نے اپنے گھر پہ بولایا

جس پر اسد نے انے کا وعدہ کیا۔



مسٹر مصطفیٰ کی financial aid مس حیا جیسے کے آپ جانتی ہیں آپ کو یہ بدولت ملی ہے۔ وہ محنتی لڑکیوں کے لیے بے شمار ایڈز دینے کے لیے تیار ہے وہ چاہتے ہے لڑکیاں پڑھے اور کچھ کر دکھائے شروع میں تو مجھے آپ سے بہت امیدیں تھیں بٹ اب آپ کے پہلے سمسٹر میں ہی بُری جی پی اے دیکھ کر مجھ بے حد مایوسی ہوئی آپ بے شک رگولر سٹوڈنٹ ہے لیکن رگولری کا کچھ تو ثبوت دے۔

مسز ہوپکنس بہت سنجیدگی سے حیا کو دیکھتے ہوئے بولی  
حیا شرمندگی سے سر جکھا گئی  
"ایم سوری میم اتدہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔"

"Have a good day" میں بھی یہی امید کرتی ہو حیا

حیا باہر نکلی تو انا اس کے قریب آئی  
"کیا بہت ڈانٹا ہے مس ہوپکنس نے  
حیا نے نفی میں سر ہلایا

"ڈانٹا نہیں ہے بس سمجھایا ہے ٹھیک ہی تو کہتی ہے میرے کتنے پوٹر گریڈز اے  
ہیں سچ میں مجھے تو پڑھنا ہی نہیں چاہیے میں ایک ویٹریس بننے کے قابل ہی ہو  
اتنے غظیم بندے کے پیسے برباد کر رہی ہو جو لڑکیوں کے لیے اپنا پیسہ پانی کی طرح  
بھا رہا ہے تاکہ وہ اگے اپنا فیوچر سنوار سکے "

حیا ہستگی سے بولی

"مصطفیٰ آصف کی بات کر رہی ہو مائی گاڈ حیا کیا بندہ ہے اتنا چارمنگ اور الیورنگ  
پرسنالیٹی میں نے آج تک نہیں دیکھی سچ میں ہی از ویری نائس گائے تمہیں یاد  
ہے وہ ہمارے ولکیم ویک میں آیا تھا لیکن تم نے ایونٹ ہونے سے پہلے ہی نکل  
گئی تھی اس کی باتیں تم سنتی تو لگ پتا جاتا کاش ہر لڑکی کو ویسا ہی بندہ ملے۔  
حیا بس خاموشی سے سنتی رہی

"اچھا اکاؤنٹس کی کلاس لینا ہے؟"

انا بولی

"انا تم جاؤں میں ابھی اتی ہو لائبریری سے کچھ بکس لیے او۔"

اولویا لندن کے سرکاری ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہو گئی تھی  
ساری دولت تو اس کے کام چھوڑنے پر یلے لی گئی  
حُسن کو ہمیشہ بے شمار ہوسپٹل پہ بولایا جاتا تھا

وزٹ کے یلے اور یہی پل تھا جس میں اس کا اولویا سے سامنا ہوا  
حُسن کو ڈرفنٹ ڈیپارٹمنٹ دکھائے جارہے تھے

جب وہ نیورولوجی ڈیپارٹمنٹ میں آیا اولویا کو واش روم سے واپس اپنے کمرے میں  
یلے کمر جارہے تھے جب اولویا نے حُسن کو پہچان لیا  
"حُسن!!!!"

حُسن جو ڈاکٹر لوکس سے بات کر رہا تھا کسی کی کمزور آواز سے اس کا نام پکارتے  
ہوئے سنا تو بے اختیار مڑا

وہ ایک بہت ہی کمزور اور بمیار خاتون لگ رہی تھی جو اس کی ہی عمر کی لیکن  
حُسن نے فورن اس کی گرینش بلیو ائز کو فورن پہچان لیا  
"اولویا!!!!"

حُسنِ فورن اس کی طرف ایا

"اولویا یہ تت تم ہو۔"

"حُسنِ !

اولویا نے رونا شروع کر دیا

نرس نے فورن اسے بستر پہ لے کر گئی

"پلیز آپ کے سر میں تکلیف ہو جائے گی روئے مت۔"

نرس نے اسے پانی پلایا اور اسے نصیحت کی

حُسنِ اس کے قریب ایا

"اولویا یہ تمہیں کیا ہوا ہے۔"

"مجھے اپنے کئے کی سزا ملی ہے مکث کو بیچ کر مجھے خدا نے بہت بڑی سزا دی

ہے۔"

حُسنِ کا منہ کھل گیا

"کیا!"

"ہاں تم سے بدلے کی آگ میں میں نے اپنے بیٹے کو جلا دیا وہ میرا مکملین نہیں ہے وہ تو کسی ونیسا نامی کا مکث مارٹن ہے وہ ایک معصوم سا مکث نہیں ہے وہ تو ایک پینتیس سالہ ٹاپ بلینر ٹائی قون ہے وہ آیا تھا میرے پاس پتا ہے کیا کہہ کر گیا تھا تم سنو گے حسین اس نے کیا کہا تھا

جنفیر نے جب مکث کو اولویا کی رپورٹ فیکس کے طور پر بھیجی تو مکث نے جنفیر ہڈن نے متعلق ساری انفورمیشن نکالی اور اس کے گھر آیا جنفیر نے دروازہ کھولا تو مکث کو دیکھ کر حیران ہوئی "مکث تم!۔"

مکث غصے سے اس کو پرے کرتے ہوئے اندر داخل ہوا جنفیر نے اس کے روڈ انداز کو آگنور کیا اور دروازے کو بند کیا مکث صوفے پہ بیٹھا گیا اور اس نے چیک اس کے سامنے اچھالی



"سائن کیا ہوا میں نے جتنی رقم لکھنا چاہتی ہو لکھ سکتی ہو مجھ جیسے بندے کو  
پیسے کی کوئی کمی نہیں ہے۔"  
اکسکیوز می؟

جنفیر کو اس کا انداز بے حد ناگوار لگا

That bloody hooker wants my money fine she  
can have it but tell her Not to mess with me or  
else I have no choice but to break her bones

مکث کرخت لہجے میں بولا

"مکث تمیز سے جس کی بات کر رہے ہو وہ تمہاری ماں -----

مکث نے سامنے پرے ٹیبل کو زور سے ہاتھ مارا

Shut your filthy mouth

مکث غرایا

جنفیر اچھل کر پھینچے ہوئی

Don't say that she's my mother or else I won't

spare you old lady

مکث سرد لہجے میں بولا

"مکث ٹھیک ہے وہ تمہاری ماں نہیں ہے لیکن انسانیت کے ناطے۔"

مکث نے ایک زور دار قہقہہ لگایا

"انسانیت! مسز ہڈسن انسانیت میں جب خود ایک انسان نہیں ہو تو آپ مجھے

انسانیت کا واسطہ دیتی ہیں۔ وہ انسان اسی دن مر گیا جب ایک ماں نے اپنے بچے

کو بیچ دیا اور کے رُکے مجھے آپ ملوائی گی میری سو کالڈ مدر سے۔۔۔۔۔"

جنفیر اچانک اس کی بات بدلنے پہ حیران ہوئی

"اولویا سے ملوں گئے۔"

"افکورس وائی ناٹ وہ میری ماں ہے میں کیوں نہیں ملو گا ان سے۔"

مکث کے چہرے پہ عجیب سی مسکراہٹ ائی

"ٹھیک ہے چلو پھر۔"

جنفیر اسے لیے کر جانے پہ توتیار ہو گئی لیکن اس کو کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا

"اے میرے اللہ اتنا بڑا ظلم حیاتم نے اپنے گھر والوں کو کیوں نہیں سمجھایا۔"  
حیا نے اپنی بات مکمل کی تو رومیہ انٹی کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور انہوں نے حیا  
کو گلے لگا لیا حیا کو یہ آنسو اور یہ ہگ زرا بھی نقلی اور جھوٹے نہ گے ایسا لگا جیسے  
امی نے اسے گلے لگادیا

"اچھا رو نہیں میں تمہاری مدد کرو گی۔"

"نہیں انٹی آپ کو زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بس کچھ ایسا کردئے کے  
میں اس ملک میں کام کرنے لگ جاوائی نو میں پروگ کے لیے ایلڈیگل طور پہ  
اے ہو کچھ ہو نہیں سکتا۔"

حیا نے انہیں امید سے دیکھا شاہد یہ کچھ کر سکے  
"نہیں فکر نہ کرو میرے ایک دوست ہے وہ وکیل ہے وہ کچھ کر سکتی ہے ابھی تو  
بلکل نہ فکر کرو ہاں ایک کام کرو پہلے فریش ہو جاو اور میں تمہیں کوئی کپڑے دو  
کچھ کھایا بھی نہیں ہوگا۔"

انٹی رومیہ آہستہ آہستہ چلتی کمرے کی طرف گئی  
حیا نے خدا کا اس کرم پر شکر ادا کیا

ولی تو جیسے ساکت ہو گیا وہ بہت غور سے مکث کو دیکھ رہا تھا جو مصطفیٰ آصف تھا  
اس کا دوست مسلمان !

وہ غور سے اسے دیکھ رہا تھا بلیک سپورٹس ڈریس میں چہرے کے گرد دھول اور  
ڈسٹ جس سے اس کو بالکل چڑ نہیں ہوئی سب کو کچھ ویسا تھا بس اس نے  
کلین شیو کی ہوئی تھی اور چہرے اور آنکھوں میں ایک الگ سا تاثر تھا  
مصطفیٰ کے چہرے پہ گہری مسکراہٹ آئی اور وہ تیزی سے بھاگا اور ولی کے گلے  
لگ گیا

"رائن برو تم اگلے تم سوچ نہیں سکتے میں نے تمہیں کتنا مس کیا میں جانتا ہو  
میری موت کا سنتے ہوئے تمہیں کتنی تکلیف ہوئی ہوگی تکلیف تو مجھے بھی ہوئی  
تھی کے تم لوگوں پہ کیا گزری ہوگی پر کیا کرتا اگر میں نہ مرتا تو مصطفیٰ کیسے پیدا  
ہوتا۔"

ولی تو جیسے ساکت تھا اس کا دوست زندہ ہے وہ بھی مسلمان اور اتنے عظیم شخص کا بیٹا ہے اسے اس وقت کچھ سمجھ میں نہیں آرہی تھی

"میرکل ڈو ہیپن سن -"

اسے ڈاکٹر حسین کی بات یاد آگئی ہاں معجزے ہوتے ہیں اور یہ دنیا کا سب سے بڑا معجزہ تھا ملکٹ بچ گیا اور مسلمان بھی بن گیا

"رائن کہی شک میں تو نہیں چلے گئے -"

مصطفیٰ اس سے الگ ہوا اور اس کے چہرے کو ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا

Buddy I'm alive !!!just believe it

رائن نہیں محمد ولی !

آب مصطفیٰ شکڈ میں چلا گیا کیونکہ ولی نے اردو میں اسے جواب دیا

"واٹ !!!"

"کیوں تو مسلمان بن سکتا ہے میں نہیں -"

ولی نے اس کے کندھے پر مکا مارا



مصطفیٰ نم انکھوں سے مسکرا دیا اور اسے کھینچ کر گلے لگایا

"کینے میرے ہی نقل کرنا تو !!!"

"اے کیسی نقل میں تو تیری سو کالڈ موت کے چار مہینے بعد مسلمان بناتیری کیا

سٹوری ہے۔"

"مصطفیٰ ہنسا

"وہ ایک لمبی کہانی ہے۔"

-----

مکث اندر داخل ہوا

اولویا جو سوئی ہوئی تھی کسی کے زور سے دروازہ کھولے پر اس نے ہلکی سے انکھیں

کھولی

Wake up drama queen

مکث پتھر سے بھی سخت لہجے میں بولا

اولویا اٹھی اسے یقین نہیں آیا اس کا بیٹا اس کے گھر آگیا ہے

"مکث میرے نچے۔"

"ہاں بد قسمتی سے۔"

مکث نے عجیب نظروں سے اولویا کو دیکھا

اولویا با مشکل ہی اٹھ پائی

"لیٹے رہیے ویلے بھی میری بات سُن کر اپنے دوبارہ بستر پہ ہی گر جانا ہے۔"

جنفیر اندرائی

"مکث ایسے کوئی بات نہ کرنا جس سے اولی کو کوئی نقصان پہنچے۔"

"جو دوسروں کا نقصان کرتی رہی تو یہ کیوں بھول گئی کے ان کی بھی باری

ہو سکتی ہے۔"

مکث ہنسا

جنفیر کو اس کی ہنسی سے خوف آیا جبکہ اولویا اٹھ کر اس کے قریب آئی اس

چھونے لگی کے مکث بدک کے پیچھے ہوا جیسے سانپ نے دُس لینا ہے

اولویا کے دل سے ہوک اٹھی

"مکث!"

"آپ بولے لیکن خبردار مجھے چھونے کی کوشش کی سمجھی آپ -"

مکث تیزی سے بولا

"مکث مجھے معاف کردوں میں بہت ظالم ماں ہو بلکہ میں تو ماں کہلانے کے قابل

ہی نہیں ہو -"

اولویا نے مکث کے سامنے ہاتھ جوڑ دئے اور روتے ہوئے بولی

"صبح کہا آپ نے آپ تو ماں کے نام پر گالی ہے سرپسلی ائی لالک پور ہانسٹی ! -"

مکث نے تو آج سارے بدلے چکانے کا ارادہ کیا ہوا تھا

"پلیز مکث فور گاڈ سیک تم چلے جاؤ اولویا کی طبعیت خراب ہو جائے گی -"

"نہیں جینی بولے دوا سے صبح کہہ رہا ہے بالکل ٹھیک کہتے ہو تم بیٹا میں ماں کے

نام پر ایک گالی ہو -"

"اوکے میں آپ سے مزید بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرے

صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے سو ائی ہیو ٹو گو بٹ ون تمھنگ ائی ٹیل یو اولویا یور

نھتنگ بٹ ابلڈی ہو کر جو صرف لوگوں کے دل سے کھیل سکتی ہے مگر جیت

نہیں سکتی تم ایک کوڑا ہو ایک کچرے کا ڈھیر ہو اور کچھ نہیں اور میرے

درخواست یا وارنگ سمجھ لو اگر میرے سامنے دوبارہ آنے کی کوشش کی تو تم زیادہ بہتر سمجھ سکتی ہو۔"

مکث کا لہجہ سخت ہونے کے باوجود ناجانے کیوں زندہ گیا جبکہ اولویا کو اپنا آپ کبھی اتنا غلیظ نہیں لگا تھا جتنا آب لگ رہا تھا یہ کوئی کہتا تھا تو اس کو اتنا بُرا نہ لگتا اس کے اپنے خون نے کہہ دیا وہ ایک کچرے کا ڈھیر ہے "اولی مجھے معاف کر دوں میری وجہ سے اولی اولی۔"

لیکن اولویا ہوش و خرو سے بیگانہ ہو گئی

"ویلے میں نے سوچا مجھے تو کوئی لمبی سے دھاڑی والا نظریں جکھائے ہوئے شلوار قمیض میں مصطفیٰ لے گا لیکن تم تو بالکل ویلے ہی ہو۔"

ولی اس کے ساتھ کار میں بیٹھا ہوا تھا

"شاہد ایسا ہوتا تو بھی تو ویسا ہی ہے بالکل نہیں بدلا۔"

مصطفیٰ کہاں چھوڑنے والا تھا

"دھاڑی رکھنا اچھی بات ہے سنتِ بنوی ﷺ ہے لیکن میں بلیو کرتا ہو ہمیں اپنے عمل پر زیادہ دھیان دینا چاہیے اس کو بدلنا چاہیے نہ کے ظاہری حلیے سے خود کو بدلے اس سے زیادہ انسان پھر شو اوف کرنے لگ جائے گا یہ ایک قسم کا شرک ہی ہوگا ہمیں باتیں کرنے والے بن جائے گے لیکن عمل نہیں کرے گے تو میں عام سا مسلمان ہی ٹھیک ہو منافق بنے سے ہزار گنا بہتر۔"

"تو پھر دوست میرے بھی یہی سوچ ہے میں ظاہر سے زیادہ اپنے دل اور عمل کو بدلے میں یقین رکھتا ہو اللہ کو آپ کے اچھے اعمال ہی چاہئے۔"

مصطفیٰؐ ہستگی سے بولا

"میں بتا نہیں سکتا مصطفیٰؐ کے میں کتنا خوش ہو تمہیں دیکھ کر میں گھر جا کے شکرانے کے دو نفل پڑھوں گا۔"

مصطفیٰؐ موڑ کاٹتے ہوئے ہنس پڑا

"ویسے عجیب بات ہے تو آزاد ہو گیا لیکن تو نہ میرے پاس آیا نہ انٹی نہ فریڈی سے اور نہ ہی حیا سے ملنے۔"

مصطفیٰؐ نے ایک دم بریک لگائی



"حیا!"

"ہاں مصطفیٰ حیا تمہاری حیا تمہاری اوپریشن کہاں چلی گئی مجھے یقین تھا تو ہمارے لیے بے شک نہ آتا لیکن حیا کے کیے تو ضرور آتا۔"

مصطفیٰ خاموش رہا پھر ایک دم کار چلانے لگا

"ممی سے اس لیے نہ مل سکا کیونکہ خود کو ٹھیک کرنے میں اتنا مصروف تھا کہ میں چاہتا تھا پہلے اللہ کو خوش کرو پھر باقیوں کا سوچوں۔"

"باقیوں سے مراد اس میں حیا بھی ہے۔"

ولی اچانک بولا

"حیا تو خوش ہوئی ہوگی میں مرگیا ہو۔"

ولی اگے سے کچھ بولے لگا کے اچانک چپ ہو گیا پھر کچھ سوچ کے مسکرایا

"مصطفیٰ حیا کی شادی ہو گئی ہے۔"

مصطفیٰ اپنا اکسیڈنٹ کرواتے بچا کیونکہ اس سے سٹیئرنگ لوز ہو گیا تھا اور سامنے

ٹرک آ رہا تھا اس نے فورن کار کو اور ٹیک کی اور ایک طرف فورن بریک مار کر روکی

"ولی نے رُکی ہوئی سانس بھال کی آج تو مر جانا تھا

"کیا کہا تم نے!!"

مصطفیٰ مکث والے انداز میں بولا

ولی کھکھلا کر ہنس پڑا

"تو تو بالکل ویسا ہی ہے مزاق کر رہا ہو نہیں ہوئی شادی اس کی پڑھ رہی ہے۔"

ولی نے اتنا کہا اس نے یہ نہیں بتایا کہ وہ یہاں رہتی ہے

مصطفیٰ نے اسے گھور کر دیکھا اور سر جھٹکا

"ہاں تو کیا کر لیتی اچھا تھا مجھ سے بہتر ہی کوئی ملتا۔"

مصطفیٰ کو اپنے ہی لفظوں پر غصہ آیا واقعی میں حیا کے معاملے وہ نہیں بدلا تھا

کیسے جان نکل گئی تھی جب یہ سنا تھا کہ وہ شادی کر چکی ہے اور میں پاگل چار

مہینے سے آزاد ہونے کے باوجود اس سے بے خبر رہا

مصطفیٰ اپنے آپ سے بولا

"کیا سوچ رہا؟ کئی مسٹر کوئی پلینگ تو نہیں کر رہے۔"

ولی شرارت سے بولا

مصطفیٰ نے ایک ہاتھ سے اس کے بازو پر زوردار مکا مارا

اف! تو کیا چیز ہے۔"

ملکٹ نے کار کو سٹا میں روکی

"او کافی پیتے ہیں۔"

مصطفیٰ کار سے اتر کر بولا

"لیکن یہاں! ہم ڈرائیوئے سے لیے سکتے تھے

"کوئی نہیں بہت سی باتیں کر لئے گے ویلے کہاں ٹھرے ہوئے ہو۔"

"ہوٹل میں۔"

ولی بولا

"اچھا فورن سامان وہاں سے لیے گے اور میرے گھر پہ رہے گا ٹھیک ہے۔"

مصطفیٰ کی چین کو انگلیوں سے گھماتے ہوئے بولا

اور اس کے ساتھ اندر داخل ہوا

ساری لڑکیوں نے اس بے انتہا پُرکشش مردوں کو دیکھا جو واقعی لڑکیوں کا دل کسی

بھی محنت کیے بنا چڑا سکتے تھے

ولی گرے شرٹ اور بلیو جینز میں کافی ہنڈسم لگ رہا تھا جبکہ مصطفیٰ نیوی بلیو شرٹ کف کو کونے تک موڑے

کی گلاسس ٹکائے براون بال Dolce and Gabbana انکھوں میں سٹائش انداز میں ہلکے سے اس کے ماتھے پر گرے ہوئے تھے اور اس کے کلین شیو میں اس کے قاتل کردینے والے ڈمپل نے واقعی لڑکیوں کو وہی مار دینا تھا ایسے تو نہیں کہتے اسے لیڈی کلر

مصطفیٰ کاؤنٹر پر آیا اور اس نے کاؤنٹر پر ہلکی سی ٹیپنگ کی کوسٹائیونی فورم میں پھیچے سے بروان بال پونی میں باندھے لڑکی پلاسٹک کپ سڈینڈ میں رکھ رہی تھی اسے کسی کا گمان ہوا لیکن وہ گمان نہیں یقین تھی وہ پھر سر جھٹک کر اوپر دیکھنے لگا

حیا کا اچانک اس ٹیپنگ سے دل رُک گیا یہ ٹیپنگ! نہیں لیکن آج تک کسی کسٹمر نے ٹیپنگ نہیں کی تھی حیا نے آہستہ سے پلاسٹک کے کپ رکھ کر مڑی تو

وہ جہاں تھی وہی رُک گئی مصطفیٰ جو اوپر منیو میں کچھ دیکھ رہا تھا ولی کے کندھے  
تھپ تھپانے پر اس نے دیکھا ولی اسے کاؤنٹر کی طرف اشارہ کر رہا تھا  
مصطفیٰ نے اس طرف دیکھا تو اس کا بھی منہ کھل گیا کہانی جہاں سے شروع  
ہوئی تھی آج وہی پر اگئی جہاں وہ پہلی بار ملے تھے اور پورے ایک سال ایک  
دوسرے سے بچھڑ گئے مصطفیٰ اور حیا کے لیے وہ ایک سال نہیں پورے ایک  
صدی تھی وہ دنوں ساکت نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے ان دنوں کی  
انکھوں میں کیا کیا نہیں تھا

ولی نے ان دنوں کو شاکڈ دیکھا تو اس کے چہرے پہ گرمی مسکراہٹ آگئی  
بلا آخر جب ان کو یقین ہو گیا وہ دونوں گمان نہیں یقین ہے تو دونوں کے منہ سے  
صرف ایک لفظ نکلا

"مکث!"

مکث

حیا

ان دنوں کی زبان سے یہی لفظ نکلا



ولی مسکرا اٹھا اور پھر حیا کو دیکھتے ہوئے بولا

"اسلام و علیکم دیکھ لو حیا تمہارا مکث میرا مطلب ہے مصطفیٰ آصف زندہ ہے ہمیں

تو اس انسان نے ڈرا دیا کتنا ترپایا ہے ایک سال لیکن بہتری کے لیے بھی تھا کے

یہ شاہد پھر مسلمان نہ بن پتا"

حیا کا منہ کھل گیا

مصطفیٰ خاموشی سے حیا کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

اور حیا ساکت مصطفیٰ کو دیکھے جارہی تھی پھر اچانک اسے ساری بات سمجھ میں آئی

تو اس کا دماغ گھوم اٹھا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی مکث گھٹیا حرکت کرنے کے

لیے کسی بھی حد تک جاسکتا ہے وہ اس کے مائٹڈ کے ساتھ گیمز کھیل رہا تھا وہ

اسے اپنے خیالوں میں جھگڑتا چاہتا تھا کتنا کمینہ تھا حیا کا غصہ ساتویں آسمان کو

پہنچ گیا مطلب یہ ولی بھی ڈھونگ رچا رہا تھا غصے میں انسان کو کوئی عقل نہیں

رہتی اس لیے وہ کیا سے کیا کر جاتا ہے اپنی زندگی بھی داو پہ لگا دیتا ہے اور

دوسروں کی بھی آب یہی چیز حیا کر رہی تھی

"حیا کچھ بولوں گی نہیں تمہارا مصطفیٰ!!"

"شٹ آپ جسٹ شٹ آپ اگر آپ نے ایک لفظ بھی کہا تو -"  
حیا زور سے چلائی پورے لوگ اس کی چیخنے پر اس کی طرف دیکھنے لگے  
مصطفیٰ کا منہ کھل گیا جبکہ ولی ساکت ہو گیا  
حیا کاؤنٹر سے نکلی اور ایک رکھ کر مصطفیٰ کو تمپھڑ مارا  
"حیا!!!"

مارا  
"حیا!!!"  
ولی اونچی آواز میں بولا اور مصطفیٰ! وہ تو ایک دم پتھر کا ہو گیا  
"آپ جیسے کمینے لوگ میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھے اسلام کو مزاق سمجھا ہوا  
آپ نے واہ کیا پلینگ تالیا ائی ائم امپریس مسٹر رائن لینڈ یو مسٹر ملکث تم نے  
میرے دل میں محبت پیدا کرنے کے لیے سب ڈرامہ کیا کہ جب میں تمہارے  
پیار میں پاگل ہو جاؤں تب تم ایک جھوٹے مسلمان بن کے میرا جسم حاصل کرو  
اہو ہو آپ کو تو اوسکر ملنا چاہیے ایک بلیئر بزنس مین اکٹینگ بھی اچھی کر لیتا ہے

فیک موت فیک ڈیڈ بوڈی فیک فینورل مکشملین مارٹن آپ تو سب انسان سے بدتر  
نکلے بلکہ انسان بھی نہیں آپ تو حیوان ہے حیوان مجھے آب آپ سے کوئی فیلنگ  
محسوس نہیں ہوتی نہ نفرت نہ محبت کیوں کے میرے لیے تم کچھ بھی نہیں ہو  
جس چیز کا وجود نہیں ہوتا ویلے ہی تم ہو

حیا چخ کر مصطفیٰ کا گریبان پکر کر بولی پھر چھوڑ کر بے بسی سے ہنسی  
ولی کا دماغ گھوم اٹھا اس نے بڑھ کر حیا کو تمپڑ لگانے لگا تھا جب مصطفیٰ نے  
ولی کا ہاتھ پکر لیا

اور غصے سے جھٹکا وہ اگے سے کچھ نہ بولا وہ بس حیا کو سرخ آنکھوں سے دیکھا جا رہا  
تھا وہی ہوا جس کا ڈر تھا وہ اس سے آ بھی بھی شدید ترین نفرت کرتی ہے اسے وہ  
کبھی اچھا مان نہیں سکتی۔ مسلمان وہ اس کے لیے نہیں اپنے لیے بنا لیکن پھر  
بھی وہ اسے ڈھونگی کہہ رہی ہے آخر کیوں

"یہ ڈرامے تم کہی اور جا کے کرنا مکث میں تمہارے کسی جال میں نہیں پھسوگی

--"

حیا اس کے منہ پر تھوک کر چلی گئی آب ولی کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا مصطفیٰ وہی ساکت رہا پھر تیزی سے وہاں سے نکلا جبکہ ولی تیزی سے حیا کی طرف آیا اور اس رکھ کر لگائی اور پھر دوسری بار بھی اس کو تھپڑ مارا "عورتوں کو مارنے والے مردوں سے مجھے سخت نفرت ہے لیکن آج تم نے حیا حد کردی تم کیا سمجھتی ہوں اپنے آپ کو کے تم ایک اچھی مسلمان ہو بہت پارسا ہو اور کوئی دوسرا اگر سیدھے راہ میں آگیا ہو تو کیا وہ پھر ویسا ہی رہے گا اس کی نیت کبھی بدلے گی نہیں میں بتاتا ہوں تمہیں سچ یہ سب حسین آصف کا پلان تھا جو مصطفیٰ کا سگا باپ ہے سنو گئی اس کی کہانی۔"

ولی نے اسے کھینچ کر کیفے سے نکلا اور ٹیکش منگوائی اسے پتا تھا مصطفیٰ فل حال گھر ہی جائے گا وہ ایسی فضول حرکت نہیں کرے گا وہ جانتا تھا وہ لٹا ہوا ہے وہ اسے سنبھال لے گا لیکن اس وقت حیا کو سمجھانا ضروری ہے جبکہ حیا بالکل چپ تھی اسے سمجھ میں نہیں آرہی تھی اس نے آخر کیا کیا ہے۔



حُسن میں چاہتی ہوں مکث کو تم کسی طرح بھی سیدھے رستے پہ لے او میں نے  
جو اتنا بڑا گناہ کیا ہے اس کا کفارہ ادا کرنا چاہتی ہو ہمارا بیٹا مسلمان ہونے کے  
باوجود بھی عیسائی ہے پلیز وعدہ کرو حُسن اسے میری آخری خواہش ہی سمجھ لو  
تمہیں اللہ کا واسطہ ہے

آب کی بار حُسن کا منہ کھل گیا  
"تم مسلمان ہو اولویا؟"

"ہاں میں مسلمان ہو اور مجھے مسلمان میرے بیٹے مکث نے بنایا ہے جب اس  
نے میرے اندر کی گندگی دکھائی تو میں نے اس گندگی کو اپنے اندر سے نکالنے کے  
لیے مسلمان بن گئی میری ایک نیر ہے مسلمان ہے وہ اس نے مجھے سب طریقے  
بتائے اور میرا نام مریم رکھا تم سوچ نہیں سکتے حُسن میں بہت خوش ہو لیکن  
میری یہ خوشی تب مکمل ہوگی جب میرا بیٹا مکث مسلمان بنے گا پلیز حُسن!  
اس نے روتے ہوئے حُسن کے سامنے ہاتھ جوڑ لیے

"پلیز مریم تم فکر نہ کرو میرا وعدہ ہے تم سے میں مکث کو مسلمان نہیں بلکہ ایک  
مومن بناؤ گا ائی پرامس۔"



"تمہاری بہت شکر گزار ہوگی میں حسین اور ہوسکے تو مجھے معاف کر دینا۔"  
مریم ہلکہ سا مسکرائی اور حسین بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے اٹھ پڑا

"حسین میں نے تم سے ایک بات کرنی تھی۔"

اسد اور اس کی دوستی کو پورے ایک سال ہو گئے تھے وہ اس ایک سالوں میں ایک دوسرے کے اتنے گہرے اور جگری دوست بن گئے کہ کوئی ان کو دیکھتا تو سمجھتا کہ یہ دنوں بچپن کے ساتھی ہے جو ہر وقت ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ نظر آتے ہیں

"بولو اسد۔" حسین کوئی کتاب نکال رہا تھا جب اسد کے کہنے پر مڑا

"وہ یار اگر تم بُرا نہ مانو تو ایک بات کہو۔"

اسد جھجھک کر بولا

"یار میں نے بھلا کیوں بُرا مانا ہے جو کہنا ہے کھل کر کہو۔"

"کہتے ہوئے بڑا عجیب لگ رہا ہے لیکن کیا تم میری بہن ماہم سے شادی کرلو گئے  
"۔

حُسنِ ایک دم ساکت ہو گیا

"کیا!!!"

"ہاں حُسنِ تم میری بہن سے شادی کرو گئے پلیز اس کے لیے تم سے اچھا آدمی  
مجھے کبھی نہیں ملنا۔"

حُسنِ کے ماتھے پہ اچانک بل اگئے

"سوری اسد تم مجھ سے میری جان مانگ لیتے وہ دیے دیتا لیکن ماہم سے شادی  
پاگل تو نہیں ہو گئے وہ ایک ہائی سکول کی لڑکی ہے سنینس میں ہو بھی کے نہیں  
"۔

حُسنِ غصے سے بولا

"ہائی سکول اس کا ختم ہونے لگا ہے اور وہ سترہ سال کی ہے کوئی بچی تو نہیں  
ہے میری امی کی شادی چودہ سال کی عمر میں ہوئی تھی۔"

"ڈونٹ بی سلی وہ زمانہ کوئی اور تھا اور ویسے بھی میں شادی نہیں کرنا چاہتا مجھ

سے بہتر اس کو ہزار اچھے لڑکے مل سکتے ہیں۔"

حُسنِ سر جھٹک کر بولا

"کیوں کیا کمی ہے تم میں اتنے نیک اچھے انسان ہو ڈاکڑ ہو سکولر بھی بنے جارہے

ہو میری بہن کی زندگی سنور جائے گی۔"

"تم ایک سال میں کیسے کہہ سکتے ہو میں اچھا انسان ہو سنا چاہوں گئے میں کیسا

تھا سات سال پہلے تو سنوں

ٹھیک ہے میں ایک فائل بنا دیتی ہو جس سے حیا آپ کی ریلیڈ ہوگی اور میں جج

سے بات کرتی ہو کے وہ حیا کو یہاں کی ریزڈنسی دیے دئے کیونکہ یہ اپنی جان بچا

کر شیپ کی تھڑوائی تھی اس کے لیے کافی پیسے گئے گئے رومی ڈیر پہلے سوچ لو

کیونکہ یہ کیس بہت رسکی ہے حیا جیل بھی جاسکتی ہے

نہیں امیلا پلیر اس بچاری کو کم عمرے میں اتنی مشکلیں آئی ہے میں چہرے  
پڑھ لیتی ہو وہ کوئی دھوکہ نہیں ہے میں اس کی گارنٹی دیتی ہو۔"

ٹھیک ہے ہم حیا کو نظر میں رکھے گئے پورے چھ مہینے اس میں یہ ٹھیک رہی تو  
اسے کورٹ میں لیے کر جائے گئے اور اسے کھے گئے کہ وہ نوکری اور گھر لے  
لیے اور اس ملک کے ساتھ امیانداری کر لے پھر پورے ایک سال بعد اسے یہاں  
lengthy and tough process کا نیشنل بنادے گئے یہ سب

ہے پر تمہارے لیے کر رہی ہو۔"

"تھینک یو امیلا تھینک یو سوچ۔"

"فل حال اسے بولو زیادہ باہر نہ جائے ایک ہفتے تک جب تک میں کورٹ کی  
نظروں میں نہ لیے او۔"

"ٹھیک ہے ویلے بھی وہ فضول باہر نہیں جائے گی

رومیہ اٹھ پڑی

حُسن نے پلان کے مطابق اسد کو کال کی  
"اچھا ٹھیک ہے تم فکر نہ کرو میں سب ہینڈل کرلو گا۔"  
اسد نے جب ساری اس کی بات سنی تو کہا  
"ویسے حُسن تمہیں لگتا ہے یہ صحیح ہے۔"  
"پتا نہیں لیکن میں نے وعدہ لیا ہے کسی سے اور میرا بھی فرض ہے کہ اپنے  
بیٹے کو جہنم سے نکالو۔"

"چلو ٹھیک ہے میں ایک ایجنٹ ہائر کرتا ہو جو مکث کی اکٹیویز پر نظر رکھے پھر کوئی  
صحیح موقع تلاش کرتے ہیں تم بے فکر رہو جیسے مکث ہمارے ہاتھ آیا تمہیں بلا  
یلے گئے تم ایک کام کرو تب تک پروگ شفٹ ہو جاؤ وہاں کوئی گھر یلے لو اور اپنا  
کام وہاں کنٹینیو کرو وہاں تمہیں مکث کے بارے میں کچھ پتا چلے۔"  
"ٹھیک ہے جیسا تم کہو۔"

حُسن نے گہرا سانس لیا اور فون بند کر دیا

"میرے اللہ میں کہاں آگئی۔"



فجر نے اپنے سینے میں ہاتھ رکھے اور پریشانی سے جنگل کو ارد گرد دیکھنے لگی  
"ہائے فجر تیری مت ماری تھی جو تو زاہد کے ساتھ جنگل آگئی دونوں طرف سے  
نہیں بچنا ہے کیونکہ اگر جنگل میں رہی تو کوئی جنگلی جانور نے کھا جانا ہے اور اگر  
یہاں سے نکل بھی پڑی تو بابا جانی نے مار دینا ہے ہائے اللہ میری مدد فرما میں  
پراس کرتی ہو آپ سے

آب سے پانچ وقت کی نماز بھی پڑھو گی اور جھوٹ بھی بولنا چھوڑ دو گی پلیز مجھے نکال  
دیے یہاں سے

فجر آسمان کی طرف دیکھ کر بولی جہاں کچھ دیر میں شام کے سائے ڈھل گئے تھے  
زائد اکیلا ہوگا اف اللہ سانپ بھی تو اُدھر تھا کس طرف سے آئی تھی میں فجر پورا  
گھوم کر دیکھنے لگی لیکن اسے یاد نہ آیا کہ وہ کس طرف سے آئی ہے  
مجھے لگتا ہے میں اس طرف سے گئی تھی زاہد کو پکارتی ہو شاید اس طرح پہنچ جاو  
"زاہد! زاہد!"

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہی تھی اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ کسی سے سانپ نمودار  
نہ ہو جائے ٹانگے اس کی حد سے زیادہ کانپ رہی تھی

"زاہد!"

وہ چلتے چلتے پتا نہیں کہاں آگئی جب اس نے دور سے ایک کالج نظر آیا  
"یہاں پر کوئی گھر ہو سکتا ہے چلو میں ان سے مدد مانگ لو گی۔"

فجر اس کالج کی طرف بھاگی اسے نہیں پتا تھا وہاں پر اس کے راز کا جواب مل  
جانا تھا جسے وہ ڈھونڈنے کے لیے پورے دو سال سے پاگل ہو رہی تھی۔

حیا وہ تم سے اتنا پیار کرتا ہے وہ اپنے آپ کو ایک اچھا انسان بن کے تمہارے  
پاس آنا چاہتا تھا اس کی کوئی غلطی نہیں تھی سارا پلان ہی سر کا تھا وہ اپنے بیٹے  
کو اسے راہ پر چلتے ہوئے کیسے دیکھ سکتے تھے تمہیں یاد ہے جب تم اس کو چھوڑ  
کر چلی گئی تھی وہ اپنا اکسیڈنٹ کروانے والا تھا اور آج جب تمہاری شادی کا  
بتایا اسے چیک کرنے کے لیے تو وہ آج ہمیں اللہ میاں کے پاس تقریباً بھیجنے  
ہی والا تھا کار چلاتے ہوئے اس کا بیلنس اوٹ ہو گیا تھا اس کی جان نکلنے لگی  
تھی یہ سن کر، تم اس شخص کے خلوص پر شک کرتی ہو جس نے اس دنیا میں

انٹی ونیسا کے بعد صرف تمہیں چاہا ہے پتا ہے وہ جب جیل گیا تھا جس انسان نے تمہارے ساتھ زبردستی کی تھی تم سوچ نہیں سکتی اس بندے کا کیا حشر کر دیا کے وہ آج بھی منٹیل اسٹلم میں ہے اسے الیکٹریک شاک دیے

وہ انسان مجھے تمہارا چھونا بھی برداشت نہ کر سکا اس کے الفاظ مجھے ابھی تک یاد ہے کے تم اس کی ڈائمنڈ یا کرسٹل نہیں ہو تم ایک شائنگ سٹار ہو جس کو کوئی چھو نہیں سکتا کوئی ایسا پیار بھی کر سکتا ہے نہیں کوئی انسان نہیں کر سکتا حتاکہ میں بھی فجر سے ایسا نہیں کرتا جیسے کے مصطفیٰ تمہارے ساتھ کرتا ہے اور تمہیں اسے ڈھونگی کہتی ہو تم نے آج میرے دوست میرے بھائی کو زخمی کر دیا اور اس کو حوصلہ دینے کے بجائے میں تمہارے ساتھ بیٹھا ہو

وہ اٹھنے لگا کے حیا نے ولی کا ہاتھ پکڑ لیا آج حیا کے آنکھوں میں ایک بھی آنسو نہیں تھا روتے روتے جیسے وہ تھک چکی تھی وہ اٹھی اور اس نے ولی کے سامنے ہاتھ جوڑ دیا

"مجھے معاف کر دے میں نے آپ سے بھی بدتمیزی کی اور آپ کو منافق اور پتا نہیں کیا کیا کہا ولی بھائی میرے لیے مصطفیٰ کا اچانک اجانا ایک شکوہ تھا کے وہ

کیسے زندہ ہو سکتا ہے میرا دماغ جیسے کام نہ کر سکا میں تو بہت بے وقوف لڑکی ہو خود  
کو کہتی ہو میں بندوں کو پہچان لیتی ہو لیکن میں تو وہی بے وقوف سی اٹھارہ سال  
کی حیا ہو جو اپنی سگی بہن کو نہ سمجھ سکی، جو اپنے گھر والوں کو نہ سمجھ سکی۔

ولی چونکہ

"کیا مطلب حیا سگی بہن تم نے کبھی اپنے گھر والوں کے بارے میں نہیں بتایا

۔"

"میری زندگی بھی بالکل مصطفیٰ جیسی ہی ہے لیکن فرق صرف یہ تھا کہ مصطفیٰ  
کو کسی گناہ کے بغیر اس کی ماں نے زندگی سے نکلا اور مجھے جھوٹے الزام میں گھر  
سے نکلا گیا اور وہ میری سگی بہن کی بدولت

دروازے پر گارڈ تھے اور اتنے بڑے بڑے گارڈز دیکھ کر فجر کا منہ کھل گیا

"ہائے یہ کون سے جانور ٹائپ انسان ہے جو کینیڈا جیسے جنگل میں پائے جانے

گئے۔"



فجر فورن ان کے پاس آئی انہوں نے فجر کو دیکھا تو فورن فجر کے سامنے گن پوائنٹ  
کی

Hands up

فجر ڈر کر اچھلی

"ہائے اللہ میں کوئی شکاری نہیں ہوں۔"

"بھائی وہ زرا میری آپ ہڈیپ کر دئے گئے اچھلی میرا بھائی شکاری جال میں پھنس

چکا ہے۔"

"ہواڑیو۔"

انہوں نے پوری اس کھتا سنے کے بعد کہا

"میں فجر آصف عرف فجو!!!!۔"

"وئی ڈونٹ کیر تم جاو۔"

انہوں نے اس جانے کا کہا

فجر کو غصہ چڑھ گیا



"تم میرے پایا کو نہیں جانتے وہ مسٹر ہے کینیڈا کے اور ان کی دوستی گورنر سے  
بھی ہے نام بتاؤ ان کا اسد عمر ایک دفعہ نکلنے دو مجھے اوکھاڑ کر رکھ دو گی  
آلو کے پیٹھے نہ ہو تو اور یہ لو۔"

فجر نے ایک بٹا اٹھایا تو انہوں نے فٹ بولا  
"یو آرسد عمر ڈاٹر۔"

"ہاں میرے ماموں ہے لیکن انہوں نے پالا ہے مجھے اگر کچھ بھی کیا نہ تو وہ تم  
لوگوں کا سر کاٹ دے گئے۔"

فجر نے ابھی تک بٹا پکرا ہوا تھا

"اوکے ڈنیل انہیں اندر جانے دو تب تک میں جا کے مسٹر زائد کو دیکھ لو۔"  
"ارے آپ کو زائد کا نام کیسے پتا؟"

فجر حیرت سے بولی

"ہم انہیں اور آپ کو جانتے ہیں، میم آپ اندر جائے۔"

فجر بیٹا کیسی دہشت ہے تمہاری واہ

فجر اپنے آپ کو داد دیتے ہوئے اندر داخل ہوئی

.....

"شکریہ انٹی میں آپ کی بہت زیادہ شکر گزار ہو۔"

حیا خوشی سے ان کے گلے لگ گئی

"اپنوں کو شکریہ نہیں کہتے حیا تم آچھی ہو تب بھی تمہارے لیے آسانی ہوئی۔"

دروازہ اچانک کھلا اور ایک لڑکی اندر داخل ہوئی

"مام انیم بیک ارے یہ کون ہے؟"

حیا نے دیکھا ایک پیاری سی گوری رنگت والی لڑکی جس نے اپنے بالوں کو پنک کلر

میں ڈائی کیا ہوا تھا سرخ لب سٹک گرین ٹاپ اور وائٹ سکرٹ میں وہ پیاری

لیکن تھوڑی عجیب لڑکی لگ رہی تھی

"میری بیٹی لائے ہے لائے یہ تمہاری خالہ نہزت کی بیٹی ہے حیا۔"

حیا نے فوراً انہیں حیرت سے دیکھ انہوں نے اس کا ہاتھ آہستہ سے دبایا جیسے

کہہ رہی ہو چپ رہو

حیا نے سر ہلایا

"واو ویلے امی خالا نرہست کی کوئی بیٹی بھی تھی۔"

"ہاں بس اس بچاری کو پالا تھا یانی منہ بھولی تھی تم جانتی ہو ان کی کوئی اولاد نہیں ہو سکتی اس لیے اور اس کے مرنے کے بعد بے چاری وہاں اکیلی تھی اس لیے بلا لیا۔"

"اچھا اچھا ٹھیک ہے میں تمھک گئی ہوں نائس ٹو میٹ یو حیارائٹ۔"

حیا ہولے سے مسکرائی

"انٹی آپ نے لائبرے کو سچ کیوں نہیں بتایا؟"

"اس کا بوئی فرینڈ ہے کارل پولیس میں ہے لائبرے کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی وہ اسے بتا دئے گی تم مصیبت میں آجاو گئی اور مجھے امیلایا نے منع کیا ہے چلوں تم میرے ساتھ کچھ مل کر پکاتے ہیں۔"

حیا حیران ہوئی یہ کیسی ماں ہے جن کو بیٹی کے بوئی فرینڈ ہے اور وہ بھی عیسائی ان کو اسے کوئی فرق نہیں پڑتا اور میری ماں نے حیا نے اپنی انکھیں سختی سے بھیچ لی

مصطفیٰ نے دروازہ کھولا تو اس نے دیکھا سامنے کوئی نہیں تھا وہ ادھر ادھر دیکھنے  
لگا پھر کندھے اچکاتا ہوا مڑنے لگا کے دروازے کے سائڈ پہ  
بڑا سا سُرخ گلابوں کا بوکے پڑا ہوا دیکھا وہ حیران ہوا اس کو یہ کس نے بھیجا ہے  
اس نے اٹھایا اور دیکھا ایک ریڈ کلر کی چٹ پڑی ہوئی تھی مصطفیٰ اسے اندر لے آیا  
اور دروازہ اپنے پیروں سے بند کیا

اسے اپنے کچن کے کاؤنٹر پر رکھا اور چٹ باہر نکالی اور اسے پڑھا

"I'm sorry mustafa I broke your heart Please

forgive me

You're the one and only Haya



مصطفیٰ نے خاموشی سے چٹ ٹیبل پہ رکھی وہ جانتا تھا وہ باہر ہی اسے کھی چھپ کر دیکھ رہی ہوگی اس لیے اس نے بو کے اٹھایا اور دروازہ کھول کر بے حد غصے سے ڈسٹ بن میں پھینکا

حیا جو دور سے خوش ہو رہی تھی کہ وہ اس کے پھول اکسیپٹ کرچکا ہے لیکن اب انہیں غصے سے پھینکتے ہوئے اسے بہت دکھ ہوا ہاں اتنا تو حق بنتا ہے اس کا کتنی بے عزتی کی تھی سب کے سامنے اسے تھپڑ مارا تھا اس کے منہ پر تھوکہ تھا کتنی ظالم تھی وہ اس کے معاملے میں ہمیشہ کیوں ظالم بن جاتی ہے نہیں وہ اسے منا کر رہے گی چاہیے کچھ بھی ہو جائے پر کیسے جس سے مصطفیٰ کا دل جیت لو

حسین پروگ میں آگیا جبکہ اسد نے ایک ایجنٹ بھیجا جس نے مکث پر کڑی نظر رکھی ہوئی تھی وہ ایک ایک ٹائم کا حساب لیا ہوا تھا اس نے پہلے انہوں نے مکث کو تب کیڈنیپ کرنے کا سوچا جب وہ کار میں اپنے دوست کے ساتھ ایک چھوٹے سے علاقے میں جا رہا تھا لیکن اسد نے منع کر دیا اس کا کہنا تھا کہ مکث



کو دنیا کی نظروں میں اسے مارنا ہے لیکن موت ایسی ہو کے کسی کو شک نہ ہو کے  
اس میں کسی کا ہاتھ ہے

ڈیٹیکٹو نے بھی ہامی بڑھ لی پھر صبح وقت کا انتظار کرنے لگے اور وہ صبح وقت کہی  
دور نہیں تھا ان کو بہت جلد مل گیا وہ جیسے ہی بار میں گھسا کافی ٹوٹا ہوا لگ رہا  
تھا فہیم جو کے ایجنٹ تھا اس کے پاس ایا ملٹ سکوچ کے گھونٹ لیے رہا تھا اور یہ  
تقریباً اس کا ساتواں گلاس تھا

"کیا ہوا دوست بہت آپ سیٹ لگ رہے ہو۔"

ملٹ نے چونک کر اس اجنبی شخص کو دیکھا پھر گلاس کا آخری گھونٹ لیے کر سر  
گلاس پہ لگا لیا

"وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی وہ کیوں جاسکتی ہے جیسے اولویا گئی تھی مجھے چھوڑ کر  
ویلے ہی حیا چلی گئی کیوں وہ گئی حیا کا تو کوئی مقابلہ نہیں تھا اولویا سے زمین  
آسمان کا فرق ہے کیا میں بہت بُرا بتاؤ مجھے۔"

ایجنٹ کو اس کی حالت پہ ترس آگیا وہ واقعی اس طرح بوٹے ہوئے کوئی معصوم بچہ  
لگ رہا تھا جس کا کچھ قمیٹی کھوں گیا ہے

"کوئی بات نہیں دوست کوئی اور مل جائے گی۔"

مکث نے اس کا ہاتھ جھٹکا

"نہیں بلکل بھی نہیں مجھے صرف حیا چاہیے اور کوئی نہیں اس جیسا کوئی بھی  
نہیں ہو سکتا اور وہ کسی کی نہیں ہو سکتی وہ صرف میری ہے صرف اور صرف میری  
۔"

مکث تیزی سے بار سے نکلا وہ زرا بھی نہیں لڑکھڑایا اس لیے تو اسے کنٹرول فریک

کہتے ہیں کہ اتنی شراب پینے کے باوجود وہ کافی حد تک ہوش میں تھا

مکث اپنی کار میں گھسا

فہیم تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا اور اپنے بندوں کو کہا اس کے پیچھے بھاگو اور

اسے پکڑ کر اس کی کار

لے جاو جہاں مکث کا ہلی کوپٹر Aero klub letnanay pathway

ہے مارٹن پلیر

ان بندوں نے سر ہلاتے ہوئے کار سٹارٹ کی اور فورن اس کے پیچھے گئے

جبکہ فہیم نے فورن فون کال کی اور مارٹن پلیر کو ٹیک اوف کرنے کے لیے کہا اور جس اٹینڈر کو انہوں نے بے ہوش کیا ہوا تھا اسے اس کے گھر پہنچا دئے ان کا ایک رائڈر نے الریڈی مکث جیسی ڈیڈ بوڈی رکھی ہوئی تھی ہائٹ کے مطابق اور بوہمین فورسٹ لیے کر گیا جب پہنچنے والا تو وہ فورن نکلا اور پیرا شوٹ کی تھرو بچ گیا اور اسی طرح ہلی کوپرڈ بنا پاٹ کے کریش ہو گیا اور آگ لگنے سے بوڈی جل گئی جبکہ مکث کا اکسیڈنٹ ہوتے ہوئے بچا کیونکہ نشے کی حالت میں اس کی کار کسی اور کار سے ٹکرانے لگی تھی لیکن مکث نے موڑ کاٹ کر درخت پر مار دی جس کی وجہ سے اس کا سر سٹیرنگ پہ لگا اور وہ بے ہوش ہو گیا پھر ان بندوں نے مکث کو نکلا اور اس کے نبض چیک کی شکر کیا وہ بچ گیا پھر اسے اٹھا کر حسین آصف کے گھر لیے کر جانے کے بجائے اپنے ہیلی کوپرڈ سے اسے کنینیڈا لیے گئے اور وہاں اسد کے دوست کا خالی فارم ہاوس تھا اس وہاں ٹھہرا اور پولیس والوں کو خبر کر دی مکث مارٹن پلیر کریش میں مر گیا۔

-- اسد نے حسین کو مناتے ہوئے دو مہینے ہو گئے لیکن حسین نہیں مانا اس نے ساری سٹوری بتادی لیکن اسد کو کوئی اعتراض نہیں تھا کیونکہ وہ ساری گزری

ہوئی باتیں تھی۔ اسد نے جب اپنے آپ کو مارنے کی دھمکی دئی تو بلا آخر حسین نے گھٹنے ٹھیک دیے اور اس نے کہا کہ دو سال ویٹ کر لے تاکہ ماہم اپنی پڑھائی مکمل کر لے جس پر اسد خوش ہوا لیکن وہ حسین کو بولا کہ نکاح کر لے اور حسین اور ماہم کا سادہ سی تقریب میں نکاح ہو گیا

حسین نے پہلی بار ماہم کو دیکھا امبر شرارتی سے اڑا اور مسکراتے ہوئے لب کے نیچے کالاتل وہ بہت خوبصورت اور زندہ دل لڑکی تھی اور حیران کن بات تھی وہ خوش بھی بہت لگ رہی تھی کیا مجھ جیسے انسان کے ساتھ کوئی بھی لڑکی خوش ہو سکتی ہے

اور وہ بھی ایک ماڈرن سی لڑکی سات سال پہلے بات ہوتی تو وہ سمجھ سکتا تھا لیکن اب بہر حال اس نے اسی کے ساتھ زندگی گزاری ہے اور اسے خوش رکھنا ہے پر ناجانے اس وقت اسے اولویا کی یاد بہت آرہی تھی



مصطفی جاکنگ کے لیے نکلا ہوا تھا وہ پارک کے اندر داخل ہوا اس کے چمکتی بلو انکھوں میں عجیب سی اداسی تھی ماتھے اور چہرے پہ تیز بھاگنے کی وجہ سے پیسنہ تھا اور دو دن کی شیو بھی بڑھی ہوئی تھی لیکن وہ پھر بھی بے حد پُرکشش لگ رہا تھا

بلیو ٹریک سوٹ پہنے وہ پارک میں موجود ساری لڑکیوں کے دل لوٹ رہا تھا اور ایک لڑکی تو اس کے ساتھ چلنے لگی اس نے بھی ٹریک سوٹ پہنا ہوا تھا لیکن وہ بے حد چھوٹا اور روینگ تھا دور سے دور بین میں دیکھتی ہوئی حیا کا خون کھول اٹھا "کمینہ! اور وہ چپکلی کیسے چپکی ہوئی ہے اس کے ساتھ بات کر رہی ہے اور ولی بھائی کہتے ہیں وہ مجھ سے پیار کرتا ہے خاک پیار! کسی کو میرے ساتھ برداشت نہیں کرتا اور یہاں خود اس بے ہودہ لڑکی سے بات کر رہا ہے۔"

مصطفی نے دور سے حیا کو دیکھ لیا تھا اس لیے وہ اس انجیلینا نامی لڑکی سے مسکراتے ہوئے بات کر رہا تھا ورنہ اکیلے میں اسے کوئی شوق نہیں تھا

So handsome where is your house so we can

hangout



یہ آواز حیا کو باخوبی سنائی دی تھی اور اس کا منہ کھل گیا یانی وہ اسے اپنے ساتھ  
گھر پر لے کر جانے کا کہہ رہی ہے اب حیا تیزی سے ٹریک کی طرف ان کی پیچھے  
بھاگتے ہوئے آئی اور مصطفیٰ کا بازو پکرا اور اپنی طرف کھینچا جو کافی مشکل تھا کیونکہ  
مصطفیٰ بلکہ ساہلا اور رُک کر حیا کو حیرت سے دیکھنے لگا

Oh hello! go flirt with someone else he's

Mine

لڑکی کا خالی منہ کھلا لیکن مصطفیٰ کو گہرا جھٹکا لگا

Who's she ?

وہ مصطفیٰ کو دیکھتے ہوئے بولی جبکہ مصطفیٰ کی نظر تو صرف حیا پر تھی اور حیا کی  
اس انگریز چڑیل پڑ

"تیری ماں! آج خوش جاو یہاں سے اس سے پہلے میرے جوگر سے تمہارا منہ لال  
ہو جائے

حیا غرا کر بولی اور مصطفیٰ کو اپنے ساتھ کھینچا  
لیکن مصطفیٰ نے اس کا ہاتھ جھٹکا

"سدرہ لیے کر جارہی ہو چھوڑوں مجھے۔"

حیا نے اس کا دوبارہ ہاتھ پکرا

"ہاں تاکہ آپ کو یہاں چھوڑ دو اور وہ چڑیل آپ کو دعوتِ نظارہ دے۔"

حیا غصے سے بولتی ہوئے اس کے سینے پہ زور سے ہاتھ مارا آبِ مصطفیٰ اچھلا حیا کا جھاڑ جھنا انداز ہمیشہ دیکھ چکا تھا لیکن اس کا جیلس ہونا کافی مطلب کافی عجیب لگا وہ یہی لفظ فل حال استعمال کر سکتا تھا اس وقت

"تمہیں اس سے کیا میں تو ایک منافق، دھوکے باز اور کیا کہا تم نے میں تو انسانوں کی کنگری میں نہیں اتنا ایک حیوان ہو تو پھر جو تم نے بولا وہی ہو میں تمہارا پھینچا بھی چھوڑ دیا آب کیا تکلیف ہے کیوں بولے جارہی ہوں میں تمہارا ہو! نہیں حیا میں تمہارا تھا لیکن آب میں نہیں ہو سمجھی۔"

مصطفیٰ ہر ایک لفظ کو زور دیتے ہوئے بولا اور مڑنے لگا

کے حیا نے اس کی شرٹ اپنی مٹھی میں لی وہ ایک دم رُک گیا اسے حیا کے ہر ایک حرکت سے امید نہیں تھی وہ ہمیشہ اسے سپرائز کرتی تھی

"پہلے بات جو بکو اس کی تھی اس کے لیے ائیم سوری لیکن دوسری بات میں آپ کو کسی لڑکی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی میں ورنہ آپ کی جان لیے لو گی۔"

حیا کا لہجہ رندھے گیا مصطفیٰ کے دل کو کچھ ہوا لیکن اس وقت خود کو سنبھالنا ضروری تھا

اور اس نے حیا کے ہاتھ اپنی شرٹ سے آزاد کیے اور بولا

"کیوں تم تو نفرت کرتی ہو مجھ سے تو پھر یہ برداشت کی بات او کم ان حیا تم مجھے بتا سکتی ہو کے آخر تم اتنی کنفیوز کیوں ہو کلیئر کر کے بتاؤ میں تھک گیا ہو زندگی پرسکون چاہتا ہوں میری زندگی میں بہت سے برابر مزائے ہیں پر میں مزید افورڈ نہیں کر سکتا تم نہیں سمجھ سکتی اس لیے پلیز خود بھی خوش رہو اور مجھے بھی رہنے دو۔"

مصطفیٰ تھکے لہجے میں بولا

حیا گھٹنے کے بل بیٹھ گئی اور کان پکڑ کر بولی

"ائیم ریلی ریلی سوری مصطفیٰ پلیز مجھے معاف کر دئے بہت بدتر سلوک کیا تھا آپ کے ساتھ میں نے پلیز جب اللہ میاں کھلے دل سے معاف کر سکتے ہیں تو آپ ان کے بندے ہو کر مجھے نہیں کر سکتے۔"

مصطفیٰ کو اس کی اس حال میں دیکھ کر بے حد ہنسی آئی اور پیار بھی لیکن اسے  
اچانک غصہ آگیا بس سوری! مطلب واقعی اس کے اگے یہ کچھ نہیں کہے گئی۔  
"ٹھیک ہے میں نے تمہیں معاف کیا۔"

اور وہ مڑ کر تیزی سے چل پڑا  
حیا کا منہ کھل گیا یہ کیا اس لگا تھا آج ہی اس کا ہی ان ڈنگ ہو جائے گا لیکن  
----- وہ صرف معاف کر کے چلا گیا کدھر چلی گئی اس کی دیوانگی۔ حیا کو  
رونا بھی آیا اور اس پہ غصہ بھی

"دیکھ لو گی میں تمہیں مصطفیٰ آصف!!!!!"

شُرک کی تعریف و اقسام اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو  
شریک کرنا یا اس کے برابر کسی کو سمجھنا یا کسی کی ایسی تعظیم یا فرمانبرداری کرنا  
جیسی کہ اللہ تعالیٰ کی جاتی ہے شرک کہلاتا ہے۔



شِرک سب سے بڑا گناہ ہے جس کی کوئی معافی نہیں ہے۔ اللہ سب گناہ  
معاف کر سکتا ہے لیکن شِرک نہیں

شِرک دو قسم کے ہوتے ہیں شِرک اکبر اور پھر شِرک اصغر  
شِرک اکبر بندے کو دائرے اسلام سے نکال دیتا ہے اور اس کو ہمیشہ کے لیے  
جہنم رسید کرتا ہے۔ یہ اسی صورت میں ہے کہ وہ شِرک پر ہی مرا ہو اور توبہ کی  
توفیق نہ ملی ہو۔ شِرک اکبر کا مطلب ہے کہ کوئی عبادت غیر اللہ کے لیے کی  
جائے، جیسے غیر اللہ سے دعا کرنا، غیر اللہ کی تقریب حاصل کرنے کے لیے اس  
کی بارگاہ میں قربانی کرنا، نذر و نیاز چڑھانا۔ اسی طرف جو بندہ فوت ہو جائے اس سے خوف  
کھانا کے وہ آپ کو تکلیف نہ پہنچا دے یا کوئی بیماری میں مبتلا نہ کر دے پھر  
اسی طرح غیر اللہ سے اسی طرح امید و بسطہ رکھنا جس پر صرف اللہ قدرت رکھتا  
ہے۔

اور شِرک اصغر جس سے بندہ دائرہ اسلام سے خارج تو نہیں ہوتا لیکن اس کی توحید  
میں کمی آجاتی۔ یہ اس طرح ہے ریاکاری انسان اس نیت سے عمل کرے کہ  
لوگ اس عمل کی بناء پر اس کی تعریف کرنے لگیں بس وہ لوگوں سے صرف اپنی



تعریف کروانا چاہتا ہے اور یہ بہت ہی خطرناک گناہ ہے کیونکہ یہ دل کا عمل ہے اس پر ماسوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی مطلع نہیں ہوتا اس ریاکاری کی وجہ سے تمام اعمال غارت ہو جاتے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ڈرایا ہے "میں تم پر شرک اصغر سے بہت خوف کرتا ہوں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کہ وہ ریاکاری ہے اور ریاکاری اخلاص کے منافی ہے۔" شرک اصغر کی مثالوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی کہہ دے کہ اگر اللہ تعالیٰ اور فلاں شخص نہ ہوتا تو میرے ساتھ اس طرح ہو جاتا یا یوں کہہ دے جو اللہ تعالیٰ اور فلاں شخص چاہے اور جو آپ چاہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: کیا تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ برابر کر دیا بلکہ "

"(آپ یہ کہیں کہ) جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے

اور بھی بہت سے مثال ہے جیسے کہ غریب اور مصیبت کے مارے لوگ کہنے لگ جاتے ہیں اللہ صرف امیروں کو خدا ہے یا اللہ امیر لوگوں کو چاہتا ہے ہم تو یاد ہی نہیں ہے خدا کو یا پھر یہ کہنے لگ جاتے کہ کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں

کر سکتے تھے وہ کہتے ہے وہ سب سے بڑے طاقت ور ہے تو اتنی سی بات نہیں مان سکتے تھے

بہت سے لوگوں کی اس قسم کی کافی پچکانہ سوچ ہوتی ہے میں نے پڑھے لکھے لوگوں سے بھی اس طرح کی گفتگو سنی ہے افسوس کے علاوہ کیا کہہ سکتے ہیں امیر لوگ بھی کم نہیں ہے بہت سے ایسے لوگ ہے جو کہنے لگ جاتے ہیں ہمیں عبادت کرنے کی کیا ضرورت ہمارے پاس تو سب کچھ ہے ہم نے کیا مانگنا ہے یہ عبادت تو بیک وارڈ اور دقیانوس لوگ کرتے ہیں کیا عبادت صرف اس لیے ہے کہ آپ اللہ صرف کچھ مانگے یہ نہیں کہ ہم اپنے گناہوں کی معافی مانگے اگر اس نے کچھ دیا ہے تو اس کا شکر گزار بنے اللہ نے ہم بہت سے لوگوں سے بہتر بنایا ہے یہ ہم نہیں سوچتے ہم یہ سوچنے لگ جاتے ہے اگلے کو بہت کچھ ملا ہے اس کا خدا پر زیادہ کرم ہے ہمیں تو خدا یاد ہی نہیں ہے او بھائیوں اگر آپ کو وہ چیز نہیں ملی جو آپ چاہتے ہیں اس میں آپ کی ہی بہتری ہوگی وہ بہتری ہمیں نہیں اللہ کو پتا ہوتی ہے کیونکہ اسی نے ہمیں بنایا ہے وہ ہمارا اندر باہر سب

جانتا ہے - ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ کفر ہے یہ ہماری توحید۔ کو کمزور  
کردئے گا

ملکث نے کتاب بند کے اور خاموشی سے رکھ دی  
اور کھڑکی کی طرف آگیا  
اس کی انکھیں اور چہرہ بالکل سپاٹ تھے اس کے اندر گہری خاموشی تھی بس کانوں  
میں آوازیں آئی جارہی تھی  
"تمہیں خدا کا واسطہ مجھے چھوڑ دو۔"  
"اللہ تمہیں برباد کرے اللہ تم پر قہر نازل کرے۔"  
"میرے اللہ تو مجھے اس آزمائش پر صبر دے۔"  
"اللہ اکبر !!!۔"

تو کیا اللہ ہی ہم سب کا خدا ہے جو اس جہان کا بادشاہ ہے ہمارا خالق ہے اس  
کی پکار پہ اللہ نے اس کو ہر چیز سے بچا کر رکھا جب وہ بندے اس کے حیا چھینے

جار ہے تھے تو وہ اللہ کو پکار رہی تھی اور اللہ نے مجھے بھیجا تھا بچانے کے لیے جو خود ایک دن کے لیے اسے اپنا نا چاہتا تھا نہ میں خود اسے حاصل کر سکا نہ کوئی اور یہ سب اللہ کی وجہ سے ہوا کیونکہ اس کے حکم کے بغیر ایک پتا نہیں ہل سکتا آج سارے راز کھلتے جارہے تھے آج ساری حقیقت مکث کو پتا چل رہی تھی لیکن اسے اسلام کو اور جانا تھا پریشانی تو حیا کی زندگی میں بھی تھی لیکن اس کا چہرہ پرسکون رہتا اور وہ چھوٹی سی لڑکی ہم سب سے مقابلہ کر لیتی اور میں ۳۵ سالہ مضبوط مرد ابھی تک اندر سے کمزور جس کی روح ہمیشہ وحشت زدہ رہتی ہے جس کو ابھی تک قرار نہیں ہے یہ وجہ اس پر آب کھلتی جاری ہے کیونکہ وہ اللہ کو نہیں مانتا تھا وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتا تھا یہ تو اسی مزہب کا خدا ہے جس کی وہ ریسپیکٹ کرنے لگا تھا یہ کہہ کر اس میں عورتیں اپنے آپ کو سنبھال کر رکھتی ہیں جیسے حیا نے اسے کے اس کے چھونے پر اسے تھپہ مار کر خودکشی کی تھی ایک لڑکی نے اپنی عزت کی خاطر جان لینے کی کوشش کی تھی مکث نے انکھیں موند لی اس کے دل میں حیا کے لیے محبت اللہ نے ڈالی تاکہ وہ سیدھے راستے پر چل سکے اللہ نے اسے چُن لیا تھا کہ وہ شرک چھوڑ دئے جب



وہ نہ چھوڑ سکا تو اللہ نے اس کی محبت سے اس کو دور کر دیا وہ شاہد حیا کو اس کا قابل نہیں سمجھتے تھے اور اب اللہ نے اس کے باپ کے تھڑو اس کو ٹھیک کرنے کے لیے بھیجا تھا تو وہ ابھی تک ہڈھرم بنا ہوا تھا لیکن آج ایک کتاب پڑھ کر اس کی سوچ بدل گئی اس کا دل بھی بدل رہا تھا لیکن اب بہت کچھ اس نے سمجھنا

تھا۔

"اس نے مجھے معاف کر دیا لیکن اگے سے اس نے کچھ نہیں کہا وہ کیوں کر رہا ہے ولی بھائی وہ مجھ سے پیار کرتا ہے تو کیوں کر رہا ہے میں روز اس کے گھر جا کے پھول رکھتی وہ انہیں صرف ایک نظر دیکھ کر چلا جاتا ہے میں سوری کے بے شمار چٹ اس کے دروازے پہ پوسٹ کرتی ہوں وہ انہیں بے دردی سے نوچ کر پھینک دیتا ہے وہ اتنا کھوڑا انسان تو مسلمان بن کے ہی تو ہوا ہے



حیاٹھو سے اپنی انکھیں صاف کر رہی تھی ولی نے اس کو پانی کا گلاس پکرایا حیا  
نے روتے ہوئے لیے لیا

"اوہو ایسے نہیں کہتے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے وہ مسلمان بن گیا اور سیدھے راہ پر  
چل رہا ہے۔"

ولی اس کے سامنے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بولا  
"میں یہ نہیں کہہ رہی لیکن اپنی محبت کو کون بھول جاتا ہے۔"  
"تم نے حرکت بھی تو بڑی زبردست کی تھی تو تم اکسپیکٹ کرتی ہو وہ تمہیں گلے لگا  
لے تمہیں کہے وہ تم سے بے حد پیار کرتا ہے۔"

ولی ڈانٹتے ہوئے تیزی سے بولا آب کی بار حیا کا چہرہ سُرخ ہو گیا  
"نہیں میں ایسے تو نہیں کہہ رہی لیکن وہ کہتا ہے میں اس کی نہیں ہو۔"  
"حیا ظاہر سی بات ہے تم اس کی نہیں ہو تمہارا اس سے نکاح نہیں ہوا وہ  
تمہارے لیے نامحرم ہے تم تو بہت سمجھدار لڑکی تھی ایسے کیوں ریکائٹ کر رہی ہو

"۔

"اٹیم سوری آپ کو پتا ہے میں نے دو سال تنہا بنا ماں باپ کے گزار رہی ہوں مجھے تو عقل تو وقت نے دی ہے لیکن آج بھی بے حد سے عقل سے پیدل ہو۔"

"ہاں وہ تو تم ہوں۔"

ولی نے اس تسلی دینے کے بجائے صاف کہہ دیا حیا صدمے سے انہیں دیکھنے لگی  
"ولی بھائی مجھے کسی بھی حال میں مصطفیٰ چاہیے۔"

ولی ہنسی پڑا

"مجھے لگتا ہے تم دنوں کی روح سوپ ہو گئی ہیں تم میں مکث ائی مین مصطفیٰ کی  
روح اور مصطفیٰ میں تمہاری روح۔"

حیا اٹھنے لگی کہ ولی نے اس کا ہاتھ پکڑ کے دوبارہ بٹھایا

"چلوں میں بات کرتا ہوں اس سے تم فکر نہ کرو فل حال اپنی پڑھائی پہ توجہ دو  
ٹھیک ہے۔"

حیا نے سر اثبات میں ہلایا

حیا کو کورٹ والوں نے اس کی نیشنلٹی تو نہیں دی لیکن رہنے کی اجازت دے دی بس شرط یہ تھی کہ وہ کوئی کام کرے اور اپنے رہائش کا بندوبست کرے اور اگر اس نے ایمان داری سے سارے کام کیے تو اس کو نیشنلٹی دیے دی جائے گی حیا کے لیے کافی تھا اس نے لائبرے کے کیفے مونا مارٹے میں کام کرنا شروع کر دیا اور ڈیرک اس کے مسلسل کام وہ بھی نفاست سے کرنے پر امپریس ہو گیا تو اس کے پیسے بھی بڑھا دیئے حیا نے لائبرے سے گھر ڈھونڈنے کا کہا تو لائبرے نے اس کو اپنی دوست کا ایک گھر دیا جس کو اس کا کرایہ دینا پڑے گا گھر کافی چھوٹا تھا اور بہت ہی گندے علاقے میں تھا لیکن حیا کے لیے کافی تھا اسے بس رہنے اور سونے کی جگہ چاہی تھی پھر اس نے کچھ عرصے میں اسلامک سنٹر جوائن کر لیا وہ پڑھ نہیں سکتی تھی تو سوچا کیوں نہ اسلام کے بارے میں مزید جان لیا جائے قرآن پاک کو تفسیر سے پڑھے

اور اسی طرح اس نے اپنا دل سخت کر لیا اور اپنی نئی زندگی پروگ میں شروع کر دی تھی اس نے اپنے زخم چھپا کر رکھے اور بڑی ہی خاموشی سے زندگی گزارنے لگی

"خاموش کیوں ہوں کچھ کہوں گئے نہیں۔"

مصطفیٰ خاموش رہا پھر اٹھ کر اس نے دراز سے ایک فائل نکالی اور اس نے ولی کے سامنے پھینکی

ولی نے ابرو اٹھائے اور پھر اس نے کھولی

یہ لوڑنٹین یونیورسٹی کے فائنل ایڈ کی فائل تھی جس میں حیا کا نام اور اس کا باپو ڈیٹا لکھا ہوا تھا

اور مصطفیٰ نے اس کی پڑھائی کے لیے پورے دو کڑور کی ایڈ دی تھی کوئی بھی حیا کو اس کی اس کوالیفیکیشن کے بنا پر ایڈ بھی دینے کے لیے نہیں تیار تھا لیکن مصطفیٰ نے پرنسپل کو فورس کیا جس پر وہ مان گئی اور اس نے حیا کا سارا خرچہ اٹھا لیا تھا بس حیا کو پتا نہیں چلنے دیا تھا

ولی نے ساری چیزیں دیکھی پھر اس نے ایک اور چیزیں دیکھی حیا کا گھر کا آڈریس وہ کہا کام کرتی ہے دو مہینے پہلے وہ ایک سمنیا میں کام کرتی تھی کوسٹا والی ڈیٹل



کھی بھی نہیں تھی مطلب مصطفیٰ کو حیا کے بارے میں سب پتا تھا بس اسے

کوسٹا والی انفورمیشن نہیں معلوم تھی

"تمہیں پہلے سے پتا تھا حیا کنینیڈا میں ہے۔"

ولی نے فائل بند کی اور اسے دیکھتے ہوئے کہا

مصطفیٰ نے سر اثبات میں ہلایا

"تو میرے سامنے وہ سب ڈرامہ تھا مطلب کے تمہیں سب پتا تھا بتاؤ مجھے مصطفیٰ

ولی غصے سے بولا

"مجھے سب ابو نے کہا تھا وہ نہیں چاہتے تھے تم ان سے بدگمان ہو جاؤ مجھے اس

لیے ایسا رینکائٹ کرنا تھا

کے جیسے میں کچھ جانتا نہیں ہو اور رہی بات حیا کی اس کے بارے میں مجھے دو

مہینے بالکل نہیں پتا تھا میں افریقہ کے مسائل میں بہت پھسا ہوا تھا اچانک اس

کی شادی کا سن کر مجھے شاک لگا کے میں مجھے اے کنینیڈا سے دو دن ہو گئے اور

اس نے دو مہینے کے اندر کسی سے شادی کیسے کر لی پھر تم نے بتایا تو نے مزاق

کیا ہے۔"



مصطفیٰ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور ولی اٹھا

"یار میں نے کیوں ہونا تھا ان سے بدگمان انہوں نے میرے اور تمہاری بھلائی کے لیے کیا تھا پر مصطفیٰ حیا پر چھ مہینے نظر رکھتے ہوئے اچانک اس سے بد دل کیوں ہو رہے ہو تم جانتے ہوں وہ بے وقوف سی لڑکی ہے اسے کچھ پتا نہیں تھا تمہارا اچانک اجانا وہ بھی جو تم پورے دنیا کے لیے مر چکے تھے اس کے لیے شاکنگ تھا

آب جب وہ سوری کر رہی ہے تو اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے آب تو کوئی مسئلہ نہیں ہے تم مسلمان بن گئے ہو اور حیا تم سے پیار کرتی ہے۔"

"ولی کیا ہم کوئی اور بات نہیں کر سکتے ہیں آج حیا کے بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔"

"مصطفیٰ تمہیں ہو کیا گیا ہے؟"

ولی اس کو دیکھتے ہوئے بولا

"کچھ نہیں ہوا مجھے بس تمہوڑا سا وقت دیے دو۔"

"ٹھیک ہے!۔"

مکث ڈاکٹر حسین سے بات کرنا چاہتا تھا اسے پورے سات دن ہو گئے تھے مختلف قسم کی کتابیں پڑھتے اور اسے بہت سی حقیقت اشکار ہو گئی تھی وہ نیچے آیا کے ڈاکٹر حسین کو بلا سکے تو ایک لڑکی کو دیکھتے ہوئے حیران ہوا وہ لاؤنچ کے صوفے پر سوئی ہوئی تھی مکث کو وہ بہت اپنی اپنی سی لگی پھر ایک گارڈ کی آواز پر وہ مڑا

"یس سر؟"

"مجھے ڈاکٹر حسین سے ملنا ہے۔"

فجر کی نیند کافی کچی تھی اس لیے وہ فورن اٹھ گئی

"اوائے زاہد ملا تم لوگوں کو اور یہ او مائی گاڈ او مائی گاڈ یہ مکث مارٹن تو زندہ ہے یہ کیا کہی اس کی روح تو نہیں آگئی"

وہ پہلے گارڈ سے بولی پھر مکث کو دیکھ کر ایک دم اٹھ کے اس کے پاس آئی اپنے انکھیں مل کر بولی

"آپ تو زندہ ہوں یہ کیا خیر اچھا ہوا میں ہوں مجھے آپ سے ملنا تھا پتا ہے جب آپ کی موت کا سنا تو بہت روئی میں سچے میں ارے نام ہی نہیں بتایا میں فجر آصف آپ کی بہت بڑی فین ویلے یہ خبر جھوٹی کیوں پھیلی۔"

مکث کو جھٹکا لگا فجر آصف یانی کے یہ حسین اصف کی بیٹی ہے اور اس کی بہن  
دروازے کھلنے اور بہت سے لوگوں کی بولنے کی آواز آئی وہ ایک دم مڑے وہاں پر  
حسین اور اسد کھڑے تھے ساتھ میں زائد بھی تھا

"بابا جانی اور پایا آپ -"

فجر نے انہیں حیرانگی سے دیکھا جبکہ مکث خاموشی سے انہیں دیکھا جا رہا تھا

ماہم سے شادی کے تین سال بعد حسین اولویا سے ملنے گیا تھا اور اس کے گفتگو  
اور ہارٹ اٹیک کے بعد اس نے مکث کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن ناکامی  
ہوئی وہ اس کہی سے بھی ڈھونڈنا چاہتا تھا لیکن ماہم کی ڈیٹھ نے اس کے اعصاب  
کو ہلا ڈالا۔ اور وہ تب تک کے لیے مکث کو بھول گیا اور فجر میں گم ہو گئے پھر وہ  
اپنے کام میں فجر کو سنبھال نہیں سکتا تھا اس لیے اسد اور اس کی بیوی کو دیے  
دیا اور فجر زاہد کی طرح انہیں بھی ممی پایا بولنے لگی اسے پتا تھا اس کے بابا ڈاکٹر  
ہے اور اسلامک سکولر وہ ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی لیکن وہ ہمیشہ اس سے بات

کرتے اور اس سے ملنے ضرور اتے اسی طرح جب وہ چوبیس سال کی ہوگئی اور اس نے اپنا ماسٹر کمپلیٹ کیا اور آب اسد چاہتے تھے زائد اور فجر کی شادی ہو جائے لیکن زائد کسی اور کو پسند کرتا تھا اور فجر کو اپنی چھوٹی بہن سمجھتا تھا اسد کو بہت اعتراض ہوا وہ نہیں مان رہے تھے حسین نے پھر سمجھایا کہ بچوں کی مرضی ہونی چاہیے وہ پھر مان گئے فجر نے اپنی پڑھائی مزید جاری رکھی

ایک دن اس نے اسد اور حسین کی باتیں سن لی تو اس کو جھٹکا لگا کہ اس کے بابا کا ایک بیٹا ہے وہ بھی کسی اور سے اسے بہت دکھ ہوا کہ کسی نے اسے بتایا کیوں نہیں پھر اس نے ان سے پوچھنا چاہا وہ نکر گئے اور کہا کہ وہ چھوٹی ہے انہیں بڑوں کے معاملے میں نہیں پڑنا چاہیے فجر نے زائد سے بھی پوچھا اس نے بھی لا علمی کا اظہار کیا فجر کو غصہ چڑا وہ اپنی بھائی کا پتا کروانا چاہتی تھی اور وہ اس کو پورے دو سال ڈھونڈنے پر بھی نہ مل سکا اور جب اس نے ڈھونڈنا چھوڑ دیا تو وہ ایک دم اس کو مل گیا

وہ بھی مکث مارٹن کے طور پر جس کی وہ ال ٹائم فین تھی



مصطفیٰ نے دروازہ کھولا ایک پارسل مین تھا

"سر آپ کا پارسل!"

مصطفیٰ کو اکثر بہت سے کام سے ریلیٹ پارسل ملا کرتے تھے اس نے سائن

کیا اور اندر لیے کر آیا

نام کسی کا نہیں لکھا ہوا تھا اس نے ریپر ہٹایا اور دیکھا کسی کی شادی کا کارڈ تھا

جس پر مصطفیٰ کا نام لکھا ہوا تھا

"یہ کس کی شادی کا کارڈ ہے؟"

اس نے حیرت سے کارڈ کھولا تو ایک دم نام پڑھ کے اس کی آنکھیں حیرت سے

پھٹ گئی اور ہاتھ کانپنے لگے

"حیا اور ولی!!!!!!"

"مکت -"

حُسنِ اسے دیکھتے ہوئے بولے



"مجھے آپ سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔"

"ہاں ہاں کیوں نہیں او اوپر چلتے ہیں۔"

"بابا جانی آپ مکث مارٹن کو جانتے ہیں۔"

فجر حیرت سے ڈاکٹر حسین کو دیکھتے ہوئے بولی

"او فجر ہم چلتے ہیں۔"

اسد ایک دم فجر کے پاس ائے

فجر نے ان انہیں روکا

"مہریے پاپا! بابا جانی کیا تعلق ہے آپ کا مکث مارٹن سے۔"

میں بیٹا ہوں ان کا اور تمہارا بھائی۔"

ڈاکٹر حسین کچھ بولے گئے کے مکث کی آواز نے کمرے میں سکوت تاری کر دی

فجر کو تو جھٹکا لگنا تھا لیکن ڈاکٹر حسین تو ایک دم ساکت ہو گئے

"چلے۔"

مکث نے حسین کی طرف اشارہ کیا

حسین کے ہونٹ کانپنے لگے اور انکھیں نمکین پانیوں سے بڑھ گئی تھی

"پاپا چلیے۔"

مکث زور دیتے ہوئے بولا

حُسنِ ایک دم اکے مکث کے گلے لگ گئے اور پھوٹ پھوٹ کے رو پڑے  
"میرے بیٹے میری جان، میرے جگر تم نے آج اپنے باپ کو سرخرو کر دیا میرے  
دل کو ٹھنڈک پہنچا دی۔"

"آپ کیوں نہیں اُٹے پاپا پتا ہے مجھے کتنی ضرورت تھی آپ کی کتنا اکیلہ تھا مُمی  
نے مجھے بیچ ڈالا مجھے تنہا کر دیا میں پورے پچیس سال وحشت زدہ رہا پاپا آپ اتنی دیر  
سے کیوں اُٹے کیوں مجھے شرک کے علاوہ بہت سے گناہوں سے نہیں بچایا  
اگر آپ مجھے پہلے ڈھونڈ لیتے تو میں آج گناہوں کے دلدل میں نہ پھنسا ہوتا۔"  
مکث کی آنکھوں میں آنسو تیزی سے جمے جارہے تھے  
ڈاکٹر حُسن نے اس کے ماتھے کو چوما اور پھر الگ ہو کر بولے  
"تمہیں کلمہ پڑھاؤ۔"

مصطفیٰ نے سر اثبات میں ہلایا

ڈاکٹر حسین نے ایک بار پھر اس کا ماتھا چوم لیا پھر اسے کلمہ پڑھایا اور اس طرح  
ملکٹ مارٹن مسلمان بن گیا ایک سچا اور گناہوں سے دور مسلمان  
"میں تمہاری ماں کی ریکوسٹ پہ یہ نام رکھنا چاہوں گا اگر اعتراض نہ ہوں۔"

ڈاکٹر حسین بولے

"میری ماں!"

ملکٹ نے سر اٹھایا

"ہاں اولویا مرنے سے پہلے مسلمان بن گئی تھی اس کا نام مریم تھا آخری دم تک  
تمہیں یاد کرتی رہی اس نے کہا تھا جب تم مسلمان بن جاؤ تو اس کا نام مصطفیٰ  
رکھنا۔"

ملکٹ کی آنکھوں میں ایک عجیب سا درد آگیا تھا ہاں ماں! ماں چائے جیسے بھی ہو

ماں تو ماں ہوتی ہے اور ماں کے قدموں تلے جنت اور ملکٹ اسی چیز سے ساری

زندگی محروم رہا اور ہمیشہ رہے گئے اس نے اپنی ماں کو کچرا کہہ دیا جبکہ وہ خود کیا

تھا ایک کچر میں لپٹا انسان! خود کو دن رات صاف کرنے والا انسان ہاں گندگی

اس میں تھی اور بہت زیادہ اور آج مکث اپنے آپ سے نظر ملانے کے قابل نہ رہا  
پچھتاوا سا پچھتاوا تھا شرم ساری سی شرم ساری تھی  
"پاپا یہ اتنا مقدس نام اپنے لیے نہیں رکھ سکتا مجھ جیسا گناہگار انسان کے لیے نام  
نہیں ہونا چاہیے۔"

مکث دھیمی لہجے میں بولا

"میں مان جاتا تمہاری بات بیٹا پر یہ تمہاری ماں کی آخری خواہش ہے اور میں سمجھتا  
ہو تم اس کی کم سے کم یہ خواہش تو پوری کر دو اگر اس سے ایک بار بھی تم نے  
محبت کی ہوں۔"

اور مکث ایک دم خاموش ہو گیا اور پھر مان گیا اور مکث مارٹن سے اس نے مصطفیٰ  
آصف کی شناخت پالی۔۔

مصطفیٰ تیز ڈرایو کرتے ہوئے فورن شادی ہال کی طرف آیا جہاں آج ان دنوں کا  
نکاح تھا مصطفیٰ کا بس نہیں چل رہا تھا ان دنوں کو ختم کر ڈالے

وہ اندر انٹر ہوا ابھی کافی کم لوگ ائے ہوئے تھے اور ہال بڑا شاندار ڈکوریٹ کیا ہوا تھا مصطفیٰ نے دور سے ولی کو دیکھ لیا تھا جو بلیک شلوار قمیض میں خوبصورت لگ رہا تھا مصطفیٰ تیزی سے آیا اور ولی کو زوردار مارا ولی اس افتدہ کے لیے تیار نہیں تھا ایک دم زمین کے بل گرا لوگ اچانک ان دنوں کو حیرت اور پریشانی سے دیکھنے لگے مصطفیٰ نے اس کھینچ کر اٹھا کر جھجھوڑا

"شادی کے لیے تمہیں پوری دنیا میں میری محبت ہی ملی تھی جب میں نے کہا تھا سوچنے کا وقت دو میں نے اس سے منا لینا تھا لیکن تم نے راستہ صاف سمجھ کر اسے پروپوز کر دیا

"How dare you Mohammad wali"

مصطفیٰ اسے ایک اور لگاتا کے کسی نے ولی کو کھینچ کر اپنے آپ کو سامنے نہ کر لیتا

وہ حیا تھی لائٹ پنگ لہنگا چولی میں بہت پیاری لیکن مصطفیٰ کو اس کا روپ کس اور کے لیے پاگل کر رہا تھا

"آپ میرے ہونے والے شوہر کے ساتھ یہ سلوک نہیں کر سکتے مسٹر آصف!"



مصطفیٰ کا دل کیا حیا کو تمہڑ لگا دے

"ہونے والا شوہر مائی فٹ تمہارے ؟

وہ حیا تمہی لائٹ پنگ لہنگا چولی میں بہت پیاری لیکن مصطفیٰ کو اس کا روپ کس

اور کے لیے پاگل کر رہا تھا

"آپ میرے ہونے والے شوہر کے ساتھ یہ سلوک نہیں کر سکتے مسٹر آصف !"

مصطفیٰ کا دل کیا حیا کو تمہڑ لگا دے

"ہونے والا شوہر مائی فٹ تمہارے لیے دُنیا کے سارے مرد حرام ہے سوائے

میرے سمجھی !"

مصطفیٰ چبا چبا کر بولا

"اور اس کیٹگری میں آپ شامل ہے ولی نہیں ۔"

"حیا مجھے چیلنج مت کرو یہ تمہاری بھول ہے کے تمہارے کیس میں بدل گیا ہو۔"

مصطفیٰ کی انکھیں لال ہو گئی ایک منٹ کے لیے تو حیا جیسے ڈر گئی

"کیا میں نے آپ کو چیلنج میں ابھی آپ کے سامنے ولی کے ساتھ نکاح کرو گی ۔"

حیا ہر ایک لفظ کو زور دیتے ہوئے بولی

"اچھا!"

مصطفیٰ پہلے سوچ میں پڑا رہا پھر اس نے حیا کو پھرتی سے کھینچ کر اپنے بازوؤں میں اٹھایا

"مصطفیٰ کوئی بے وقوفی نہ کرنا۔"

ولی تیزی سے بول کر اس کے سامنے آیا لیکن مصطفیٰ اس کو اٹھا کر تیزی سے نکلا حیا ایک دم مچل اٹھی

"چھوڑو مجھے مصطفیٰ آپ کی ہمت کیسے ہوئی۔"

حیا چیخ پڑی جبکہ مصطفیٰ نے ایک دم سپیڈ لگا کر اسے کار میں بٹھایا کافی مشکل تھا لیکن ناممکن

اور پھر کار میں بیٹھ کر تیزی سے کار چلانے لگا

"مجھے کیوں لے کر آئے ہوں جب تم میرے نہیں ہوں خود کہا تھا نہ اپنے منہ

سے۔"

حیا اس کے سامنے چیخی

"تمہاری یہی خواہش پوری کرنے جا رہا ہوں۔"

"تم کبھی نہیں بدل سکتے مصطفیٰ تمہاری فطرت ویسی ہے۔"

حیا غصے سے بولی

"اگر وہ تمہارا معاملہ ہے تو ہاں میں کبھی بدلوں گا نہیں۔"

مصطفیٰ سرد مہری سے بولا

"مصطفیٰ پلیز!!!! واپس لے کر جائے مصطفیٰ!!۔"

حیا نے اسے جھنجھوڑا لیکن مصطفیٰ ڈرایو کر کے مسجد لے آیا

"یہ کدھر آپ یہاں کیوں لائے ہیں مجھے۔"

"مصطفیٰ مسکرایا

"تکاح کرنے چلوں شاباش اٹھوں۔"

"سوری میں نہیں کرو گی آپ سے شادی اور آپ زبردستی نہیں کر سکتے۔"

"جب تمہیں وہاں سے اٹھا کر لاسکتا ہوں تو سوچو میں کچھ بھی کر سکتا ہوں آب

آرام سے اٹھ جاو اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔"

"کچھ بھی ہو جائے میں نہیں اترو گی۔"

"ٹھیک ہے مجھے پھر تم روک نہیں سکوں گی۔"

اس کے عجیب سے لہجے پہ حیا کا حلق سوکھ گیا

"کیا مطلب ----"

مصطفیٰ کار سے اتر گیا

"اور کار کی بونٹ پہ بیٹھ گیا

حیا حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی وہ سمجھی وہ اسے زبردستی اٹھانے والا تھا لیکن یہ کیا

حیا تھوڑے دیر سوچنے کی بعد کار سے نکلی اور اس کے سامنے آگئی

مصطفیٰ نے خاموشی سے اسے دیکھا اور پھر پیچھے مڑا تو دیکھا ولی اور ڈاکٹر حسین فورن

اس کے پیچھے پہنچے تھے

ڈاکٹر حسین بھاگتے ہوئے آئے اور مصطفیٰ کو ایک تمپہڑ

لگادیا

حیا نے فورن اپنے منہ پر ہاتھ رکھا اور ولی نے انہیں روکا

مصطفیٰ نے سر جکھا لیا

"چھ مہینے کی محنت تم نے ایک پل میں ریت کی مانند کردی یہ کوئی طریقہ ہے  
جوان لڑکی کو بھری محفل میں اٹھالینا مصطفیٰ تم نے اپنے باپ کو نظر ملانے کے  
قابل نہیں چھوڑا۔"

وہ غصے سے بولے

مصطفیٰ خاموش رہا

"تم ایک لڑکی کو کیوں تنگ کرتے ہوں جب وہ تمہیں چاہتی ہے نہیں ہے اللہ  
نے قرآن پاک میں کیا کہا ہے عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو تمہاری تو وہی  
فطرت ہے اور ولی کو تمہاری ہمت کیسے ہوئی ولی کو مارنے کی ہڈیاں توڑ کے رکھ دو  
گا میں تمہاری۔"

ڈاکٹر حسین کو کچھ زیادہ غصہ آیا ہوا تھا اور حسین غصے سے اس پر چلا رہے تھے

"سر چھوڑئے جزباتی ہے۔"

ولی ان کو سمجھاتے ہوئے بولا



"نہیں ولی اسے سوچنا چاہیے یہ ۳۶ کا ہو چکا چالیس سال کے قریب ہونے والا ہے اور ابھی تک اس کے اٹھارہ سال کے لڑکوں والی حرکتیں ہیں تم ابھی اس وقت حیا سے معافی مانگو گئے۔"

وہ بولے مصطفیٰ ابھی تک خاموش تھا

"اگر آپ کو غصہ کم ہو گیا ہو پاپا تو آپ دنوں اندر چلے گئے میرے اور حیا کے نکاح کے گواہ بنے۔"

ڈاکٹر حسین نے مصطفیٰ کا پہلی بار ڈھیٹ پن دیکھا تھا

"ٹھیک ہے چلو لیکن تمہارا نہیں حیا اور ولی کا نکاح ہوگا سمجھے۔"

مصطفیٰ نے اپنا اشتعال بڑی مشکل سے کنٹرول کیا اور حیا کو دیکھا جیسے جانا چاہا ہوں تم واقعی کرو گی ولی سے شادی

"چلو حیا بیٹے اب واقعی تمہارا اور ولی کا نکاح ہوگا اور وہ بھی مصطفیٰ کے سامنے۔"

انہوں نے حیا کا ہاتھ پکرا اور مصطفیٰ وہی کھڑا رہا

ولی غور سے مصطفیٰ کو دیکھ رہا تھا

جو بالکل وہی سٹل تھا

پھر ولی نے حیا کو دیکھا جس نے سر جکھا لیا  
"سر حیا کا نکاح مجھ سے نہیں مصطفیٰ سے ہوگا ان دنوں پاگلوں نے اعتراف  
نہیں کرنا اس لیے اس ڈرامے کو ختم کرتے ہیں۔"  
ولی نے ان کو روکا اور مصطفیٰ کو دیکھتے ہوئے بولا  
مصطفیٰ ایک دم حیران ہوا

"مجھے بھی لگتا ہے چلوں او تمہارا ہی نکاح کا فنکشن ہے حیا سے اور ولی کا فجر سے  
چلوں ہال خوا مخواہ یہ تماشا کروایا تم دنوں کی وجہ سے مانا پڑا"  
ڈاکٹر حسین حیا اور ولی کو گھور کر بولے  
اور ولی قہقہہ لگا کر ہنس پڑا مصطفیٰ ہونقو کی طرح ان دنوں کو دیکھ رہا تھا

---

وہ خاموشی سے اپنے گھر میں اندر داخل ہوا حیا کو پہلے ہی گھر بھیج دیا تھا آب وہ پتا  
نہیں کہاں ہوگی

وہ سیدھا لاؤنج میں آیا تو ایک دم دیکھا حیا بلیک چادر اپنے گرد لپیٹے نماز پڑھ رہی تھی مصطفیٰ کو ہمیشہ کی طرح بہت پیاری اور مقدس لگی وہ نماز پڑھ کر اچکا تھا آب وہ اس کے فاصلے پر بیٹھ گیا

اسے دیکھنے لگا حیا کے اچانک ہاتھ کانپنے لگے وہ مصطفیٰ کے نظروں کی تپش خود میں محسوس کر رہی تھی بڑی مشکلوں سے اس نے نماز مکمل کی اور تسبی پڑھنے لگی مصطفیٰ کی اس پر نظریں ہٹ نہیں رہی تھی حیا بلا آخر جنگھلا اٹھی "کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ۔"

"اے میں نے کیا کہا میں تو کچھ نہیں کر رہا۔"

"آپ مجھے سکون سے عبادت نہیں کرنے دے رہے جائے یہاں سے۔"

"میرے خیال میں عبادت ہو نہیں گئی۔"

مصطفیٰ اٹھتے ہوئے بولا

"نہیں ابھی میں نے اور نفل پڑھنے۔"

"ظاہر ہے شکرانے کے نفل تو پڑھنے ہو گئے مجھے جو پالیا۔"

مصطفیٰ گہری مسکراہٹ سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

"لوگوں کو خاصی خوش فہمی ہے۔"

حیاتیزی سے بولی

مصطفیٰ خاموشی سے کچن کی طرف چلا گیا

حیا نے اس کی پشت کو گھورا اور پھر نماز کی دوبارہ

نیت کر لی واقعی اس نے شکرانے کے نفل پڑھنے تھے

حیا نے نماز مکمل کی اور اٹھ پڑی اس نے دیکھا مصطفیٰ گھر پہ نہیں ہے شاہد وہ  
کھی گیا ہوا ہے وہ کچن کی طرف آگئی اور فریج کھول کر دیکھنے لگی فریج میں کچھ  
نہیں تھا یانی وہ کچھ کھانے کے لیے لینے گیا ہوا ہے فریج بند کر کے وہ سیدھا  
کمرے میں گئی اس کو روپیہ انٹی نے تین خوبصورت جوڑے بھیج دیے تھے اور  
علینہ نے بھی خوب شاپنگ کروائی اس کو۔ ولی بھائی کی تاریخ تہہ ہو گئی تھی اور  
یہ سب ولی کا پلان تھا وہ جانتا تھا مصطفیٰ ایسے نہیں مانے گا اور اب اس کی



شادی ہو جانی چاہیے حیا جھجھک رہی تھی لیکن ڈاکٹر حسین نے مصطفیٰ کی طرف سے رشتہ مانگا تو حیا نے رومیہ انٹی سے اجازت مانگی وہ تو خوشی سے راضی ہو گئی حیا نے کیا اعتراض کرنا تھا اسے تو اس کی منزل اور محبت مل گئی ہاں دکھ تھا امی ابو اس کے پاس نہیں تھے

اس نے ایک جوڑا دیکھا پنک کلر کئی سادہ سی شفون فراک تھی حیا کو یہی ٹھیک لگی وہ تیار ہونے چلی گئی

مصطفیٰ اندر داخل ہوا تو گھر میں خاموشی طاری تھی گھر میں کھانے کا سامان نہیں تھا اس لیے چلا گیا لینے وہ کچن کاؤنٹر پہ رکھ کر اپنے اوپر کمرے پہ جانے کا سوچا وہ ایک دم اوپر گیا تو دیکھا حیا کمرے سے باہر نکل رہی تھی مصطفیٰ تھم گیا حیا اتنی خوبصورت لگ رہی تھی پنک فراک میں اس نے ڈوپٹہ سر پہ لیا ہوا تھا بالوں کی چند لٹے باہر ابھی تھی میک آپ کے نام اس نے صرف پنک لپ سٹک لگائی تھی

مصطفیٰ دیکھتا رہا حیا کا چہرہ لال ہو گیا اور وہ اسی لال گال پہ مر مٹا تھا



حیا جانے لگی کے مصطفیٰ نے اسے کھینچ کر دیوار سے لگایا  
اور دنوں طرف ہاتھ رکھ کر اس کے راہ مستعد کردی  
"مصطفیٰ مجھے جانے دے۔"

مصطفیٰ نے کچھ نہیں کہا بس مزید جھک گیا  
حیا نے منہ دوسری طرف کیا

"تم جانتی ہوں جب میں نے تمہیں پہلی دفع چھوا تھا تو پتا ہے کیسا لگا تھا۔"  
وہ اب اس کے اتنے نزدیک آگیا کے مصطفیٰ کی سانسوں کے ساتھ اس کی دل  
کی دھڑکن بھی سنائی دے رہی تھی  
"م م م مصطفیٰ نیچے چلتے ہیں۔"  
"مجھے تم اس وقت اتنی پیاری لگی تھی کے میں خود کو روک نہ سکا لیکن اس وقت

کے لیے ائیم سوری!"

حیا کی تو جیسے بولتی ہی بند ہو گئی

مصطفیٰ نے مسکرا کر اس کے منہ کی سی ناک کو چوما

حیا سپٹا گئی پھر وہ اس کے کان کے پاس جا کر اسے چوم کر بولا

"ویسے ایک بات ہے مسز مصطفیٰ آپ نے مجھے ابھی تک تمھڑ نہیں مارا اور یہ

نہیں کہا اللہ تمہیں قہر نازل کرے۔"

اس نے حیا کے گردن چومی

بیل کی آواز پہ حیا نے مصطفیٰ کو دکھا دیا

اور نیچے کے طرف تیزی سے بھاگی اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور کانوں

کی لوہے تک سرخ پر گئی تھی

"حیا یہ فیر نہیں ہے تم ایسے نہیں بھاگ سکتی۔"

مصطفیٰ تیزی سے نیچے آیا

حیا نے اسے گھورا اور پھر جا کے دروازہ کھولا دیکھا سامنے ولی اور فجر تھے

"تم دنوں یہاں کیا کر رہے ہو۔"

مصطفیٰ فوراً حیا کے پیچھے اتے ہوئے انہیں گھورتے ہوئے بولا

"تمہارے لیے تو خیر نہیں اے ہم حیا سے ملنے اے ہیں۔"

ولی آسے غصے سے دیکھتے ہوئے اندر داخل ہوا

"بھائی ویلے آپ نہ میرے دلے کا منہ خراب کردیا میری دوستے ہنس رہی تھی کے  
دلے صاحب کا منہ کیوں سو جا ہے کہی فجر تم نے تو نہیں مارا۔ اللہ میں کیا ایسی  
ہو۔"

فجر مصطفیٰ کے ساتھ لگتے ہوئے بولی  
مصطفیٰ نے ہنستے ہوئے فجر کا سر چوما  
"خوش رہوں ویلے تم دنوں کا بھی دن تھا ہمارے پاس کیوں اگئے۔"  
ولی خاموش رہا اور جا کے صوفے پہ بیٹھ گیا  
"اولے میرے ساتھ ڈرامے کیوں کر رہا ہے۔"  
مصطفیٰ اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا  
"تو بات مت کر مجھ سے میری شادی والے دن منہ تڑوا دیا۔"

"تم نے حرکت ہی ایلے کی تھی اگر زیادہ ہی ناراض ہے تو میرے گھر پر کیا کر رہا  
ہے۔"

مصطفیٰ نے اس کے بال بگاڑے  
حیا اور فجر کچن میں چلی گئی

"یہ تمہارا نہیں حیا کا گھر ہے۔"

ولی غصے سے بولا

"چل آب منہ ٹھیک کر ویلے ہی خراب ہے اور ہی بد صورت لگ رہا۔"

ولی نے ایک مکا اس کی پیٹ میں مارا

"تو سمجھتا ہے تو صرف اس دنیا کا حسین ترین مرد ہے باقی ہم سب گئے گزرے

ہے نا۔"

"جب تمہیں پتا ہے تو بول کیوں رہے ہوں۔"

مصطفیٰ ہنستے ہوئے بولا

"تم! مصطفیٰ تمہیں نہ اللہ پوچھے۔۔"

"ارے فجر کے زبان ایک دن میں اپنالی ویلے میری بہن نے کیا جادو کیا ہے۔"

"بتاؤ میں۔۔۔"

ولی شرارت سے بولا

"رہنے دے۔۔۔۔۔ ویلے مجھے تم پر غصہ ا رہا ہے۔"

مصطفیٰ نے ٹی وی ان کر لی

"ہاں تم لوگوں کو رومینس میں انٹرپ کر لیا ہوگا۔"

ولی معافی خیز لہجے میں بولا

مصطفیٰ نے اپنے مسکراہٹ دبائی اور حیا کے بلانے پر دنوں کھانے کے لیے اٹھ

پڑے

وہ فون پر اپنی کام سے ریلیٹ کوئی بات کر رہا تھا جب حیا نے اکر اسے کافی ٹیبل کے سامنے رکھ دی

وہ جانے لگی کے مصطفیٰ نے اس کا بازو پکڑا اور فون سے اپنی گود میں بٹھایا  
حیا ایک بار پھر سپٹا گئی وہ اٹھنے لگی کے مصطفیٰ نے اس کے گرد بازو لپیٹ لیے  
اور فون پہ بات کرتا رہا اور حیا کی کمر سہلا رہا تھا

حیا کے چہرے سے دھوا نکل رہا تھا اس نے اپنی کمر سے مصطفیٰ کا ہاتھ ہٹانا چاہا  
لیکن اس فولادی بازو کو ہٹانے میں اسے مصطفیٰ جیسی طاقت چاہئی تھی



وہ بڑے آرام سے بات کیے جا رہا تھا  
حیا بے بسی سے اسے کے چہرے کو دیکھنے لگی تھی  
جو بات کر رہا تھا اور حیا کو دیکھ کر ہلکے سا مسکرایا

اور پھر انکھ ماری

## حیا کا منہ کھل گیا

اس نے پھر کچھ سوچ کر مصطفیٰ کو گدانا شروع کر دیا لیکن اس کو اثر نہیں ہوا  
البتہ وہ حیرت سے دیکھنے لگا

"میں آئیل کال یو بیک۔"

اس نے فون بند کیا اور سائڈ پہ رکھ کے حیا کا ہاتھ ہٹا کر اسے گدگدانے لگا تھا  
حیا اس کے لیے تیار نہیں تھی اس کی ہنسی چھوٹ گئی

-----"چھوڑے مصطفیٰ چھوڑے اف اللہ میاں

وہ اسے گدگدا رہا تھا وہ صوفے پر ہنستے ہوئے گر گئی

مصطفیٰ اس پر جھک گیا حیا کی آنکھوں میں ہنستے ہنستے پانی آگیا مصطفیٰ نے اپنے

ہونٹے سے اس کی انسوچنے

حیا نے نظریں جکھالی

"تم خوش تو ہو نہ حیا ائی مین میرے ساتھ -----"

"مصطفیٰ نے حیا کی لٹوں کو اپنی انگلی میں لپیٹا

حیا مسکرا دی اور مصطفیٰ کے گردن پر اپنے بازو حمائل کر دیے اور جھک کر اس

کی ٹھوڑی چومی

"اگر اس دنیا میں میرا سب سے قیمتی اور ایک رشتہ ہے وہ آپ سے ہے آپ کے

علاوہ میرا کوئی نہیں ہے مصطفیٰ !!! میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔"

مصطفیٰ کو تو جیسے دنیا جہاں کی خوشی مل گئی اس نے حیا کی پیشانی چوم لی

تھینک یو حیا اور پلیز میری پرانی حرکتوں پر مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ

کتنی زیادتی کی۔"

"ڈونٹ بی سلی مصطفیٰ آس وقت آپ کو صبح غلط کا پتا نہیں تھا بھول جائے

پاسٹ کو اور آج کا سوچے آج میں آپ کی ہوں اور آپ میرے۔"

مصطفیٰ کی مسکراہٹ گہری ہو گئی

"ال مائن۔"

وہ بولا

"ال یورز۔"

"اے میرے مالک میری بیٹی جہاں کہی بھی اس کی حفاظت کرنا میں کتنی بُری  
ماں ہوں اپنی معصوم سی بیٹی کو گھر سے نکال دیا بنا اس کی بات سنے پتا نہیں  
کس حال میں ہوگی دو سال سے تڑپ رہی ہوں میرے مالک ایک بار میرے مرنے  
سے پہلے اس سے ملا دئے۔"

"امی پلیز بس کر دئے مجھ سے آپ کا رونا برداشت نہیں ہوتا۔"

ہارون ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا

"ہارون تم نے کتنی بے دردی سے مارا میری پھول سی بچی کو پتا نہیں کہاں  
پھس گئی ہوگی کیا حال ہوا ہوگا کیا پتا محفوظ نہ ہوں۔"

"اللہ نہ کرے امی حیا کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہو وہ جہاں بھی ہوگی خوش ہوگی ہم  
لوگوں نے اسے بہت دکھ دے ہیں اس کا یقین نہیں کیا اور اس ازکا کا کرلیا  
جس کی حرکت ہمیشہ مشکوک تھی میری نظروں میں  
لیکن میں نے حیا کی بات سننے بنا اسے مار کر نکال دیا۔"  
ہارون کرب سے بولا

"ہارون کچھ بھی کر کے اسے ڈھونڈو مجھے اپنی حیو واپس چاہیے۔"  
امی ہارون کے سینے پہ لگ کر رو پڑی

---  
"امی !!!"

حیا ایک دم چیخ کر اٹھی  
مصطفیٰ ایک دم اس کی چیخ پر اٹھا اور لمپ ان کیا  
"بے بی گرل کیا ہوا؟ حیا اڑیو اوکے۔"

مصطفیٰ نے اس کا چہرہ دیکھا جو پسینے سے بڑھ چکا تھا سانسیں بہت تیز تھی

مصطفیٰ نے اس کو اپنے ساتھ لگایا  
"مصطفیٰ امی امی رو رہی تھی مجھے بولا رہی تھی اور وہاں پر ماتم ہو رہا تھا پتا نہیں  
کس کی تھی لیکن مجھے وہاں ابو نہیں نظر آئے باقی سب تھے -----"  
حیا کانپتے ہوئے بولی اور مصطفیٰ نے اسے اٹھا کر اپنے گود میں بٹھا کر آہستہ  
آہستہ ہلنے لگا جیسے معصوم سی بچی کو جھولا جھول کر سولاتا ہے  
مصطفیٰ حیا سے پوچھنا چاہتا تھا کہ اسے اس کے گھر والوں کا نہیں پتا تھا کبھی  
سوچا ہی نہیں اس بارے میں وہ صبح اس سے پوچھ لیے گا  
مصطفیٰ نے سوچا اور پھر حیا کو دیکھا جو اس کے سینے سے لگی آب سو چکی تھی  
مصطفیٰ نے اس کا ماتھا چوم لیا

.....  
حیا کل تم بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔"  
ان کی شادی کو تین ہفتے ہو گئے تھے حیا کے پیپرز قریب تھے اس لیے اس یونی  
جانا تھا

مصطفیٰ نے کار یونیورسٹی کے سامنے روکی جب وہ حیا کو بولا



"میں خواب !!!!"

حیا کو یاد نہ ائے

"حیا تم اپنی امی کو پکار رہی تھی۔"

"امی !!!۔" حیا آہستہ سے بولی اس کے دل سے ہوک اٹھی

"کچھ نہیں بس خواب میں ڈر جاتی ہوں ایسے ہی اللہ حافظ۔"

"اللہ حافظ اچھا ہاں وہ میں کہہ رہا تھا کہ کچھ دن میں ہمیں لندن اور پروگ جانا

ہے لیو کا کہہ دینا ایک ہفتہ کے لیے مس ہوپکنس کو۔"

حیا رُک گئی "وہاں کیوں۔"

"لندن میں میری امی کی قبر ہے اور پروگ میں نے مُمی اور فریڈی سے ملنا ہے۔"

"اچھا!"

حیا یونیورسٹی میں اندر داخل ہونے لگی جب کسی کی آواز پر وہ ایک دم رُکی

"حیا تم یہاں !!!!!!!"

حیا اس آواز پر ایک دم مڑی تو اس کا چہرہ فق ہو گیا کیونکہ سامنے شاہ زیب کھڑا تھا

واو تم ملی تو کہاں ملی کینیڈا کیسے پہنچی اور یہ گورا لڑکا کون۔ ہے تمہارا بوئی فرینڈ  
شاہ زیب فورن اس کے سامنے آیا حیا کا دل رُک گیا لیکن پھر ضبط سے وہاں  
تیزی سے چلنے لگی جب سب چیزیں ٹھیک ہوئی جاری تھی تو یہ مصیبت کہاں سے  
اُٹکی اللہ آب کتنی آزمائشے باقی ہے

اس نے کلاس اٹینڈ کی اور پھر مصطفیٰ کو مسج کیا وہ خود ارہی ہے وہ آفس میں  
بے فکر رہے

مصطفیٰ نے کہا وہ اسے لینے اجائے گا پھر حیا مان گئی اور اس کو ویٹ کرنے لگی  
کے اچانک کسی نے اس کے بازو پہ ہاتھ رکھا حیا ڈر گئی  
"ارے ڈیر کزن مجھ سے کیوں ڈر گئی کس کا انتظار کر رہی ہو اپنے بوئی فرینڈ کا۔"  
"شٹ آپ!! دفع ہو جاو یہاں سے۔۔۔"

حیا تیزی سے بولی

"ارے اپنی محبت بھول گئی اور اس گورے سے عشق چلانے لگی ہاں ظاہر ہے  
بہت پیسے والا لگ رہا تھا خوبصورت بھی انتہا کا ہے۔۔۔ لیکن وہ مسلمان نہیں ہے  
تم بھول رہی ہوں۔۔"

"بکواس بند کرو اپنی میرا شوہر ہے مسلمان ہے اچھا اور کھڑا مسلمان -- سمجھے اور  
پلیز میرا آپ سے کوئی واسطہ نہیں ہے نہ ہی کس سے میرا صرف جس بندے سے  
رشتہ ہے وہ مصطفیٰ ہے اور اگر مصطفیٰ کو پتا چلا تم مجھے تنگ کر رہے ہوں تو تم  
اپنا انجام دیکھ لینا۔"

"میں ڈرتا نہیں ہوا اس سے اور تمیز سے بات کرو میں یہاں کانپو والے چیر مین ہو  
۔"

شاہ زیب تیزی سے بولا

"اچھا پھر رکو ابھی ترڑواتی ہوں میں تمہاری ٹانگے صبر کرو۔"

شاہ زیب نے اسے گھورا اور پھر انگلی اٹھا کے بولا

"دیکھ لو گا میں تمہیں۔"

حیا نے اس نفرت بڑھی نظروں سے دیکھا

"آج چپ کیوں لگ رہی ہوں بے بی گرل کہی خواب والا معاملہ تو نہیں ہے  
ویسے حیاتم نے مجھے اپنی فمیلی کے بارے میں نہیں بتایا کہاں ہوتے ہیں حیا حیا  
"!!!

وہ دنوں کھانا کھا رہے تھے جب مصطفیٰ بولا

"جی آپ کچھ کہہ رہے تھے۔"

حیا مصطفیٰ کو ایک دم چونک کر دیکھا

"کوئی پریشانی ہے۔۔"

"نہیں کب جانا ہے لندن۔"

مصطفیٰ حیران ہوا

"ارے آج بات نہیں کی مس ہو پکنس سے۔"

"ایم سوری میں نہیں کر سکی۔۔۔"

مصطفیٰ مسکرایا

"کوئی بات نہیں کل کرلینا فرائی ڈے کو جانا ہے۔"

حیا مصطفیٰ کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگی یہ شخص کتنا اہم ہو گیا تھا اسے کے

لے کتنا چاہتا اور رسپیکٹ کرتا تھا

"جانتا ہوں یار میں پیارا ہوں لیکن کھانا کھا لو کب سے کھیلے جاری ہوں بعد میں جی

بڑھ کے دیکھ لینا۔"

مصطفیٰ اس کے مسلسل دیکھنے پر شرارت سے بولا

حیا مسکرائی

"اپنے شوہر کو دیکھ رہی ہو اور کسی کو تو نہیں۔"

مصطفیٰ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

"مجھے صرف دیکھنا ہے صرف مجھے سمجھی۔"

مصطفیٰ کا پوزیٹو موڈ ان ہو گیا

"وہ کس لیے۔۔۔۔"

Because your mine only mine baby girl

حیا سرخ پر گئی



ہلیو

"ہاں حیا پہچانا کیا فیصلہ کیا

حیا نے مٹھیاں بھیج لی

کیونکہ دو دن سے حیا کو وہ بلیک میل کر رہا تھا

حیا نے فون بند کر دیا انکھیں جلنے لگی دل جیسے پھٹ رہا تھا وہ کہہ رہا تھا مصطفیٰ کو

چھوڑ کر اسے اپنا لے یا اگر اس سے جان چھڑانا چاہتی ہے تو پورے دو کڑور دینے

ہو گئے حیا کا خون کھول اٹھا وہ اس کے منہ پر مارتی پیسے اگر اس کے پاس ہوتے

لیکن وہ مر کر بھی مصطفیٰ کا پیسہ اس کمینے شخص کو نہیں دے گی

دروازے کے بیل پہ اس نے دروازہ کھولا

ایک کوریر سروس نے ایک لیٹر پکرا ہوا تھا

حیا نے لیا اور اندر آ کے کھولا

تو اس نے پڑھا

"مجھے تین دن کے اندر پیسے دو ورنہ میں مصطفیٰ کو سب بتا دو گا وہی ازکا کا جھوٹ

اور ہماری پریم کہانی ----- اگر جانا چاہتی ہوں مجھے کیوں پیسے

چاہیے میں نے ازکا کا قتل کر دیا تھا ہاں اس نے مجھے دھوکہ دیا تھا سچی تم تھی وہ کمینی نہیں اور مجھے وہاں سے بھاگنا پڑا اور اب مجھے یہاں پر سیٹل ہونے کے لیے پورے دو کروڑ چاہیے وہ تمہیں دینے ہو گئے میں چیر مین نہیں ہوں میرا دوست ہے اس سے ملنے آیا تھا تم سے جھوٹ بولا تھا شاہد میرا لحاظ کر لو لیکن تم نے نہیں کیا

آب جلدی سوچ کر بتاؤ۔"

حیا کے ہاتھ سے خط چھوٹ گیا  
"ازکا مر گئی۔"

## حیا نے منہ پر ہاتھ رکھا

وہ مریم کی قبر کی طرف آئے تھے  
مصطفیٰ خاموشی سے ان کی قبر کو گھور رہا تھا  
"پور نتھنگ جسٹ ا بلڈی ہوکر۔۔۔۔۔"

مصطفیٰ نے گہرا سانس لیا

"مجھے معاف کر دے امی !!!"

حیا نے مصطفیٰ کو دیکھا جو بالکل خاموش تھا  
مصطفیٰ نے اسے دیکھا اور پھر دعا پڑھ کر اس کے ساتھ چل پڑا  
"مصطفیٰ آپ اپنی امی کے بارے میں اب تو کچھ ایسا نہیں سوچتے نہ ----"  
"نہیں یار وہ جو بھی تھی ان کا وہ پاسٹ تھا اور میرا پاسٹ بھی صاف ستھرا نہیں  
تھا غلطی سب سے ہوتی ہے کچھ لوگ احساس کر لیتے ہیں اور کچھ نہیں انہوں  
نے توبہ کر لی اور شرک چھوڑ کر اس دنیا سے گئی وہ ماں ہے میری اور ایک اچھی  
عورت بس جو بھی تھا میں نے ہمیشہ ان سے نفرت کی لیکن اب میں ان سے  
محبت کرتا ہو ---- کیونکہ ماں تو ماں ہوتی ہے - ہے نا؟"  
حیا کی آنکھوں میں آنسو آگئے ہاں ماں تو ماں ہوتی ہے اور میری پیاری امی! اللہ  
ایک بار مجھے امی سے ملا دئے ایک بار ان سے گلے لگ کر خوب رونا چاہتی ہوں ان  
سے شکوہ کرنا چاہتی ہو ایک بار تو اپنی حیا کی بات سن لیتے اس کا یقین کرتے  
ہے پر جو ہوتا ہے اسے اللہ بہتر جانتا ہے اس کا جوڑ مصطفیٰ سے لکھا گیا تھا

تو وہ کیسے اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتی اس نے بہت کچھ سہا تھا لیکن اس نے  
کبھی مر کر اللہ سے ناراض نہیں ہوئی تھی بلکہ ہمیشہ اپنے صبر اور سیدھے راستے  
پر چلنے کی دعا کی

ان دنوں کو پروگ اے دوسرا دن تھا وہ اسی پینٹ ہاوس میں اے جن سے ان کی  
یادیں جڑی ہوئی تھی

آب خاصا چینج تھا وہاں پینٹنگز کی جگہ کیلی گرافی ہوئی وی تھی اور بہت سی خانہ  
کعبہ کی تصویر تھی حیا کے دل میں سکون آگیا اب اسے یہ گھر سب سے زیادہ  
خوبصورت لگ رہا تھا اس کا اور مصطفیٰ کا گھر مصطفیٰ نے حیا کے ایک سمسٹر ختم  
ہو جانے کے بعد یہاں شفٹ ہو جانا تھا تب تک کے لیے یہاں اتے رہے گئے  
حیا کا دل بالکل بھی نہیں چاہا تھا واپس کینیڈا جانے اور اس نے کینیڈا سے  
واپس جانے سے انکار کر دیا مصطفیٰ کو اس کی اس ضد پر حیرانی ہوئی لیکن کچھ کہا  
نہیں

وہ اسے سائیکل کے پیچھے بیٹھائے آج سارا شہر گھما رہا تھا حیا نے مسکراتے ہوئے اس کے گرد بازو حائل کیے اور اپنا سر اس کے پشت پہ ٹکا لیا وہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے، اس کا خیال رکھتا ہے، اس کی بدتمیزوں کی بھی پروا نہ کرتا، مجال ہے جو کبھی ڈانٹا ہوں اسے، اس کے لیے کتنا پوزیسو ہے کے اگر اسے کوئی دو منٹ بھی گھور لے تو وہ انکھ ایک سکینڈ میں نہیں بچتی کتنا دیوانہ ہے وہ پر اگر مصطفیٰ نے اس کیلئے انسان کی بات پر یقین کر لیا اور سب کی طرح اس کا نہ یقین کر کے اسے گھر سے نکال دیا تو یہ بات سوچتے ہوئے حیا کی سانس اٹک گئی

انسو اس کے گالوں سے بہہ رہے اور مصطفیٰ کی شرٹ کو بگہور ہے تھے  
"مصطفیٰ؟"

بولو بے بی گرل !

آپ مجھے کبھی چھوڑے گے تو نہیں چائے کوئی بھی بات ہو



مصطفیٰ نے اچانک سائیکل کو بریک لگائی

"کیا؟"

بویے نہ مصطفیٰ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گے

حیا ہچکیوں سے رو پڑی

مصطفیٰ فورن سائیکل سے اترا اور حیا کو اٹھا کر بھینچ لیا

اور اسے کے گال چومے

اسے کوئی پروا نہیں تھی کے کوئی دیکھ رہا ہے ویسے بھی یہ یورپ کنڑی تھی یہاں

کے پروا

حیا اس کی گردن میں منہ دے روئے جارہی تھی

"بے بی گرل کیا ہوا ہے؟"

"حیا!"

کسی اجنبی کی آواز سن کر حیا مصطفیٰ سے الگ ہوئی اور دیکھا تو اس کا چہرہ سفید

ہو گیا

کیونکہ سامنے شاہ زیب کھڑا حیا کو غصے سے دیکھ رہا تھا

یہ کہاں سے آگیا اور اسے کیسے پتا کے میں یہاں ہو  
مصطفیٰ نے الجھن امیز نظروں سے اس انسان کو دیکھا  
حیا تم نے مجھے دھوکہ دیا وہ بی اس گورے کے ساتھ  
مصطفیٰ کا منہ کھل گیا

شاہ زیب قریب آکر حیا کو جھجھوڑنے والا تھا  
لیکن مصطفیٰ نے اس کا بازو اپنی اہنی شکنجے میں لی

Don't touch my girl

مصطفیٰ بولا نہیں غرایا

You're girl ?she's my wife,haya didn't tell you

شاہ زیب کی الفاظ ان دنوں کے لیے کانوں میں پیگلا ہوا سلسیہ ثابت ہوا

"کیا بکو اس کی تم نے -"

مصطفیٰ نے اس کو تھپڑ مارا اور اس کا گرمہ بان پکر کر پوچھا

حیا کا دل ڈوب گیا آب یہ کوئی ایسی حرکت کرے گا جس سے مصطفیٰ ابھی  
اسے چھوڑ دے گا وہ اس سے نفرت کرے گا وہ سب بتا دے گا حیا بھاگ جاو  
کم سے کم مصطفیٰ کے نام سے تو نہیں جدا ہوگی اس کی نفرت میں نہیں دیکھ سکتی  
میں نہیں برداشت کر پاو گی

حیا تیزی سے بھاگی

جبکہ مصطفیٰ نے تو شاہ زیب سے پوچھ رہا تھا حیا کے بھاگنے پر حیران ہوا  
"حیا حیا !!!!!!!!!!!"

حیا نے روتے ہوئے رومیہ انٹی کے گھر پہنچی

"ارے حیا بتاؤ کیا ہوا ہے۔"

"انٹی مجھے یہاں سے بھیج دے میں جانا چاہتی ہوں۔"

"ارے لڑکی کیوں ڈرا رہی ہوں کیا ہوا ہے مصطفیٰ سے جھگڑا ہوا ہے۔"

بیل کی آواز پہ حیا گھبرا گئی

"انٹی اگر مصطفیٰ ہے تو پلزان کو کھے میں نہیں ہوئی۔"

حیا ڈرتے ہوئے اندر گھسی

انٹی کو کچھ سمجھ میں نہیں آئی

"امی دروازہ کھولے۔"

لائبہ کی آواز پر رویسہ نے گہرا سانس لیا اور کھولا

"امی آپ کھول کیوں نہیں رہی تھی۔۔۔"

پھر ایک دم سے مصطفیٰ اندر داخل ہوا

"حیا حیا!!!!!!"

مصطفیٰ اونچی آواز میں

بیٹا کیا ہوا ہے حیا کیوں ایسے آئی

میں آپ کو سب بتاؤ گا ابھی نہیں۔ مصطفیٰ نے کمرے کو کھولنے کی کوشش

کی لیکن لاکڈ تھا۔

مصطفیٰ کو پتہ تھا نہیں کھولے گی بہت ضدی ہے  
اس نے بنا سوچے سمجھے پوری طاقت لگا کر دروازہ توڑ دیا  
رومیہ اور لائبہ چیخ پڑیں  
سوری انٹی میں آپ کو ٹھیک کروا دوں گا  
وہ اندر سے حیا کو کھینچ کے لایا اور پھر ان کو سوری کہتے ہوئے نکل پڑا اسے بازوں  
میں اٹھایا

چھوڑیں مجھے کہاں لے جا رہے ہیں۔ حیا اس کی بازوں میں مچل رہی تھی جبکہ  
مصطفیٰ کا چہرہ پتھر سے بھی سخت ہوا تھا  
مصطفیٰ آصف میں تمارے کسی بھی بہکاوے میں نہیں آؤں گی جسٹ لیٹ می  
گو۔

وہ اسے کار میں بیٹھا چکا تھا اور حیا دروازہ کھولے لگی ایک بار پھر وہی ہسٹری ریپیٹ  
ہو رہی تھی

پہلے وہ اس سے جان چھڑانے کے لیے بھاگ رہی تھی اب وہ اس سے الگ  
ہونے کے لیے بھاگ رہی تھی



Aston مصطفیٰ اپنی

Martin

کے لیے اندر گھسا جس کا لنگنگ سسٹم سے حیا تو کیا حیا کی آواز تک باہر نہیں جا  
سکتی تھی

مجھے جانے دو۔ حیا اس کے سامنے چیخی پھر رونے لگی

پلیز مصطفیٰ آپ ایسا نہیں کر سکتے جبکہ ----

مصطفیٰ خاموشی سے اور تیز ڈرائیو کر رہا تھا

اتنی تیز ڈرائیونگ پر حیا کانپ گئی حیا اس پر مکوں کی بارش کرنے لگی

لیکن وہ ایسا بنا ہوا تھا جیسے اور کوئی نہیں ہے کار میں

letnanay pathway Aero klub اس نے کا بلا آخر

لے آیا

حیا نے دیکھا یہاں تو ہر جگہ ہیلی کاپٹر تھے یعنی وہ اسے اپنی زندگی سے بھی نہیں

اس ملک سے بھی نکالے والا ہے

مصطفیٰ کار سے نکلا حیا کا دل بند ہونے لگا اس نے ہینڈل سختی سے پکڑ لیا

مصطفیٰ دوسری طرف سے کھولے لگا مگر حیا نے پکا پکڑے رکھا

حیا ہاتھ ہٹا وہ غصے سے بولا

نن نہیں میں نہیں کھولتی مصطفیٰ نے زور سے کھینچ کر کھولا حیا ایک دم باہر آگئی

مصطفیٰ نے اسے بازوؤں سے میں اٹھانے لگا حیا اسے دھکا دے کر بھاگنے لگی

مصطفیٰ نے سپیڈ لگا کر اسے جھکڑ لیا

حیا بن پانی کی مچھلی کی طرح مچل اٹھی

آپ کو اللہ کا واسطہ ہے مصطفیٰ مجھے اپنی زندگی سے نہ نکالیں ورنہ میں مر جاؤں گی

حیا روتے ہوئے بولی

مصطفیٰ نے بازوؤں میں اٹھایا اور تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف آیا۔ جس کا نام

اس نے حیا مصطفیٰ 887.

رکھا Ad

حیا ابھی تک مچل رہی تھی اپنے ناخنوں کا استعمال پتھر دل شخص کے چہرے پر

کیا جس، سے وہ بے انتہا محبت کرتی تھی

مصطفیٰ ----

مصطفیٰ نے اسے اندر بٹھایا

اور بیلٹ باندھی وہ واقعی اسے دیوتا کے شکنجے سے نہیں بھاگ سکتی تھی  
وہ بھاگنا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن اس کا یہ شکنجہ اسے ہمیشہ کے لیے اس کی  
زندگی سے نکال دے گا

اور وہ دوسری طرف آیا

پلیز پلیز نہ خود سے دور کریں

مصطفیٰ اندر آگیا اس نے مائیکروفون پہنے

Haya mustafa Ad. 887 ready to take over

مصطفیٰ بولا

حیا نے بیلٹ کھولنے کی کوشش کی لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کیسے کھولے  
حیا اگر تم کسی چیز کو ہاتھ لگایا تمہیں بہت ماروں گا  
ہم اسٹریلیا کیوں جا رہے ہیں آپ بولے کیوں نہیں

مصطفیٰ نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کر دیا  
مصطفیٰ میں کود جاؤں گی دروازہ میں نے لاک کر دیا اسے باہر سے ہی کوئی کھول  
سکتا ہے

مصطفیٰ میں نے جس سے محبت کی آپ ہیں میں نے کوئی بیوفائی نہیں کی  
افسوس حیا تم نے محبت تو کی مگر میرا اعتبار نہیں کیا  
میں تمہارے گھر والوں کی طرح نہیں ہوں

میں بچہ نہیں اگر تم میں کچھ غلط نظر آتا تو میں کبھی محبت نہیں کرتا تمہاری حیا  
سب کچھ ہے اتنی مصیبت کے باوجود دنیا کا ڈٹ کر مقابلہ کیا  
میں ایک پاک لڑکی کو کیوں چھوڑوں گا  
حیا اس کی بات پر ساکت ہو گئی

مصطفیٰ کو سب پتہ تھا حیا اس سے ڈرنے لگی تھی  
حیا عجیب ریکائٹ کرنے لگی مصطفیٰ کو شک ہوا اس کوئی تنگ کرتا ہے۔ اس  
نے جب لیٹر پڑھا اسے ساری بات سمجھ آگئی۔ شاہ زیب اسے تنگ کر رہا ہے اسے  
غصہ تھا حیا، اس سے شیر کیوں نہیں کر رہی

پھر اس کو پروگ لے آیا جان بوجھ کر شاہ زیب کو پروگ بھیجا۔۔ کسی کے اطلاع

کے تھرو کے وہ لوگ یہاں ہیں

شاہ زیب آیا حیا کو ڈھونڈا کس نہیں ملی

مصطفیٰ دیکھنا چاہتا تھا کہ جب اس کے شوہر کو دیکھے گا کس حد جائے گا اس

نے واقعی ہی سب حدیں پار کر دی

مصطفیٰ نے اسے بہت پیٹا پولیس آگئی ولی نے روکا کیا کر رہے ہو پاگل تو نہیں

ہو گئے

تم نے اور تماری بیوی نے اسے بہت تکلیف دی اب وہ میری ہے وہ حشر کروں

گا دنیا یاد کرے گی

مصطفیٰ تم بالکل نہیں بدلے

جہاں حیا کا معاملہ ہو وہاں میں بالکل نہیں بدلوں گا

تھینک یو مصطفیٰ آپ نے مجھے معتبر کر دیا ساری زندگی احسان مند رہوں گی

حیا نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ لیے

بے بی ایک بار بول کر دیکھتی تم صرف میری ہو میری



اب ہم آسٹریا کیوں جا رہے حیا بولی

Surprise

کیسا سرپرائز

ہیلی کاپٹر اتلدا حیا نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھام لیا  
حیا کی آنکھوں پر مصطفیٰ نے پٹی باندھی اور بازوؤں میں اٹھایا  
اس نے پندرہ منٹ کے بعد حیا کو اتلدا پٹی کھول دی

حیا کو یقین نہیں آیا خواب ہے یا حقیقت

امی-----

حیا میری بچی

امی اور ہارون سامنے تھے

امی بہت کمزور ہو گئی اور ہارون بھائی بھی اپنی عمر سے بہت بڑے لگ رہے تھے

حیا بھاگ کر امی سے لپیٹ گئی امی اللہ نے میری سن لی

امی ازکا مرگئی میں نے کبھی اس کا برا نہیں چاہا تھا۔ ہارون بولا حیا مجھے نہیں  
معاف کرو گی

حیا اس بھائی کو معاف کر دو تماری حفاظت نہیں کر سکا  
سب کچھ بول جائیں امی ابو؟

امی رو پڑی وہ تمارے جانے کے ایک ہفتے بعد دنیا سے چلے گئے  
- حیا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

مصطفیٰ اس کے پاس آیا شش رونا نہیں

بیٹا اللہ تمہیں خوش رکھے جس نے ہمیں ملا دیا امی یہ دی ون ہیں اپنی ون کے لیے  
کچھ نہیں کر سکتا  
مصطفیٰ مسکراتے بولا

حیا نے Yes ami I m his the one and she is my one  
مصطفیٰ کو پیار سے دیکھتے کہا

And they lived happily ever after

ختم شد